صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 14 ستمبر 2021ء بمطابق 06 صفر المظفر 1443 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب مسند نشین، محمد ادریس مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ o یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ
قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْھُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْھُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْٓا
اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ o
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ o اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ
بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ۔

(ترجمہ): مومن تو ایک دوسرے کے بھائی ہیں، لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان تعلقات کو درست کرو اور اللہ سے ڈرو، امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بری بات ہے جو لوگ اس روش سے باز نہ آئیں وہی ظالم ہیں۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں تجسس نہ کرو اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا؟ دیکھو، تم خود اس سے گھن کھاتے ہو اللہ سے ڈرو، اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم۔

جناب مسند نشین: جزاکم اللہ۔

(ضم شدہ اضلاع کے اراکین کا سپیکر مسند کے سامنے احتجاج)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، کل دعا کی گئی لیکن ہمارے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، ہمارے سابق سینیئر وزیر رحیم داد صاحب کی وفات ہوئی ہے، کل سپیکر صاحب نے دعا کرائی تھی لیکن ہمیں موقع نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ایک منٹ، یہ دعا کی بات ہے جناب سپیکر صاحب، اس پر میں کوئی Compromise نہیں کروں گی۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: میڈم، آپ بات سنیں، دعا کل ہوئی ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، ہمیں پتہ نہیں چلا تھا، اس نے تو منہ میں بڑبڑایا، ہمیں کچھ پتہ نہیں چلا، آج میں دعا کروں گی، میں Loud and clear دعا کروں گی۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: چلیں، آپ دوبارہ دعا پڑھ لیں۔

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ۔ میں آپ کو کرسی پر بیٹھنے پر مبارک باد بھی دیتی ہوں، اللہ کرے کہ مشتاق غنی کے بعد یہ کرسی آپ کا نصیب بن جائے۔ جناب سپیکر صاحب، اس ہاؤس میں ایسا شخص جو کہ 2008ء سے لیکر 2013ء تک سینیئر منسٹر تھا، ایک ملنسار آدمی تھا، ہر آدمی کی دعا میں شریک ہونا، ہر آدمی کی بیماری میں شریک ہونا، جنازوں میں شریک ہونا ان کا وطیرہ تھا، جب بھی اسمبلی میں ہم ایم پی ایز کوئی اچھا کام کرتے تھے تو ہمیں Message بھجواتے تھے، ان کی پرسوں Death ہوئی ہے، میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اگلی منزلیں آسان فرمائے، ان کی قبر کی راتیں روشن ہوں، ان کی قبر میں جنت کی کھڑکی کھلے، ان کو جنت الفردوس کا گوشہ ملے، مجھے بہت زیادہ دلی افسوس ہوا ہے کہ ایک ایسا شخص، وہ کہتے ہیں کہ:

بچھڑا کچھ اس ادا سے رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

جناب سپیکر صاحب، کل ہم نے ٹائم مانگا تھا لیکن پتہ نہیں کہ آپ سے پہلے جو بندہ یہاں بیٹھا تھا، مجھ سے نام بھول گیا ہے، انہوں نے پتہ نہیں کہ کیا بڑ بڑایا، ہمیں پتہ ہی نہیں چلا کہ یہ دعا ہو رہی ہے کہ یہ کیا ہو رہی ہے؟ لیکن ابھی میں چاہوں گی کہ بہت اچھی دعا جو بھی کروا سکتا ہے، اگر کوئی نہیں کروا سکتا تو میں خود کر لوں گی۔ چلو آپ کے توسط سے میں ڈاکٹر امجد صاحب سے کہتی ہوں کہ وہ دعا کرالیں، ان کے لئے یہ پورا ہاؤس اور یہ پوری قوم بخشش کے لئے دعا کرتی ہے۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے۔ جی لائق خان صاحب۔

جناب لائق محمد خان: جناب چیئرمین، دو دن پہلے پندرہ لوگوں کی اموات ہوئی ہیں، مہربانی کر کے ان کے لئے بھی دعا کرالیں۔

جناب مسند نشین: بالکل، جی امجد صاحب۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب لائق محمد خان: جناب، دو دن پہلے طوفانی بارشوں کی وجہ سے پندرہ لوگوں کی اموات ہوئی ہیں، طوفانی ریلہ آنے سے پانچ لوگ زخمی بھی ہوئے ہیں جن میں سے Thirteen dead bodies ملی ہیں، دو کی تلاش جاری ہے، میں وزیر اعلیٰ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میں نے رات چار بجے وزیر اعلیٰ صاحب کو ٹیلی فون کیا، مجھے ٹیلی فون کا جواب پانچ بجے آیا، صبح کمشنر ہزارہ نے میرے ساتھ رابطہ کر کے ڈپٹی کمشنر تورغر کو میرے ساتھ بھیجا، وہاں جا کر روڈ بھی کھلوائے، میں سی اینڈ ڈبلیو کے منسٹر اور ان کے عملے کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جب ان سے میں نے رابطہ کیا تو انہوں نے بھی میری پوری مدد کی، اب پوزیشن یہ ہے کہ وہاں پر پورے دیہات زیر آب آئے ہیں، لوگ بھی مر گئے ہیں، روڈز بھی بند ہیں، اس وقت وہ نہر بھی ٹوٹ گئی ہے، واٹر سپلائی بھی ختم ہو گئی ہے، میں وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ جس طرح آپ کوہستان تشریف لے گئے تھے، پچیس آدمی فوت ہوئے تھے، میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ خود ہیلی کاپٹر پر تشریف لے جائیں، بیس پچیس منٹ کا سفر ہے، وہاں جا کر ان غریب لوگوں کی دادرسی کریں۔ ساتھ ہی یہ گزارش ہے کہ وہاں پر جو نہر، بجلی اور جو چیزیں بھی خراب ہوئی ہیں، مہربانی کر کے متعلقہ محکموں کو ایمرجنسی میں فنڈ دے کر ان کی تعمیر شروع کی جائے تاکہ اس مشکل گھڑی میں ان لوگوں کا ساتھ دیا جائے۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ وہاں پر 1122 کا کوئی آفس نہیں ہے، منسٹرز صاحبان، جناب یوسفزئی صاحب اور جناب بنگش صاحب یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، ان سے اپیل ہے کہ وہ مہربانی فرما کر اس

پر اٹھ کر دو تین باتیں کریں یا خود وہاں چلے جائیں، وزیر اعلیٰ صاحب کو موقع پر جاکر ان غریب لوگوں کا تھوڑا سا سہارا بن جائیں، شکریہ۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے، وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کر لیں گے۔ کو ئیسچنز آور۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر صاحب، بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی شوکت صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، ہم نے بھی۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: میڈم، آپ کو بھی ٹائم دیں گے۔ جی شوکت صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: میرے خیال سے قدرتی آفات پر بات ہے، یہ آفت کسی جگہ پر بھی آسکتی ہے، اتنے زیادہ لوگ بھی وہاں مرے ہیں، میرے خیال سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ان سب کے لئے یہاں دعا کرنی چاہیئے تھی، یہ سارے ہمارے لوگ ہیں، چاہے جہاں پر بھی ہوں، ہمیں بھی دکھ اور افسوس ہے، میرے خیال سے وزیر اعلیٰ صاحب نے اور ہمارے جو Relevant Ministers ہیں، انہوں نے بروقت Respond بھی دیا ہے لیکن ان کی بات بالکل درست ہے کہ وہ پہلے بھی گئے ہیں، میں آج بھی وزیر اعلیٰ صاحب سے ریکویسٹ کروں گا، اگر آپ کو یہ واقعہ یاد ہو کہ جب وہ کشتی الٹ گئی تھی، وہاں پر میں بھی ان کے ساتھ تھا، وہ وہاں باقاعدہ گئے، ان لوگوں سے بھی ملے ہیں، ان کو Compensate بھی کیا، پی ڈی ایم اے کا جو ایکٹ ہے وہ ہمیں اس چیز کی اجازت بھی دیتا ہے کہ اگر اس طرح کے واقعات ہو جائیں تو ان کو باقاعدہ Compensation ملنا ہے اور جو ہمارا ریلیف ڈیپارٹمنٹ ہے، اس کو بھی میں Instructions دوں گا، وزیر اعلیٰ صاحب سے ضرور ریکویسٹ کروں گا کہ اگر ان کے جانے سے ان کی داد رسی ہوتی ہے تو وہ ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور جائیں گے۔

جناب مسند نشین: میں اپنے ایکس فاٹا کے ممبران بھائیوں سے ریکویسٹ کروں گا کہ ان کا جو آج احتجاج ہے وہ مؤخر کر دیں، اپنی سیٹوں پر چلے جائیں، میں بلاول کو ان شاء اللہ موقع دوں گا کہ اس پر وہ بات کر لیں۔ (تالیاں) باقی بھائیوں سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی سیٹوں پر چلے جائیں۔

(اس مرحلہ پر ضم شدہ اضلاع کے اراکین احتجاج ختم کر گئے)

جناب مسند نشین: جی بلاول۔

جناب بلاول آفریدی: تھینک یو جناب چیئرمین، میں آپ کا بہت مشکور ہوں، مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں کس طریقے سے آپ کا شکریہ ادا کروں کہ جس بڑے دل سے آپ اپوزیشن چیمبر میں آئے، آپ نے دل بڑا کیا، میں اس بات پر آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے ایک تاریخ رقم کر دی۔ (تالیاں) آج آپ نے قبائلی عوام کا جو Mandate تھا، اس کی عزت آپ نے رکھی، میں ایک دفعہ پھر آپ کا شکر گزار ہوں، میں اپنے اپوزیشن کے دوستوں کا اور اپنے Colleagues کا شکر گزار ہوں کہ آج آپ لوگوں نے مجھے یہ عزت بخشی ہے، سب سے کم عمر Politician یہاں پر کھڑا ہو کر جس کو گورنمنٹ کہتی تھی کہ یہ بچہ ہے، آج یہ ثابت ہوا کہ یہ بچہ سب سے پہلے یہاں پر کھڑا ہو کر اس نے اپنے قبائلی عوام کی آواز اٹھالی ہے جو میرے لئے فخر کی بات ہے، اعزاز کی بات ہے۔ (تالیاں) آج یہ بچہ لندن سے پڑھ کر آیا ہے اور قبائلیوں کی ڈیڑھ کروڑ آبادی کے Mandate کی بات کرنے آیا ہے، ان کی آواز اٹھا رہا ہے، وہ یہ بچہ ہے جو اس عمر میں Las Vegas میں جا کر بیٹھتا ہے اور اس عمر میں وہ لندن میں جا کر بیٹھتا ہے اور میں خیبر پختونخوا کے عوام کی خدمت کے لئے نکلا ہوا ہے۔ (تالیاں) میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں وہ بچہ ہوں کہ آج دو دفعہ میں نے گورنمنٹ کے سیشن کا اختتام کیا، میں نے قبائل کی آواز بلند کی ہے، (تالیاں) یہاں پر کچھ وزراء یہ بات کرتے ہیں کہ میں پیسوں کے زور پر سیاست کرنے آیا ہوں، مجھے یہاں پر سب سے زیادہ فخر کی بات یہ ہے کہ میں اس خاندان سے تعلق رکھتا ہوں کہ جس کا اس صوبے میں سب سے زیادہ پراپرٹی (تالیاں) اور وہ سب سے زیادہ پراپرٹی ٹیکس بھی دے رہا ہے، مجھے فخر ہے کہ میں اس خاندان سے Belong کرتا ہوں، مجھے اس بات پر بھی فخر ہے کہ مجھے اور میرے خاندان کو اللہ تعالیٰ نے یہ عزت بھی دی کہ میں اپنے خیبر پختونخوا کے عوام کی برسوں سے خدمت کر رہا ہوں، (تالیاں) میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ کچھ وزراء نے جس طرح قبائلی عوام کا مذاق اڑایا ہے، (شیم، شیم) یہ ایک تاریخ رقم ہو گئی ہے، تاریخ گواہ ہو گی کہ اتنی زیادتی ظلم جو تہتر چوہتر سالوں سے قبائلیوں کے ساتھ ہوا ہے، آج آپ نے وہ ظلم اور وہ زیادتی ایک دفعہ پھر اٹھانے کی کوشش کی ہے، اللہ کے فضل و کرم سے وہ بچہ دلیروں، ایمانداروں اور غیر تمندوں کی طرح کھڑا ہے، ان قبائلیوں کے لئے اپنا حق مانگا ہے، قبائلیوں کی آواز اٹھائی ہے، قبائلیوں کی سیٹوں کی جو Violation ہوئی تھی، ان کی سیٹوں پر جو قبضہ کرنا تھا، ان کے خلاف میں اٹھا، میں نے اپنی جدوجہد کی۔ ایک دفعہ پھر میرے ساتھ جو اپوزیشن کے ممبران ہیں، میں ان کا شکر گزار ہوں جنہوں نے یہ ثابت کیا کہ

ہم ایک ہیں، قبائلیوں کے لئے یہ جدوجہد ساتھ جاری رکھیں گے، آج ایک بچے کو آگے کیا، اس بچے نے ایک دفعہ پھر قبائلی عوام کی آواز اٹھائی ہے اور یہ ثابت کیا کہ ان شاء اللہ یہی بچہ اسی ہاؤس سے قبائلی عوام کی خدمت جاری رکھے گا۔ ساتھ میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ بڑے افسوس کی بات ہے، ہم یہاں پر کوئی اپنے ذاتی مسئلے کے لئے نہیں آئے ہیں، ہم یہاں پر اپنے ذاتی مسئلے Discuss کریں، ہم صرف اپنے عوام کے حق کے لئے آئے ہیں، اپنا حق اٹھانے کی بات کر رہے ہیں، میں جناب چیئرمین صاحب، یہ بات لازمی کروں گا کہ جس طرح آج آپ نے عزت دی جناب سپیکر، اور ڈپٹی سپیکر صاحب کو بھی یہی چاہیئے تھا کہ وہ دل بڑا کرتے کیونکہ قبائل وہ غیر تمند قوم ہے جنہوں نے ایک تاریخ رقم کی ہے، صرف پاکستان میں نہیں بلکہ انٹرنیشنل سطح پر بھی اگر آپ Western ممالک کی بات کریں تو ادھر بھی ہماری تاریخ پڑی ہوئی ہے، اگر آپ African countries کی بات کریں تو ادھر بھی قبائلیوں کی ایک تاریخ پڑی ہے، اگر آپ Middle East کی بات کریں تو ادھر بھی قبائلیوں کی ایک تاریخ پڑی ہوئی ہے، مجھے بڑے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ جنہوں نے مجھے پیسوں کا طعنہ دیا کہ آپ پیسے دے کر یہاں پر پہنچے ہیں، بڑے افسوس کی بات ہے، میں اس کا نام اس لئے نہیں لینا چاہ رہا کہ مجھے اپنی تربیت کا پتہ ہے، میری تربیت کس خاندان میں ہوئی ہے، مجھے اپنی عزت کا پتہ ہے کہ میں کونسی عزتمند خاندان سے تعلق رکھتا ہوں، (تالیاں)
میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا، جنہوں نے مجھے پیسوں کا طعنہ دیا کہ پیسوں کے زور پر آپ اسمبلی میں آئے ہیں، میں اپنے غیر تمند عوام کا شکر گزار ہوں، آج مجھے یہ بتائیں، میں پورے پاکستان کو کھلے عام بتانا چاہتا ہوں کہ آج سے آپ کا اور میرا احتساب شروع کریں، اگر ایک روپیہ میں نے اپنی غیر تمند قوم کو دیا ہے یا ایک غیر تمند قوم نے لیا ہے تو میں آج استعفیٰ دوں گا، آئندہ کے لئے الیکشن نہ لڑنے اور سیاست چھوڑنے کا فیصلہ کرتا ہوں، اگر آج انہوں نے یہ ثابت کیا کہ میں نے اگر ایک روپیہ سیاست میں استعمال کرنے کے لئے خرچ کیا ہو، اگر ناجائز استعمال میں نے اپنے خرچے کا کیا ہو، ٹھیک ہے میں خرچہ کرتا ہوں، میں غریبوں کی خدمت پر خرچہ کرتا ہوں، میں خرچہ کرتا ہوں، میں اپنے غریب عوام کے مریضوں کے لئے کرتا ہوں، میں خرچہ کرتا ہوں، میں اپنے غریب عوام کی سہولت کے لئے کرتا ہوں، میرے غریب عوام، قبائل کے غیر تمند لوگ وہ اٹھیں، جاگیں اور اپنے حق کا پتہ کریں، اپنے حق کا ازالہ کریں، اس طریقے سے ہمیں بھیجا جاتا ہے، یہاں پر اسمبلی فلور پر مجھے فخر ہے، اپنے غیرت مند قوم پر کہ میں آج یہاں پر اپنی قوم کی آواز اٹھا رہا ہوں، ساتھ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ قبائلی جو ایم پی ایز ہیں، ہمارا ایک مشترکہ فیصلہ ہے، میں

حکومت سے یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ ہم پچھلے ایک سال سے یہاں پر آوازیں اٹھارہے ہیں کہ ہماری آواز سنی جائے۔ جناب سپیکر، یہ مسئلے اس لئے بڑھ رہے ہیں کہ ہر ممبر کے اپنے اپنے مسئلے ہوتے ہیں، ہمارا سننے والا کوئی نہیں ہے، نہ گورنمنٹ سے کوئی Concerned بندہ ہے، نہ سی ایم صاحب ہمارے مسئلے حل کررہے ہیں، ہماری گزارش یہ ہے کہ تمام ضم اضلاع کے لئے ایک سپیشل ٹاسک کمیٹی بنائی جائے جس میں حکومت، اتحادی پارٹی اور اپوزیشن کے ممبران شامل کرکے ہمارے جو مسئلے ہیں، ان کو حل کرسکیں۔ ہمارا کوئی شوق نہیں ہے کہ ہم یہاں پر ہر روز دھرنا دیں، یہاں پر ہم چیخ چیخ کر اپنے عوام کی آواز اٹھائیں، یہ ہم صرف اس لئے کررہے ہیں کہ ہماری آواز سننے والا کوئی نہیں ہے، آپ ہماری مجبوریوں کو سمجھیں، ڈیڑھ کروڑ عوام نے ہمیں منتخب کرکے یہاں پر بھیجا ہے، ہم اس Mandate سے آئے ہوئے ہیں، گزارش آپ سے یہ ہے کہ گورنمنٹ کو چاہیئے کہ ایک سپیشل ٹاسک کمیٹی بنائی جائے تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ ہماری جو Funds utilization ہے، وہ کونسی ڈائریکشن میں ہورہی ہے اور کیسے ہورہی ہے، کون کررہا ہے تاکہ ہم اپنی نمائندگی کرسکیں، کیونکہ ہم اپنے عوام میں رہتے ہیں، ہمیں عوام کی تکلیف اور مشکلات کا پتہ ہے، یہ بڑا Important ہے، حکومت کو یہ Sincerity دکھانی ہوگی، میں آپ سے یہ امید رکھتا ہوں کہ آج آپ اس پر Ruling دیں گے۔ میری دوسری گزارش یہ ہے کہ قبائلی اضلاع کے لئے جو کمیٹی بنی ہے جو PIP کے تحت 481 سیٹیں تھیں، ان میں صرف 27 لوگ قبائلی اضلاع سے Select ہوئے ہیں، باقی سوات، مینگورہ اور ملاکنڈ سے ہوئے ہیں، پہلے میں وزیراعلیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے فوراً کمیٹی بنائی، جس میں سیکرٹری لاء، سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ، سیکرٹری پی اینڈ ڈی شامل ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ آواز پارلیمان میں اٹھی ہے، اس میں عوام کے ذمہ دار لوگوں کی موجودگی بڑا Important ہے، یہ بات بہت ضروری ہے، آپ دوبارہ وہ کرنے جارہے ہیں، جس نے Violation کی ہے آپ نے اسی کو کمیٹی دی ہے، ایسا نہ کریں، یہ دوبارہ آپ لوگ ظلم کررہے ہیں، اس کو دوبارہ ایڈورٹائز کیا جائے اور صحیح طریقے سے اس کمیٹی میں قبائلی اضلاع کے عوامی نمائندوں کو نمائندگی دی جائے تاکہ ہم اپنے حق کے لئے لڑیں، آپ ہمیں اپنا حق دیں، اگر حق نہیں دیا جاتا تو میں گورنمنٹ سے ایک گزارش لازمی کروں گا، آج۔۔۔۔

جناب مسند نشین: بلاول صاحب، Windup کرلیں، چونکہ۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر صاحب، بس آخری دو منٹ، پلیز۔ آج پریس کلب کے باہر احتجاج جاری ہے، آج قبائلیوں کا پراونشل اسمبلی کے باہر احتجاج چل رہا ہے، یہاں پر جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں اور

جن وزراء نے استعمال کئے ہیں، ان کو چاہیئے کہ وہ دل بڑا کریں، آج قبائلی عوام سے معافی مانگیں اور یہ ثابت کریں کہ ہم ایک پختون قوم ہیں، ایک صوبہ ہیں، کوئی اختلاف نہیں ہے، جس طرح ہم کہہ رہے ہیں کہ خیبر پختونخوا کے لوگ ہمارے بھائی ہیں، آج ان کو دل بڑا کرنا ہوگا، آج قبائلی عوام سے معافی مانگیں گے، ہم آپ سے اپنی بات نہیں کر رہے ہیں کہ آپ ہم سے معافی مانگیں، قبائلی عوام کے Mandate کا آپ لوگوں نے احترام نہیں کیا، آپ ان کا احترام کریں، ان سے آج دل بڑا کر کے معافی مانگیں تو ثابت ہوگا کہ آپ واقعی۔۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: بلاول صاحب۔

جناب بلاول آفریدی: آپ واقعی قبائلیوں کے ساتھ Sincere ہیں اور قبائلیوں کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ آخری بات، میں ایک گزارش کرنا چاہوں گا کہ جن وزراء نے مجھے پیسوں کا طعنہ دیا، ایک دفعہ پھر میں یہ کہنا چاہتا ہوں، میں ان کو چیلنج کرتا ہوں کہ آج آپ بھی استعفیٰ دیں، میں بھی استعفیٰ دے رہا ہوں، میں آپ کے حلقے سے الیکشن لڑوں گا، آپ کو میں جیت کر دکھاؤں گا۔ (تالیاں) آج میں چیلنج کرتا ہوں کہ جن وزراء نے یہ بات کی ہے، میں ان کے حلقے میں جاؤں گا، الیکشن لڑوں گا، وہ استعفیٰ دیں، میں بھی دے رہا ہوں، میں ثابت کر کے دکھاؤں گا کہ یہ لو یہ عوام کا Mandate ہے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: بلاول صاحب، Windup کر لیں۔

جناب بلاول آفریدی: یہ خیبر پختونخوا کے عوام کا پیار اور محبت ہے، میں یہ ثابت کر دوں گا۔ جناب سپیکر، آپ کا شکریہ۔ میں آخر میں آپ کا بہت بہت مشکور ہوں کہ آپ نے آج قبائلی عوام کا احترام کیا، آپ نے قبائلی عوام کو عزت دی، میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں، تھینک یو۔

جناب مسند نشین: بلاول صاحب، کوئی قبائل عوام نہیں، سارے ہمارے بھائی ہیں، ایک پختونخوا کے لوگ ہیں، قبائلی سسٹم اب ختم ہو چکا ہے، سارے ایک پختونخوا کے پاکستانی لوگ ہیں۔ کو ئسچنز آور، کوسچن نمبر۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و افرادی قوت): جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت و افرادی قوت: دیکھیں، ہم اسمبلی میں آئے ہیں، اس اسمبلی کی اپنی روایات ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: منسٹر صاحب، آپ Reply کریں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: میں صرف گزارش کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: شوکت صاحب، آپ بات کریں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری اس اسمبلی کی اپنی روایات رہی ہیں، یہاں پر احتجاج بھی ہوتے رہے ہیں، یہاں پر سخت الفاظ بھی استعمال ہوتے رہے ہیں لیکن ایک روایت رہی اور وہ ایک دوسرے کا احترام، ہم نے کبھی یہ نہیں کہا ہے کہ بلاول بچہ ہے، ہم نے تو کبھی نہیں کہا ہے۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر محنت وافرادی قوت: یہاں پر سارے اسمبلی کے ممبران جب آتے ہیں تو وہ اٹھارہ سال سے زیادہ ہی ہوتے ہیں، پچیس سال ان کی عمر ہوتی ہے یا اس سے زیادہ ہوتی ہے لیکن یہ کہ اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیئے، ظاہر ہے کہ جو آتے ہیں، اسمبلی میں ایک Rule کے تحت آتے ہیں، اگر کسی نے بچہ کہا ہے تو زیادتی کی ہوگی، میں نہیں سمجھتا کہ یہاں کسی کو بچہ کہنا چاہیئے۔ جناب سپیکر، مجھے بھی کل یہ سننا پڑا کہ یہ ہمارا کرایہ دار رہا ہے، میں ناراض نہیں ہوا، مجھے نہیں پتہ کہ میں کہاں کرایہ دار رہا ہوں لیکن اگر کسی نے اسمبلی میں کہا ہے، میں نے اس کو Mind نہیں کیا ہے، اس لئے کہ یہ اپوزیشن کا حق ہوتا ہے، ہم یہاں کھڑے ہوتے ہیں، اللہ نے اتنی عزت دی ہے، ظاہر ہے کہ ہمارے خلاف کوئی بات کرے تو یہ ان کا حق بنتا ہے، کون کہتا ہے کہ قبائلی عوام کو نظر انداز کریں، یہ کون تھے؟ جنہوں نے Merge کو کامیابی کے ساتھ Complete کیا، یہ کون تھے جو اس وقت وہاں پر قبائلی عوام کے لئے بڑے بڑے منصوبے دے رہے ہیں؟ ہم چاہتے ہیں کہ قبائلی اٹھیں اور وہ ترقی کریں، اگر آپ کو یاد ہے تو جو تحریک التواء میرے بھائی نے پیش کی تھی، وہ چونکہ شور تھا، اس وقت میں نے ان سے کہا کہ تحریک التواء کا کیا جواب ہوتا ہے؟ اس کو Admit کرنا ہوتا ہے یا اس کو مسترد کرنا ہوتا ہے، میں نے خود Offer دی کہ Admit کر لیں، کسی نے نہیں سنا، میں نے کہا کہ اس مسئلے کے حل کے لئے کمیٹی بنالیں، کسی نے نہیں سنا، جناب سپیکر، اگر بات اس وقت سن لی جاتی تو کوئی اتنی بڑی بات نہیں تھی اور نہ اتنا مسئلہ بنتا، نہ ہی کوئی اس طرح چیلنج دیتا ہے، دیکھیں، آپ ڈیڑھ کروڑ قبائلیوں کے نمائندے نہیں ہیں، آپ چار کروڑ عوام کے نمائندے ہیں، آپ

صوبے کی نمائندگی کر رہے ہیں، آپ کیوں ڈیڑھ کروڑ تک محدود ہو رہے ہیں؟ اگر آپ صرف قبائل کی بات کریں تو ان کی آبادی 80 لاکھ ہے، ڈیڑھ کروڑ لوگوں کی آپ نمائندگی نہیں کر رہے ہیں بلکہ آپ چار کروڑ عوام کی نمائندگی کر رہے ہیں، آپ کو حق حاصل ہے کہ آپ فلور پر اپنی بات کریں، اگر میں Again یہ کہتا ہوں کہ اگر وہ تحریک التواء Admit ہو جاتی تو آج اس پر Discussion ہو کر بات ہی پوری ہو جاتی، حکومت اپنا موقف دیتی اور یہ ہمارا حق بنتا ہے، ہمیں خوشی ہے کہ آپ امیر ہیں، اللہ آپ کو اور امیر کرے، ہمارا جھگڑا تو اس پر نہیں ہے کہ آپ امیر نہ بنیں، اللہ نے آپ کو امیر بنایا ہے، اللہ آپ کو اور امیر بنائے، اگر آپ لندن میں پڑھے ہیں تو آپ پھر جا کر لندن میں رہیں اور پھر پڑھیں، ہمیں اس سے کوئی وہ نہیں ہے، ہم ٹاٹ پر پڑھے لوگ ہیں، میں ٹاٹ پر پڑھ کر یہاں پر آیا ہوں، میں سرکاری سکول سے پڑھ کر آیا ہوں، میں نے کبھی کوئی ٹیوشن نہیں پڑھی (تالیاں) اس لئے کہ میں Afford ہی نہیں کر سکتا تھا، میرے لئے یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ میں یہاں کھڑے ہو کر کوئی معذرت کروں، ایک بندہ لندن سے پڑھ کر آیا ہے اور میں ٹاٹ سے پڑھ کر آیا ہوں، یہ موازنہ نہیں ہونا چاہیئے، یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے، بہت سارے لوگ یہاں ٹاٹ پر پڑھ کر آئے ہوں گے، یہ آپ کو اللہ نے توفیق دی ہے، میں کہتا ہوں کہ اللہ آپ کو اور توفیق دے، آپ کے بچوں کو بھی دے لیکن جناب سپیکر، کسی کو یہ طعنہ نہیں دینا چاہیئے۔ دیکھیں، کل کتنا اہم بل Regularization کا ایوان میں پیش ہوا، اس میں تین ہزار 395 قبائلی عوام Regularize ہوں گے، (تالیاں) یہ خدمت ہے جو کہ اس صوبے کے عوام کے لئے ہو رہی ہے، وہ نہیں سنی گی، ہم بار بار کہتے رہے کہ قبائلی ملازمین جو اس وقت Permanent نہیں ہیں، ان کو Permanent کر رہے ہیں، کسی نے نہیں سنا، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جب ان کے حق کی بات ہوتی ہے تو ہم سب ان کے ساتھ ہیں، کون چاہتا ہے کہ قبائلیوں کو ان کا حق نہ ملے؟ اگر ہم حق نہیں دینا چاہتے تو پھر کیسے آپ اسمبلی میں پہنچتے، یہ تو ہم چاہتے تھے کہ آپ اسمبلی میں آئیں، اپنا حق ادا کریں، قبائلی عوام محروم رہے ہیں، قبائلی عوام کے لئے مشکلات بہت زیادہ رہی ہیں، یہ پندرہ بیس سال دہشتگردی کا جو ایک ماحول گزرا ہے، اس میں سب سے زیادہ قبائلی متاثر ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ واحد صوبہ ہے جو اپنا پورا حق دے رہا ہے، حالانکہ جو باقی صوبے ہیں، جیسا کہ پنجاب میں ہماری حکومت ہے لیکن پنجاب وہ شیئر نہیں دے رہا ہے، سندھ نہیں دے رہا ہے، سندھ میں جو پیپلز پارٹی کی نمائندگی ہو رہی ہے، اگر قبائلی عوام

کا اتنا خیال ہے تو اٹھیں اور بات کریں، کیوں بات نہیں کر رہے ہیں؟ ان کو چاہیئے کہ یہ قبائلی عوام کے لئے بات کریں۔۔۔۔۔

(تالیاں)

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> لیکن یہ نہیں کریں گے۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب مسند نشین:</u> شوکت صاحب، Windup کر لیں۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> جناب سپیکر، میرے بھائی نے کہا کہ قبائلیوں کی ایک تاریخ ہے، میں بالکل اس کو کبھی Deny نہیں کرتا، وہ میرا لیڈر ہے جس نے قبائل کے اوپر کتاب لکھی ہے، کون ایسا لیڈر ہے؟ مجھے کوئی بتائے جنہوں نے قبائل کے اوپر کتاب لکھی ہو، کون ایسا لیڈر ہے؟ مجھے بتائیں جنہوں نے قبائل کی اتنی زیادہ تعریف کی ہو، اس لئے کہ ہم چاہتے ہیں اور ہمارا لیڈر چاہتا ہے کہ قبائلی عوام اٹھیں، اس طرح کے نوجوان آئیں لیکن خدا کے لئے آپ اپنے وقت کو ضائع نہ کریں، اسمبلی میں آئیں، آپ نے یہ بات بہت دیر سے کی، اگر یہ بات شروع دن سے ہو جاتی تو بات ہی ختم ہو جاتی، ہم تو یہ سوچ رہے تھے کہ آپ قبائلی عوام کے لئے کوئی ٹھوس بات کریں گے، ہم جو بھول گئے ہیں وہ آپ ہمیں یاد دلا دیں گے کہ آپ نے یہ کرنا ہے، ہم ضرور کرتے۔ جناب سپیکر، اس وقت قبائلی علاقوں میں اربوں روپے کے منصوبے چل رہے ہیں، اگر آپ پچہتر سال کا موازنہ نہ کریں گے اور یہ تو کہتے ہیں کہ کچھ نہیں ہوا ہے، ایک دن اور ایک رات میں تو کچھ نہیں ہوتا ہے، آپ پچہتر سال کے ساتھ ہمارے تین سال کی ترقی کا مقابلہ کریں، پھر میں یہ بات کر سکتا ہوں کہ موجودہ دور میں یہ ہوا، آج سکول بھی بن رہے ہیں، آج ہسپتال بھی Upgrade ہو رہے ہیں، آج سڑکیں بھی بن رہی ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ یہ ترقی ہوتی ہے، آج وہاں پولیس Extend ہو چکی ہے، انتظامیہ پہنچ چکی ہے، عدالتیں لگ چکی ہیں۔ جناب سپیکر، یہ وہ لوگ ہیں کہ یہاں بیٹھ کر کہتے تھے کہ Merger ہو نہیں سکتا، آج اللہ کے فضل سے Merger بھی ہوا ہے، ان کے نمائندے بھی یہاں بیٹھے ہیں۔ جناب سپیکر، میں یہ گزارش کروں گا کہ جب ہم یہاں بیٹھتے ہیں تو پھر ہم کسی علاقے کو ٹارگٹ نہ کریں، ہم اپنے صوبے کی بات کریں، ہم سب مل کر اپنے صوبے کی پسماندگی ختم کرنا چاہتے ہیں۔ جناب سپیکر، تحریک انصاف کی حکومت سے پہلے آپ دیکھیں کہ جس کی حکومت ہوتی تھی، جس کا وزیر اعلیٰ ہوتا تھا تو وہیں پر ترقیاتی کام نظر آتے تھے، یہ واحد حکومت ہے کہ آج اللہ کے فضل سے ڈی آئی خان سے لے کر کوہستان تک ہر جگہ آپ

کو ترقیاتی کام نظر آرہے ہوں گے۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اگر میں قبائلی عوام کو میں اپنی عوام سمجھتا ہوں تو میں نے کوئی ایسے الفاظ ان کے لئے استعمال نہیں کئے ہیں جس پر میرے بھائی کہہ رہے ہیں کہ معافی مانگیں، وہ تو میرے ویسے ہی بھائی ہیں، میں خود قبائلی ہوں، میرے خیال سے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں آخر میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر بار بار اتحادیوں کی بات ہوتی ہے، ہمارے ساتھ کوئی اتحادی نہیں ہے، یہ Solo party کی Solo government ہے، حکومت ہے، یہاں پر کوئی اتحادی نہیں ہے، اس لئے میں وضاحت کرنا چاہتا تھا، ہمارے بھائی ہیں، ہمارے ساتھ چلنا چاہتے ہیں Most welcome، اگر نہیں چلنا چاہتے، اپوزیشن میں بیٹھنا چاہتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ایک دوسرے کا احترام ضرور کرنا چاہیئے، کسی کو یہ طعنہ نہیں دینا چاہیئے کہ آپ غریب ہیں میں امیر ہوں، میں بس اتنا ہی عرض کرنا چاہتا ہوں۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

<u>Mr. Chairman:</u> 'Questions' Hour'. Question No. 12696, Ms. Shahgufta is deferred for next session.

سوال نمبر 12696، محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

* 12696 _ <u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 15-2014ء میں صوبے میں مختلف سمال ڈیم کی تعمیر کے وقت ٹھیکیداروں نے غیر قانونی کان کنی کی تھی، محکمہ نے مذکورہ غیر قانونی کان کنی کی Assessment کی تھی اور ٹھیکیداروں سے Recovery کے لئے محکمہ آبپاشی کو لکھا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ آبپاشی نے اس سلسلے میں ایک سمری بذریعہ محکمہ معدنیات کے وزیر اعلیٰ کو ارسال کی تھی جس پر دونوں وزراء کے Remarks بھی درج ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقت وزیر آبپاشی نے معافی کے لئے لکھا تھا جبکہ وزیر معدنیات نے Recovery کی سفارش کی تھی؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) غیر قانونی کان کنی کرنے والی کمپنیوں کے ٹھیکیداروں، مالکان اور جس شہر و ضلع سے تعلق رکھتے ہوں، ان کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(2) کتنی کتنی رقم کس کس ٹھیکیداروں سے لی گئی اور کس کس ٹھیکیدار کو معافی دی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عارف (معاون خصوصی برائے محکمہ معدنیات): (الف) درست ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ سیکرٹری آبپاشی نے اس وقت کے وزیر اعلیٰ کے لئے ایک سمری بھجوائی تھی جس کا تذکرہ مورخہ 05-08-2015 کے خط میں موجود ہے جو کہ اسمبلی کو فراہم کی گئی، مذکورہ سمری نہ تو محکمہ معدنیات کے ذریعے بھجوائی گئی تھی اور نہ ہی اس کی نقل محکمہ معدنیات کے ریکارڈ پر موجود ہے، اس ضمن میں کوئی خط وکتابت محکمہ معدنیات کے ریکارڈ پر موجود نہیں ہے، بہر حال اس سلسلے میں اس وقت کے سیکرٹری معدنیات اور سیکرٹری آبپاشی کے مشترکہ اجلاس مورخہ 19-11-2014 میں اس وقت کے وزیر اعلیٰ نے حکم دیا کہ دونوں محکمے مروجہ قانون کی پاسداری کریں، ٹھیکیداروں کے ساتھ متعلقہ پی سی ون معاہدے از سر نو تشکیل دیں جس میں یہ شرط رکھیں کہ ٹھیکیدار تمام قسم کے واجب الاداCess، Levy taxes، Royalty وغیرہ حکومت کو دینے کے پابند ہوں گے تاکہ سرکاری خزانے کو نقصان سے بچایا جاسکے۔ وزیر اعلیٰ نے محکمہ آبپاشی کو یہ ہدایت کی کہ وہ محکمہ معدنیات کو مختص شدہ رقم ٹھیکیدار کے ذریعے ادا کرے۔ اجلاس کی کارروائی کی تفصیل اسمبلی کو فراہم کی گئی۔ صوبہ خیبر پختونخوا میں مختلف مقامات پر دس سال ڈیمز محکمہ آبپاشی نے بنائے ہیں، (فہرست اسمبلی کو فراہم کی گئی ہے) اس ضمن میں عرض ہے کہ مذکورہ دس ڈیموں کے خلاف غیر قانونی معدنیات کے استعمال کی تشخیص کی گئی۔ (رپورٹ اسمبلی کو فراہم کی گئی) محکمہ معدنیات کے ریکارڈ کے مطابق نہ تو مذکورہ تشخیص شدہ رقم کی ادائیگی کی گئی ہے اور نہ ہی کسی ٹھیکیدار کو کسی قسم کی معافی دی گئی ہے، اس وقت کے وزیر اعلیٰ صوبہ خیبر پختونخوا نے محکمہ آبپاشی کو ہدایت کی تھی کہ وہ متعلق تشخیص شدرہ رقم ٹھیکیداروں کے ذریعے محکمہ معدنیات کو ادا کرے کیونکہ یہ ذمہ داری محکمہ آبپاشی کی تھی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، آپ میری طرف ذرا توجہ دے دیں۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی میڈم۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تم سے پہلے جو ایک شخص یہاں تخت نشیں تھا

اس کو بھی اپنے خدا ہونے پہ اتنا ہی یقیں تھا

جناب سپیکر صاحب، آپ مجھے دو چار منٹ دیں گے کیونکہ۔۔۔۔

(شور)

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> مداخلت چپ کر کے آرام سے بیٹھ جائیں، یہ میرا اور سپیکر کا کام ہے، ?Who are you کہ جو آپ بھی بیچ میں بولیں گے-----

(شور)

<u>جناب مسند نشین:</u> جی میڈم۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر، اگر آپ نے ماحول کو خراب نہیں کرنا تو ان کو آرام سے بٹھائیں-----

<u>Mr. Chairman:</u> Sit down; Madam, question, please.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب، میں شوکت یوسفزئی صاحب کی اس بات پر کہ ہم نے کل بہت Important Bill پاس کیا ہے، اس میں ہماری امنڈمنٹس بھی ہیں لیکن کل جو یہاں پر بلدیات کے بارے میں Unconstitutional Bill پیش ہوا، اس کے بارے میں کیا کہیں گے؟ اس میں تو میں نے امنڈمنٹ لیکن یہاں پر جو شخص بیٹھا ہوا تھا، یہاں پر تخت نشین تھا، میں اس کا نام بھی لینا گوارا نہیں کرتی ہوں، اس نے ہمارے مائیک بھی بند کر دیئے، اس نے ہماری تمام امنڈمنٹس Drop کر دیں۔ جناب سپیکر صاحب، اس طرح تو پنجاب اسمبلی میں نہیں ہوتا، وہاں پر اپوزیشن کو پورا موقع دیا جاتا ہے، قومی اسمبلی میں بھی اپوزیشن کو پورا موقع دیا جاتا ہے، سندھ اسمبلی میں بھی پورا موقع دیا جاتا ہے، بلوچستان اسمبلی میں بھی پورا موقع دیا جاتا ہے، میں تو بل پر ضرور بات کروں گی لیکن اس کو نسچن کو اور کل جو یہاں تخت نشیں شخص تھا، جس کو کبھی نہ کبھی زوال بھی ہو گا کہ میں اس شخص کی Illegal proceeding کے بارے میں اپنا یہ کو نسچن پیش نہیں کرتی ہوں، انہوں نے قبائلیوں کو رگڑا دے کر رکھ دیا ہے۔ جناب سپیکر، قبائلیوں کے بارے میں جو بھی کو نسچن آتا ہے، اس میں Release ہوتا، مختص ہوتا ہے لیکن خرچ کچھ نہیں، کل آپ نے چالیس یونیورسٹیاں وہ کی ہیں لیکن ان میں مجھے ایک یونیورسٹی بتا دیں، آپ ایک انجنیئرنگ یونیورسٹی بتا دیں، ایک میڈیکل یونیورسٹی بتا دیں کہ آپ نے قبائل کے لئے کی ہو جناب سپیکر-----

(شور)

<u>جناب مسند نشین:</u> تھینک یو میڈم، آپ پھر بات کر لیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ دیکھ لو، جی یہ دیکھ لو، مائیک بند کر دیا، یہ کھولو، دا او گوری جی، دا او گوری کنه۔۔۔۔

جناب مسند نشین: میڈم، مائیک On دے۔

(شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تہ راشہ دلتہ خبرہ اوکڑہ، دا آواز دے، دا On دے، دلتہ خبرہ اوکڑہ۔ جناب سپیکر صاحب، جب تک آپ مجھے پورا موقع نہیں دیں گے۔۔۔۔

Mr. Chairman: Madam, next Question please, Question No. 12908, Mr. Khushdil Khan.

* 12908 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سونامی بلین ٹری منصوبے کا دوسرا مرحلہ کب شروع ہو گا، اس منصوبے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور یہ بجٹ کے کس مد سے خرچ کی جائے گی، اور اس میں کل کتنے کس قسم کے پودے لگائیں جائیں گے اس کے لئے کیا طریقہ وضع کیا گیا ہے، نیز اس منصوبہ کے لئے کتنے لوگوں کو بھرتی کیا جائے گا اور بھرتی کا طریقہ کار کیا ہوگا، اس منصوبے کے لئے جو ٹھوس منصوبہ بندی کی گئی ہے، اس کی مکمل تفصیل بمعہ دستاویزات فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات): (الف) دس بلین ٹری سونامی منصوبہ جو کہ وفاقی اور صوبائی حکومت نے مل کر شروع کیا ہے، اس منصوبے کے تحت چار سال کے عرصہ میں صوبہ خیبر پختونخوا میں صوبائی کابینہ کے فیصلے کے مطابق ایک ارب پودہ جات لگائے اور اگائے جائیں گے۔ اس پراجیکٹ کا کل تخمینہ 27 بلین روپے ہے، یہ منصوبہ وفاقی اور صوبائی حکومت کی باہمی اشتراک سے 2019ء سے شروع ہے، اس کے لئے پچاس فیصد لاگت یعنی 13.5 بلین رقم وفاقی حکومت اور باقی پچاس فیصد یعنی 13.5 بلین روپے صوبائی حکومت مہیا کرے گی، یہ رقم اے ڈی پی سے فراہم کی جائے گی۔ اس منصوبے کے تحت تقریباً بیالیس اقسام کے پودے لگائے جائیں گے۔ اس پراجیکٹ کے لئے جو طریقہ کار وضع کیا گیا ہے اس کے مطابق پچاس فیصد پودہ جات بذریعہ قدرتی نوع پودہ جات حاصل کئے جائیں گے، تیس فیصد بذریعہ شجر کاری اور Sowing (تخم ریزی) سے حاصل کئے جائیں گے جبکہ تیس فیصد پودہ جات لوگوں میں فارم فارسٹری کے لئے مفت تقسیم کئے جائیں گے، یہ منصوبہ فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کے ذریعہ لاگو کیا جائے گا اور Work charge پر لیبر کے ذریعہ کام کیا جائے گا۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب عالی، آپ میری بات سنیں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی خوشدل خان۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: I need your attention، مجھے بہت افسوس ہے، حقیقت میں میں اس ہاؤس کی Proceedings کو دیکھتا ہوں، یہاں کے ماحول کو دیکھتا ہوں تو دل نہیں چاہتا کہ میں اسمبلی میں آؤں، اسمبلی کا یہ وقار، یہ تقدس، آخر ہم بھی کسی کے ممبر ہیں۔ جناب سپیکر، آپ کی ذمہ داری بنتی ہے لیکن آپ کو اپنی ذمہ داری کا احساس بھی نہیں ہے، مجھے یہاں کے ماحول پر بہت افسوس ہو رہا ہے، یہ باہر کے لوگ کیا کہیں گے، بہت افسوس کی بات ہے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: کوسچن پر آ جائیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب عالی، اب منسٹر صاحب نے جو جواب دیا ہے، اس سے میں کافی حد تک مطمئن ہوں لیکن میرے تین ضمنی کوسچنز ہیں، پہلے تو میں اس کا جواب پڑھنا چاہتا ہوں تو پھر میں ضمنی کوسچن کروں گا۔ خیبر پختونخوا میں صوبائی کابینہ کے فیصلے کے مطابق ایک ارب پوداجات لگائے اور اگائے جائیں گے، اس پراجیکٹ کا کل تخمینہ ستائیس (27) بلین روپے ہے، یہ منصوبہ وفاقی اور صوبائی حکومت کے باہمی اشتراک سے 2019ء سے شروع ہے، اس کے لئے پچاس فیصد لاگت یعنی 13.5 بلین رقم وفاقی حکومت اور باقی پچاس فیصد 13.5 بلین صوبائی حکومت مہیا کرے گی، یہ رقم اے ڈی پی سے فراہم کی جائے گی، اس منصوبے کے تحت تقریباً اتنا اتنا، منسٹر صاحب سے میرا ضمنی کوسچن یہ ہے کہ 2019ء سے اب تک وفاقی حکومت نے صوبائی حکومت کو 13.5 بلین میں سے کتنا فنڈ Release کیا ہے اور وہ مجھے صرف زبانی نہیں بتائے گا، جناب سپیکر، آپ کے دفتر یا سیکرٹری کے دفتر میں آپ ان کو ٹائم دے دیں، دو تین دن دے دیں، ایک ہفتہ دے دیں کہ منسٹر کے سیکرٹری یہ کاغذات سیکرٹری اسمبلی کو Provide کریں، 2019ء سے لے کر اب تک وفاقی حکومت نے اپنے حصے میں اتنی رقم بھیجی ہے، اتنی رقم Release کی ہے اور صوبائی حکومت نے وصول کی ہے۔ تیسرا اسپلیمنٹری کوسچن میرا یہ ہے کہ اس میں صرف اے ڈی پی لکھا ہے، Abbreviation لکھا گیا ہے لیکن نہ اے ڈی پی کا نمبر ہے، نہ کوڈ نمبر ہے اور نہ اس میں کل Amount کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ اس اے ڈی پی میں نمبر کیا ہے، کوڈ نمبر کیا ہے، اس میں کتنی رقم رکھی گئی ہے؟ اگر یہ کہہ رہے ہیں کہ اے ڈی پی سے، یہ تو ٹھیک ہو گا کیونکہ Fifty percent صوبائی حکومت نے اس کے حصے سے دینا ہے، اے ڈی پی سے دے گا لیکن اے ڈی پی میں کتنی رقم رکھی گئی؟

2019ء سے لیکر Total allocation کتنی ہوئی ہے؟ پھر Year wise allocation کتنی ہوئی ہے اور Release کتنی ہوئی ہے؟ میرا یہ آخری کوئسچن ہے کہ پراونشل کیبنٹ کی میٹنگ کب ہوئی ہے، اس کے Minutes سیکرٹری اسمبلی کو Provide کردیں۔ Thank you very much.

میاں نثار گل: جناب سپیکر، میرا ضمنی کوئسچن ہے۔

جناب مسند نشین: جی میاں صاحب، مائیک On کریں۔

میاں نثار گل: شکریہ۔ پہلے تو آپ کو مبارکباد، ایک اچھا ماحول رہا ہے۔ منسٹر صاحب سے میرے تین ضمنی کوئسچنز ہیں، یہ ستائیس (27) بلین کا پراجیکٹ ہے، اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ پچاس فیصد پودہ جات قدرتی نوع پودہ جات حاصل کئے جائیں گے جس پر میرے حساب سے تقریباً تیرہ (13) ارب روپے خرچ ہوں گے۔ دوسری بات، یہ لکھتے ہیں کہ جی تیس فیصد بذریعہ تخم ریزی سے حاصل کئے جائیں گے، میرے حساب سے اس پر آٹھ ارب روپے خرچ ہو رہے ہیں یا ہوں گے۔ تیسری بات یہ ہے کہ پودے بیس فیصد لوگوں میں تقسیم کئے جائیں گے، اس پر تقریباً ساڑھے پانچ ارب روپے خرچ ہوں گے۔ منسٹر صاحب سے میرا یہ سوال ہے کہ تخم ریزی کا طریقہ کار بتایا جائے کہ آیا ہیلی کاپٹر سے کرواتے ہیں یا ان کے لوگ جنگلات میں جاتے ہیں اور وہاں پر ان سے تخم ریزی کرواتے ہیں؟ جناب سپیکر، اس سے پہلے بھی سونامی ٹری ہوا تھا، ابھی بھی ہو رہا ہے، میرے خیال میں سارے ایوان کو یاد ہے کہ کوئی ایسی جگہ نہیں ہے، وہ پچاس فیصد جو کہتے ہیں کہ یہ قدرتی ہو، وہ تو Already جنگلات ہیں، آپ لوگ بھی دیکھ رہے ہیں کہ جب بارش ہوتی ہے، اس جگہ پر پودے اگتے ہیں، اتنی بڑی رقم اس ایوان کو بتایا جائے کہ آٹھ ارب روپے تخم ریزی سے، تیرہ (13) ارب روپے کے پودہ جات اور یہ ساڑھے پانچ ارب روپے لوگوں میں تقسیم ہوں گے، اس کا طریقہ کار ایوان کو بتایا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ پچھلا جو سونامی ٹری ہے، یہ ابھی حکومت کا ڈیڑھ ایک سال ہے تو پھر یہ انکوائریاں ہونگی، منسٹر صاحب اچھا آدمی ہے، ہم ایوان کے نمائندے ہیں، ستائیس (27) ارب روپے اس ایوان سے لگ رہے ہیں، منظور ہو رہے ہیں تو ہمیں بھی پتہ ہونا چاہیئے، تخم ریزی کی ایک جگہ تو بتادیں کہ کس جگہ کس طریقے سے ہوئی ہے؟ ہم اس کا وزٹ کرلیں، کمیٹی بنادیں کہ کس طرح یہ تخم ریزی ہو رہی ہے؟

جناب مسند نشین: جی، منسٹر صاحب۔

وزیر ماحولیات: تھینک یو، جناب سپیکر۔ جیسا کہ آپ سب کو پتہ ہے کہ بلین ٹریز سونامی ایک ایسا پراجیکٹ تھا جس کو دنیا میں Recognition ملی ہے، میں اس بات پر پھر بعد میں آؤں گا لیکن میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جس طرح خوشدل خان صاحب نے پوچھا، یہ فیڈرل کے ساتھ ہمارا 27 ارب کا پراجیکٹ ہے جس میں 13.5 فیڈرل Provide کرے گا، باقی صوبائی گورنمنٹ Provide کرے گی۔ اس سے آپ میرے ساتھ اتفاق کر رہے ہیں، آپ نے پوچھا کہ اس سے کتنے لوگوں کو روزگار ملے گا؟ یہ آپ کا ایک کوسچن ہے، ہمارے تقریباً 35 ڈویژن ہیں، اس میں تقریباً ہم کوشش کریں گے، Approximately ایک لاکھ سے زیادہ لوگوں کو اس دفعہ روزگار ملے گا، اس میں نرسریز ہیں، اس میں ہمارا نگہبان فورس ہے جس کو ہم نے-----

(شور)

وزیر ماحولیات: ابھی میں آرہا ہوں، اس طرف جو آپ کہہ رہے ہیں کہ اس پراجیکٹ میں پچاس فیصد اگر آپ دیکھیں تو Fifty percent natural growth کو ہم بچاتے ہیں، جو Natural growth ہوتا ہے اس کے اندر ہم Fencing کرتے ہیں، Enclosures بناتے ہیں، Fencing کرتے ہیں، وہاں پر مقامی بندے کو ہم بٹھاتے ہیں جس کو ہم نگہبان فورس کہتے ہیں تاکہ وہ ان پودوں کی حفاظت کرے۔ دوسری بات، Thirty percent ہم خود کر رہے ہیں، جس طرح ہم نے South میں کیا، اگر آپ South میں جائیں تو وہاں پر آپ نے دیکھا ہوگا، اللہ کے فضل سے After and before وہ Picture آپ کو آرہی ہے، اللہ کے فضل سے میں آپ کو یہ کہہ رہا ہوں، میں پہلے بھی کئی بار کہہ چکا ہوں کہ یہ 1960-70 کا دور نہیں ہے، Satellite images, SUPARCO, WWF، یہ Third parties کی Validation دو دفعہ کی ہے، آپ کی بات کہ یار کہاں پر ہے؟ یہ میں آپ کو یہاں پر نہیں دکھا سکتا، آپ میرے ساتھ جائیں، میں آپ کو دکھا دوں گا۔ دوسری بات فیڈرل گورنمنٹ سے ابھی جتنے بھی پیسے ملے ہیں، وہ 3.778 بلین تقریباً تین ارب سے زیادہ ہمیں ملے ہیں، اس میں ابھی تک ہم نے تقریباً 3.77 ملین خرچ بھی کئے ہیں۔ اسی طرح ہماری صوبائی طرف سے جو ہوئے، ہم نے خرچ کئے، وہ تقریباً پانچ ارب سے اوپر ہیں، یہ سارے ملا کر ابھی تک تقریباً کوئی تیرہ (13) ارب روپے خرچ کر چکے ہیں۔ باقی اگر آپ کو کوئی کہہ رہا ہے تو میرے ساتھ بیٹھ کر لیکن آپ نے اس کوسچن میں

Mention نہیں کیا کہ ہمارے ساتھ بیٹھیں اور پورا ریکارڈ لیکر آئیں، اگر آپ پورا کوئسچن لے آئیں تو ہم بھی ریکارڈ لے کر آجائیں گے، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب مسند نشین: جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: میرا سپلیمنٹری کوئسچن یہ ہے کہ آپ اس میں ایک Ruling دے دیں کیونکہ جو جواب ہے، اس میں یہ وضاحت نہیں کی گئی کہ 2019ء سے یہ سکیم جاری ہے۔ میرا یہ کوئسچن ہے کہ یہ 13.5 بلین میں وفاقی حکومت نے اب تک کتنے پیسے دیئے ہیں؟ وہ کہتے ہیں کہ دیئے ہیں، کتنے دیئے ہیں اور کتنے سال کے لئے دیئے ہیں؟ آپ اس پر Ruling دے دیں، اس کے بارے میں۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی، منسٹر صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: جو آپ کے پاس Documentary ہے، ہمیں آپ پر اعتماد ہے لیکن Document, that is a part of record، وہ ریکارڈ کا حصہ بن جاتا ہے، مجھے بھی ایک کاپی ملے کہ یہ کاپی ہے، واقعی اس میں فیڈرل گورنمنٹ ان کے ساتھ Help کر رہی ہے۔

جناب مسند نشین: جی منسٹر صاحب، بتا رہے ہیں۔

وزیر ماحولیات: جناب سپیکر، میں نے ان کو بتایا کہ ہمیں فیڈرل گورنمنٹ سے ابھی تک 3.778 بلین مل چکے ہیں۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: اس کی ایک کاپی آپ سیکرٹری صاحب کو دے دیں۔

وزیر ماحولیات: ٹھیک ہے، وہ کاپی ہم Provide کر دیں گے۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: ٹھیک ہے، Thank you very much۔

Mr. Chairman: Next, Question No. 13064, Mr. Sirajuddin.

* 13064 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر معدنیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع وار اور سکیل وار تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع وار اور سکیل وار تعداد کتنی ہے؛

(ج) محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات کنٹریکٹ ملازمین کی ضلع وار اور سکیل وار تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عارف (معاون خصوصی برائے معدنیات): (الف) صوبہ بھر میں محکمے کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع وار اور سکیل وار تفصیل درج ذیل ہے: (1) اقلیتی کوٹہ: ٹوٹل تعداد 8

کمپیوٹر آپریٹر BPS-16	تعداد02	ڈسٹرکٹ اورکزئی ایک	ڈسٹرکٹ کرم ایک
سوپیرBPS-03	تعداد05	ڈسٹرکٹ پشاور04	ایبٹ آباد۔ایک
منزل گارڈBPS-03	تعداد۔ایک	ڈسٹرکٹ مردان۔ایک	

نمبر2 معذور کوٹہ: ٹوٹل تعداد4

کمپیوٹر آپریٹرBPS-16	تعداد01	ڈسٹرکٹ پشاور01	
جونیئر کلرکBPS-11	تعداد01	ڈسٹرکٹ پشاور01	
نائب قاصدBPS-03	تعداد02	ڈسٹرکٹ پشاور01	ڈسٹرکٹ بونیر01

نمبر3 خواتین کوٹہ: ٹوٹل تعداد7

کمپیوٹر آپریٹرBPS-16	تعداد05	ڈسٹرکٹ پشاور03	ڈسٹرکٹ ڈی آئی خان01 ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد01
نائب قاصدBPS-03	تعداد02	ڈسٹرکٹ پشاور01	ڈسٹرکٹ ڈی آئی خان01

مذکورہ سوال کا جواب اوپر تفصیل سے دے دیا گیا ہے، تاہم گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع وار اور سکیل وار ٹوٹل تعداد 19 ہے، محکمے کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر کسی بھی کنٹریکٹ ملازمین کی کسی بھی قسم کی بھرتی نہیں کی گئی ہے۔

Mr. Sirajuddin: Thank you.

میاں نثار گل: جناب سپیکر صاحب، میرا جواب۔۔۔۔

جناب مسند نشین: آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں، وہ جواب دے دیگا۔ جی، سراج الدین صاحب۔

(شور)

وزیر ماحولیات: میں نے آپ کو کہا کہ Fifty percent، آپ سب اپنی بات کو سمجھیں، آپ کا کوئسچن یہی ہے، Fifty percent جو ہم Natural growth کو بچاتے ہیں-----

جناب مسند نشین: میاں صاحب، آپ کو بتا رہے ہیں۔

وزیر ماحولیات: جی، نیا کوئسچن لے آئیں۔

جناب مسند نشین: میاں صاحب، آپ اس پر کوئسچن لے آئیں، جو کوئسچن تھا، اس کے ساتھ یہ ریکارڈ ہے۔

میاں نثار گل: اگر نہ دیں تو ٹھیک ہے۔

جناب مسند نشین: ابھی اس کے پاس نہیں ہے، آپ کو دے دے گا۔

وزیر ماحولیات: جناب سپیکر صاحب، Fifty percent ہم Natural growth کو بچاتے ہیں، Thirty percent ہم خود جو فارسٹ ڈیپارٹمنٹ ہے وہ اگاتا ہے، اس کی حفاظت بھی کرتے ہیں، Twenty percent ہم لوگوں کو دیتے ہیں، ہمارے دو سیزن ہوتے ہیں، مون سون اور Spring summer، اس میں ہم اس کو Provide بھی کرتے ہیں، درخت بھی Provide کرتے ہیں اور خود بھی لگاتے ہیں، اس کے ساتھ لوگوں کو بھی دیتے ہیں، ہر جگہ دیتے ہیں، بالکل فری دیتے ہیں۔

جناب مسند نشین: جی سراج صاحب۔

جناب سراج الدین: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ میں نے جو سوال کیا تھا، اس کی جو تفصیل فراہم کی گئی ہے وہ بالکل صحیح ہے، اس میں محکمے نے جو تفصیل فراہم کی ہے تو وہ ٹھیک ہے، پورا پورا اس میں لکھا ہے، اگر مجھے دو منٹ کا وقت دیا جائے تو میں ایک دو منٹ میں بات کر سکوں، بہت مہربانی ہو گی۔

جناب مسند نشین: آپ Answer سے مطمئن ہیں؟

جناب سراج الدین: اس سوال سے میں مطمئن ہوں، وہ تو ٹھیک ہے۔

جناب مسند نشین: آپ کچھ کہنا چاہ رہے ہیں؟

جناب سراج الدین: ہاں جی، میں دو منٹ بات کرنا چاہتا ہوں، ایسا ہے کہ-----

جناب مسند نشین: اس پر کوئسچنز آور کے بعد بات کر لیں۔

جناب سراج الدین: بس دو منٹ۔

جناب مسند نشین: کوئسچن نمبر 13153، جناب عنایت اللہ صاحب۔

* 13153 _ جناب عنایت اللہ: کیاوزیر صنعت و حرفت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیاحکومت نے صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 21-2020ء میں نئے اور جاری منصوبوں کے لئے رقوم مختص کی تھیں؛

(ب) مذکورہ مالی سال کے دوران پہلے سے جاری پروگرام کے تحت منصوبوں کے لئے ضلع وار کتنی رقوم فراہم کی گئی تھیں، نیز مذکورہ مالی سال کے دوران اے ڈی پی میں شامل نئے منصوبوں کے لئے جاری شدہ رقوم کی ضلع وار مالیت کیاہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے محکمہ صنعت و حرفت): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ مالی سال کے دوران انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کے تحت پہلے سے جاری شدہ اور نئے منصوبوں کے لئے ضلع وار مجموعی طور پر 2961.364 ملین روپے اور نئے منصوبوں کے لئے 326.046 روپے جاری ہوئے جن کی ضلع وار تفصیل ریکارڈ میں موجود ہے، مزید برآں وضاحت کی جاتی ہے کہ جاری شدہ رقوم مذکورہ مالی سال کے دوران خرچ ہوئی ہیں۔

جناب عنایت اللہ: میں تو ضمنی سوال نہیں کروں گا، صرف ایک ایشو انڈسٹریز سے Related ہے، میں منسٹر صاحب سے پوچھوں گا، میں پہلے بھی اس پر بات کر چکا ہوں کہ یہ جو سی پیک کے اندر انڈسٹریل زون، سپیشل اکنامک زون ہے، میں نے اسمبلی میں بات کی تھی، فلور آف دی ہاؤس پر میرا کوئسچن بھی آیا تھا، اس میں چکدرہ اکنامک زون اس کے اندر شامل تھا، چکدرہ چونکہ Central located جگہ ہے، Strategic location ہے، پورے ملاکنڈ ڈویژن کا اور ایک Growing city ہے، میں نے ان سے ریکویسٹ کی تھی کہ اس کا کیا پلان ہے؟ اس وقت انہوں نے مجھے جواب دیا تھا کہ فی الحال یہ ان کے پلان کے اندر نہیں ہے، میں نے ان سے ریکویسٹ کی تھی کہ چکدرہ کو آپ Future میں سی پیک کے اندر جو آپ کے اسپیشل اکنامک زونز بنتے ہیں، اس لسٹ کے اندر چکدرہ کو بھی شامل کر لیں، منسٹر صاحب تھوڑا بتادیں کہ اس پر انہوں نے کوئی کارروائی کی ہے کہ نہیں؟

جناب مسند نشین: جی منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ عنایت صاحب نے پہلے بھی دو مرتبہ اسی پوائنٹ کو اٹھایا ہے، اب پوزیشن یہ ہے کہ سپیشل

اکنامک زون کے لئے جو زمین درکار ہے، چکدرہ میں اتنی زمین ہمارے پاس Available نہیں ہے، ابھی Recent ہم نے ایک سروے کیا ہے کہ چکدرہ سے جو تھوڑے سے Distance پر پلئی آتا ہے، پلئی انٹرچینج کے دونوں Left اور Right side پر ہمیں تقریباً ایک ہزار یا پندرہ سو ایکڑ زمین مل گئی ہے، اس پر Process جاری ہے، اس کے ساتھ ساتھ لوئر دیر میں ادینزئی سمال انڈسٹریل اسٹیٹ، اپر دیر میں صاحب آباد سمال انڈسٹریل اسٹیٹ اور ساتھ ساتھ چترال میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کوئی 48 ایکڑ پر علیحدہ انڈسٹریل اسٹیٹ ہے، چکدرہ میں اتنی زمین ہمارے پاس موجود نہیں تھی، اس لئے ہم نے وہاں سے آکر پلئی میں اس کو Situate کیا، کیونکہ ایک ہی ملاکنڈ ڈویژن ہے، ملاکنڈ میں ساری مراعات بھی موجود ہیں، عنایت صاحب نے پہلے بھی ذکر کیا تھا کہ چکدرہ کو اکنامک زون میں ڈالا گیا تھا، جناب سپیکر، تین سال میرے ہوئے، ایک سال سے پہلے میں نے منسٹری کی تھی، ہمارے پاس ایسی کوئی چیز ریکارڈ پر نہیں ہے لیکن ہم نے کوشش کی تھی کہ یہاں پر ایک زون ہونا چاہیئے، اس کے لئے ڈیپارٹمنٹ نے پلئی کو Technically approve کیا ہے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی عنایت صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ Palai is not part of Chakdara، جب آپ ٹنل Cross کرتے ہیں، Towards Peshawar تو پلئی ملاکنڈ ایجنسی کا حصہ ہے اور وہ گو کہ اس وقت تک موٹروے کی وجہ سے باقی ایریا کے ساتھ Connect ہوا ہے لیکن Centrally located جگہ جو ہے، ملاکنڈ ڈویژن کا وہ چکدرہ ہے، چکدرہ کے اندر Plain زمین بھی Available ہے، اس لئے میں اس نکتے پر دوبارہ زور دینا چاہوں گا، میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ اس کو Seriously consider کریں، پاکستان کے اندر چکدرہ، پوری دنیا کے جو اقتصادی ماہرین ہیں، انہوں نے جو پلاننگ سٹڈی کی ہے، وہ پاکستان کے Future کی Important city ہے۔ جناب سپیکر، قیصر بنگالی اخبارات اور میڈیا کے اندر ایک Known Economist ہے، وہ اخبارات کے اندر لکھتے ہیں، میں نے ایک سیمینار کے اندر ان سے سنا تھا کہ چکدرہ Future کی Important city ہے، اس کی Strategic location کی وجہ سے Future کی Important city ہے، اس لئے چکدرہ کو Ignore نہیں کیا جاسکتا ہے۔ دیکھیں، میرے اپر دیر کا ہیڈکوارٹر نہیں ہے، لوئر دیر بھی بالکل

بارڈر پر ہے، سوات کے ساتھ بالکل بارڈر پر ہے لیکن میں اس کی Location کی وجہ سے کہتا ہوں کہ اس کو آپ Ignore نہیں کر سکتے ہیں۔

جناب مسند نشین: جی منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: سر، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، زمین نہ ہونے کی وجہ سے ہم نے وہاں پر سمال انڈسٹریل اسٹیٹ دیا ہے، اگر عنایت صاحب کہتے ہیں کہ وہاں ہزار بارہ سو ایکڑ زمین ہے تو میں ان کے ساتھ ٹیم بھیج دوں گا، وہ Verify کر لیں گے، اگر Technically اس میں وہ ہو تو بالکل ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب مسند نشین: چلیں ٹھیک ہے۔ کوئسچن نمبر 13521، جناب بلاول آفریدی۔

* 13521 _ جناب بلاول آفریدی: کیا وزیر برائے آبکاری و محاصل اور منشیات کی روک تھام ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع پشاور اور ضلع خیبر کی باؤنڈری پر کارخانوں مارکیٹ کے ساتھ ریلوے پھاٹک کی اطراف میں منشیات کے اڈے موجود ہیں، ان میں ہر قسم کی منشیات فروخت ہوتی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو متعلقہ محکمے نے 2015ء سے لیکر 2021ء تک جو کارروائی کی ہے، اس میں کتنے منشیات فروشوں کو پکڑا ہے اور منشیات جیسی لعنت کو ختم کرنے کے لئے کیا کارروائی کی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب خلیق الرحمان (مشیر برائے آبکاری و محاصل): (الف) جی نہیں، ضلع پشاور اور ضلع خیبر کی باؤنڈری پر کارخانوں مارکیٹ کے ساتھ ریلوے پھاٹک کی اطراف میں منشیات کے اڈے موجود نہیں، البتہ ریلوے پھاٹک کی اطراف میں نشہ کے عادی افراد موجود رہتے ہیں۔

(ب) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن نارکوٹکس کنٹرول خیبر پختونخوا کا انسداد منشیات قانون صوبائی اسمبلی سے ستمبر 2019ء میں پاس ہوا، اس سے پہلے محکمہ وفاقی انسداد منشیات قانون 1997ء کے تحت منشیات اور ملزمان پکڑتا تھا، چونکہ اس وقت محکمہ ایکسائز کے اپنے تھانہ جات اور انویسٹی گیشن نظام نہیں تھا، اس لئے مال مقدمہ اور گرفتار ملزمان کو محکمہ پولیس اور اے این ایف کے حوالے کر دیا جاتا تھا، انسداد منشیات قانون 2019ء میں منشیات فروشوں، منشیات سمگلروں اور منشیات کا کاروبار کرنے والوں کے لئے سخت سزائیں جبکہ منشیات استعمال کرنے والوں کے لئے مریض کے طور پر بحالی کی سیکشنز موجود ہیں، انسداد منشیات

قانون 2019ء کے تحت منشیات کے خلاف دو طریقہ کار پر کام ہو رہا ہے جس میں پہلا منشیات کے خلاف کارروائیاں اور دوسرا منشیات کی طلب میں کمی ہے، ستمبر 2019ء میں محکمہ ایکسائز کا انسداد منشیات قانون صوبائی اسمبلی سے پاس ہونے کے بعد محکمہ نے اب تک منشیات کی لعنت کو ختم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں:

(1) پانچ ریجنل ایکسائز تھانوں کا قیام۔

(2) اسپیشل کورٹس کا قیام۔

(3) ایکسائز کے 400 افسران واہلکاروں کی ہنگو کالج سے ٹریننگ۔

(4) ایکسائز آفیسرز کی پولیس سکول آف انویسٹیگیشن سے ٹریننگ۔

(5) منشیات کے خلاف آگاہی مہم، جس میں صوبہ بھر میں کالجز، یونیورسٹیوں میں وقتاً فوقتاً سیمینارز اور واک منعقد کئے گئے۔

(6) مختلف یونیورسٹیوں میں طلباء سے Anti drugs Ambassadors رجسٹرڈ کرنے کا عمل شروع کیا گیا جس میں پہلے مرحلے میں عبدالولی خان یونیورسٹی مردان سے 13 سو کے قریب Ambassadors رجسٹر کئے گئے لیکن Covid 19 کی وجہ سے یہ Process التواء کا شکار ہے۔

<u>جناب بلاول آفریدی:</u> تھینک یو، جناب سپیکر۔ کوئسچن منشیات کے روک تھام کے حوالے سے ہے، آیا یہ درست ہے کہ ضلع پشاور کی باؤنڈری پر کارخانوں مارکیٹ کے ساتھ ریلوے پھاٹک کی طرف منشیات کے اڈے موجود ہیں، اس میں ہر قسم کی منشیات فروخت ہوتی ہیں، متعلقہ محکمہ سے یہ پوچھا ہے کہ 2015ء سے لے کر 2021ء تک کارروائی کے دوران اس میں کتنے منشیات فروش پکڑے ہیں، منشیات جیسی لعنت کو ختم کرنے لئے کیا کارروائی کی ہے؟ مکمل تفصیل بالکل انہوں نے ہمیں دی ہے لیکن میں Agree نہیں کرتا، وہاں پر ابھی بھی اڈے موجود ہیں، آپ اس کی Proper investigation کرائیں کیونکہ منسٹر صاحب میرے بہت اچھے دوست ہیں، خلیق صاحب کو میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ اگر آپ اس کی Proper investigation کریں تو مہربانی ہو گی، وہاں پر ابھی بھی اڈے موجود ہیں۔ میں ایک گزارش کرنا چاہوں گا کہ اس ٹائم میں Ratio wise بتانا چاہ رہا ہوں، یہاں ہمارے خیبر پختونخوا میں نشے کے جو عادی لوگ ہیں، ان کی تعداد پانچ ہزار سے اوپر چلی گئی ہے، یہ بہت Serious issue ہے، اس ایشو پر گورنمنٹ کو Sincerity کے طور پر اپنے Steps اٹھانے ہوں گے تاکہ اس کی روک تھام کی جائے، جو لوگ اس

میں ملوث ہیں، ان کے خلاف ایکشن لیا جائے، Proper complete investigation کی جائے۔ میں منسٹر صاحب سے آخر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ تھوڑی سی Investigation کریں، وہاں پر ابھی بھی اڈے موجود ہیں اور جو Concerned departments ہیں، ان سے آپ رابطہ کریں، وہاں پر اڈوں کو ختم کریں اور جو ملوث لوگ ہیں، ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ تھینک یو۔

جناب مسند نشین: جی نثار صاحب۔

جناب نثار احمد: شکریه جناب سپیکر صاحب، د دې سره زما Related question دا دے چې زما د ضلع مهمند څنگه چې زما بل ملگری د دغې علاقې خبره اوکړه، په ضلع مهمند کښې د آئس نشه دومره زیاته شوې ده چې هلته زنانه هم په آئس نشه باندې عادی شوې دی او دغه شان زما په لوئر مهمند کښې هم او دغه سره چې مونږ بار بار غوښتنه اوکړه خو هلته انتظامیه په هغې کښې مونږ سره هیڅ کوآپریشن نه کوی چې دغه لعنت، دغه نشه ختمه شی، بلکه داسې خلق شته دے چې هغوی څه حکومتی اتهارټی نه لری خو هغوی ته شنه بورډونه لگیدلی دی، پروټوکول ورته ملاؤ دے او دغسې خلق چې دی، په هغې کښې Involve دی۔ زمونږه ریکویسټ هم دا دے چې د آئس دغه لعنتی نشې نه مونږه خلاص کړی او هغه خلق چې په دې کښې ملاؤ دی، که هغه حکومتی خلق دی، که هغه عام خلق دی، هغوی له سخته سزا ورکړې شی او د هغوی مخه اونیولې شی او دغه زمونږه زنانه هم د دې عذاب نه خلاصې شی او دغه شان ماشومان هم د دې طرفته روان دی، ډیره مننه۔

جناب مسند نشین: جی وقار صاحب۔

جناب وقار احمد خان: شکریه۔ جناب سپیکر صاحب، دلته په دې جواب کښې دوئ وئیلی دی چې پهاټک سره اډې نشته دے خو چې نشئی افراد په کوم ځائې کښې ناست وی نو ظاهره خبره ده، هلته کښې به د نشې اډې خامخا وی او دا پهاټک لا څه کوی، په حیات آباد کښې مونږ اوسیږو نو په هره گلئ کښې اوس د نشې اډې جوړې شوی دی۔ جناب سپیکر صاحب، ما په دې باندې یو کال اټینشن هم جمع کړے وو او منسټر صاحب ته ستاسو په توسط سره زما دا درخواست دے

چې مهربانی اوکړئ او د دغې نشئ افرادو خلاف کارروائی اوکړئ، هلته کښې ټوله علاقه د هغوئ د وجې نه په ګند کښې مبتلا دی۔

جناب مسند نشین: جی ثناءاللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریه جناب سپیکر صاحب، څنګه چې دې ملګرو اووئیل، حقیقت دا دے چې د نشیانو تعداد ورځ په ورځ زیاتیږی، په دېکښې څه دویمه خبره نشته، مونږه چې د ایم پی اے هاسټل نه رااوځو، د دې پل لاندې په دې مازیګر کښې ته به واټې چې میله لګیدلې ده، دومره ډیر خلق ناست وی او نشې کوی او خلق ئے تماشې ته ولاړ وی، نو زمونږه دا درخواست دے، مونږ دا نه وایو چې هغه حکومت، که دیر ته مونږه اوګورو، د دیر یو پاکه خاوره وه، آئس هلته اوس دومره زیات شو، زمونږ درخواست دا دے، منسټر صاحب ته دا ریکویسټ کوؤ چې منسټر صاحب، تاسو د دې ټولې صوبې د پولیس افسران چونکه پولیس په دیکښې ډیر زیات کردار ادا کولے شی، یو میټنګ دې رااوغواړی چې د هغې نه پورا ډیټا واغستلې شی چې دا آئس د کوم طرف نه راروان دی، کارخانه نشته نو بیا د نشې دا آئس دا چرس او دا څیزونه د کوم ځائې نه راځی؟ لهذا تاسو خو د نشو څیزونه نیسئ، په دیکښې څه شک نشته، پولیس د سګریټو نشه کوونکی خو نیسی خو کوم چې اصلی خلق دی، کوم چې لوئې خلق دی، کوم چې زوراور خلق دی، هغوی باندې دوئ لاس نه اچوی، زمونږ دا درخواست دے چې دغه خلقو سره سختی اوکړې شی او مهربانی دې اوکړې شی چې دا نوے نسل د نشو نه بچ شی۔ مهربانی۔

جناب مسند نشین: جی منسٹر صاحب۔

مشیر برائے آبکاری و محاصل: جناب سپیکر، پہلے تو آپ کو مبارک ہو کہ آپ بڑے اچھے طریقے سے ہاؤس چلا رہے ہیں،، میرے آنریبل ممبر نے جو مختلف سوالات کئے، سب کا ایک ہی جواب ہے کہ جب سے میں یہاں پر منسٹر بنا ہوں، Excise portfolio مجھے ملا ہے، اب تک ہمارے آنریبل ایم پی ایز میں سے کسی نے بھی مجھے اس چیز کی نشاندہی نہیں کی کہ ہمارے علاقے میں یہ کچھ ہو رہا ہے، یہ ہے کہ بلاشبہ بالکل ہر جگہ پر یہ ایشو ہے، ہم Address بھی کر رہے ہیں، چونکہ 2019ء کے بعد یہ فیڈرل سے صوبے کے حوالہ ہوا تھا، اس کے بعد جو کارروائیاں ہوئی ہیں وہ بھی ہم نے اپنے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ کتنی کارروائیاں

ہوئی ہیں لیکن یہ ہے کہ جہاں جہاں پر خاص کر بلاول صاحب، جن کا یہ اوریجنل کوئسچن ہے، یہ ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں، ہمیں نشاندہی کریں، ہم اس پر ایکشن لیں گے۔ جس طرح ان کی خواہش ہے، ہم سب کی یہ خواہش ہے کہ ہمارا صوبہ منشیات سے پاک ہو، ہماری پوری کوشش ہے لیکن یہ ہے، میں اس میں تمام ممبران سے ریکویسٹ کروں گا کہ آپ مختلف اوقات میں ہمارے پاس آکر بیٹھ سکتے ہیں، اس پر ان شاء اللہ کام ہو گا۔

جناب مسند نشین: جی بلاول صاحب۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر صاحب، بالکل میں منسٹر صاحب کا شکر گزار ہوں، منسٹر صاحب نے ایک جائز بات کی ہے، ایک تجویز دی ہے، ان کے ساتھ بیٹھک کریں گے، ہم ان کا ایک دفعہ پھر شکریہ ادا کرتے ہیں، تھینک یو۔

جناب مسند نشین: کوئسچن نمبر 13411، جناب وقار احمد صاحب۔

* 13411 _ جناب وقار احمد خان: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سوات میں یونین کونسل کوز آباخیل اور یونین کونسل شموزئی کے بارڈر پر زمرد کی ایک کان موجود ہے؛

(ب) مذکورہ کان سے اب تک کتنی مقدار میں معدنیات نکالی گئی ہیں اور اس کان میں اب کھدائی جاری ہے یا نہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ کان سے اب تک حکومت کو کتنا فائدہ ملا ہے، نیز یہ کان کتنے عرصے کیلئے کس کو اور کتنی مالیت کی Lease پر دی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عارف (معاون خصوصی برائے معدنیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) اب تک اس کان سے 5315 کیرٹ معدنیات نکالی گئی ہیں اور اب اس کان میں کھدائی بند ہے۔

(ج) اس علاقے میں 1990ء میں زمرد دریافت ہوئی اور جلد ہی کھلی نیلامی کے لئے بذریعہ اخبار مشتہر کی گئی، یہ نیلامی یکم مارچ 1990ء کو ڈائریکٹوریٹ آف انڈسٹریز کامرس اور معدنیات پشاور میں منعقد ہوئی، جس کے نتیجے میں زرعوم خیل پرائیویٹ لمیٹڈ نے سب سے زیادہ بولی مبلغ چار کروڑ 11 لاکھ 50 ہزار کی پیشکش کی اور اس طرح تین سال کے لئے 6 جون 1990ء کو Lease حاصل کی اور بعد میں 17

دسمبر 1997ء کو یہ Lease سرکاری واجبات کی عدم ادائیگی اور علاقے کے لوگوں کے ساتھ Surface rent کے تنازعے کے باعث یہ Lease ختم کر دی گئی تھی۔ اس کے بعد اس ایریا کو متعدد بار مشتہر کیا گیا لیکن کسی بھی پارٹی نے اس میں دلچسپی کا اظہار نہیں کیا۔ 2002ء کے اشتہار کے بعد حاجی رسول نے تین کروڑ ایک لاکھ کی بولی دی اور 16 مئی 2002ء کو الاٹمنٹ لیٹر جاری کیا گیا۔ اس کے بعد 12 مئی 2002ء کو Lease holder نے یہ ایریا گورنمنٹ کو زمرد کی عدم موجودگی کی وجہ سے واپس کر دیا، 18 اگست 2003ء کو اس ضمن میں ایک لیٹر جاری کیا، اس کے بعد اس علاقے کو متعدد بار مشتہر کیا اور انجینئر حکمت اللہ نے 17 فروری 2007ء کو مبلغ 95 لاکھ کی بولی کے عوض Lease پر حاصل کیا۔ 12 اپریل 2007ء کو Lease allotment جاری کی گئی لیکن مذکورہ Lease holder کی درخواست پر 5 مئی 2011ء کو یہ Lease منسوخ کر دی گئی۔ بعد میں متعدد بار اس علاقے کو مشتہر کیا گیا، جناب بخت روان نے ایک کروڑ دو لاکھ کی بولی کے عوض اس ایریا کو Lease پر حاصل کیا اور اس ضمن میں Lease allotment مورخہ 11 جولائی 2012ء کو جاری ہوا، بعد میں Lease holder کی درخواست پر 9 جولائی 2013ء کو یہ Lease منسوخ کر دی گئی، مذکورہ ایریا کو دوبارہ بتاریخ 15 جون 2002ء کو روزنامہ مشرق میں شائع کیا گیا، بعد میں 30 جون 2021ء کو 15 کروڑ 11 لاکھ دو ہزار کے عوض دس سال کے لئے اس کی کامیابی سے نیلامی کی گئی، جس کا Offer letter 16 اگست 2021ء کو جاری کیا گیا ہے۔

(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

<u>جناب وقار احمد خان</u>: شکریه جناب سپیکر صاحب، زما خیال دے که تاسو د سوال او جواب تهتل اوګورئ نو څه عجیبه غوندې ترتیب ئے ورکړے دے۔ په 1990ء کښې نیلامی شوې ده بیا واپس شوې ده، داسې څلور پینځه پیرې هغه تفصیلاتو کښې نه ځم خو زما یو Simple request دے، زمونږ چیئرمین چې دے هغه هم د زمونږ د سوات دے او په دې سوال کښې ماته ډیر Lapses ښکاری او ډیرې ګهپلې راته پکښې ښکاری، نو که تاسو مهربانی اوکړئ او د دې سره ما یو بل سوال Same د زمرودو د مینګورې د کان د پاره هم جمع کړے وو، په هغې کښې هم دغه Lease ختم شوے دے، تر اوسه پورې هغه ټهیکیدار لګیا دے خپل کار کوی، دا تاسو کمیټۍ ته Refer کړئ او په دې باندې Thoroughly ډیټیل بحث اوشی۔

جناب مسند نشین: جی، منسٹر صاحب۔

ملک بادشاہ صالح: جناب سپیکر صاحب، زما ضمنی سوال دے۔

جناب مسند نشین: بادشاہ صالح صاحب کا مائیک On کریں۔

ملک بادشاہ صالح: شکریہ سر۔

جناب مسند نشین: جی بادشاہ صالح صاحب!

ملک بادشاہ صالح: جناب سپیکر صاحب، ډیرہ مہربانی۔ زہ یو عرض کوم، زمونږہ دا غونډہ علاقہ چې دہ، هغې تہ سنټرل ایکسچینج وائی، هغہ محکمې پہ Lease ورکړې دہ، بیا ډاکټر امجد صاحب چې کلہ وزیر وو نو دہ مونږہ سرہ ډیر کوآپریشن اوکړو، دا ځائې مخکښې ډیر زیات وو، اوس هم هغہ تقریباً 2400 کلو میټر ایریا چې هغې تہ سنټرل ایکسچیینج وائی، مونږہ ئے نہ پیژنو، د ډیر وخت نہ دا Lease شوے دے، نو زہ آنریبل منسټر صاحب تہ درخواست کوم چې اول پہ دې ځان پوهہ کړی چې دا څہ شے دے او پہ دیکښې څوک دی، د کوم ځائې نہ راغلی دی؟ آیا پہ دیکښې مونږ رکاوټ خو نہ جوړیږو اوپہ دې بہ دوئ کلہ شروع کوی؟ دوئ خو زمونږ کورونہ پہ Lease ورکړی دی، زمونږ زمکہ چې 2400 کلو میټر ایریا دہ، دا ټولہ Lease شوې دہ، هلتہ چې څوک څہ معمولی غونډې کار هم کوی نو هغوی بہ ځی او اسلام آباد نہ بہ این او سی اخلی، هغوی لہ بہ پیسې ورکوی، زہ آنریبل منسټر صاحب تہ دا درخواست کوم چې پہ دیکښې دا څوک دی او دا څہ شے دے؟

جناب مسند نشین: جی، منسټر صاحب۔

معاون خصوصی برائے معدنیات: شکریہ جناب سپیکر صاحب، وقار خان چې کوم کوئسچن کړے دے، د هغې خو ډیر ډیټیل سرہ جواب موجود دے، اوس کوم ځائې کښې چې د دوئ داسې شبهات وی یا دوئ تہ هلتہ کښې څہ Ambiguity ښکاری نو ماتہ دې دوئ اووائی، زہ بہ هغہ Clear کړم ځکہ چې دیکښې خو زما خیال دے، پہ کوم وخت کښې چې د دې Auction شوے دے، د هغې څومرہ پیسې وې او بیا هغہ پہ څہ وجہ ختم شوے دے؟ دا ټول ډیټیل هغې کښې موجود دے۔ اوس کہ داسې څہ کوئسچن وی چې هغوی تہ داسې لګی چې یرہ څہ

Ambiguity ورته ښکاری نو بالکل زه تیار یم، هغه به ورته Clear کړم۔ کومه خبره چې زمونږه هغه بل ورور بادشاه صالح صاحب اوکړه، سنټرل ایکسچینج هغوی پخپله هم د هغې ډیټیل اووئیلو چې هغې سره یو ډیره لویه ایریا وه، هغوی په Large scale باندې Mining کوی، هغوی اوس چې کوم دے Withdraw کړې ده، اوس هم څه لږ ډیر داسې ده چې لږ ډیر نور هم داسې Lease شته چې هغه هغوی Withdraw کولو ته تیار دی او Withdraw کوی یئ، که بیا هم څه خبره وی، بادشاه صالح صاحب دې آفس ته راشی، ډیټیل به هلته درته درکړو۔ وقار خان وائی چې ماته Clear اووایئ، نو زما ده ته ریکویسټ دے چې په کوم ځائې کښې ده ته Ambiguity ښکاری نو هغه به ورته زه Clear کړم۔

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر!

جناب مسند نشین: جی وقار خان۔

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر صاحب، دا جز (ج) که تاسو اوګورئ، *اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ کان سے اب تک حکومت کو کتنا فائدہ ہوا ہے؟* نو په دیکښې دوئ اول نیلامی کړې ده، په چھ جون 1990ء باندې، هغه ٹھیکیدار په 17 دسمبر 1990ء باندې د عدم ادائیګی په وجه باندې Lease ختم کړے شوے دے، د دې ډیټیل نشته چې یره حکومت ته څه راغلی دی؟ دا په چار کړور 11 لاکھ 50 هزار روپۍ باندې Lease دے، د 1990ء نه تر 2002ء پورې بیکاره پروت وو، کار پکښې نه دے شوے، چا په Lease نه دے اغستے۔ جناب سپیکر صاحب، دویمه نیلامی په 16 مئی 2002ء باندې حاجی رسول خان صاحب کړې ده، Sorry بله په 2002ء باندې په تین کروړ 10 لاکھ باندې شوې ده، هغه په 12 مئی 2003ء باندې بیا د عدم ادائیګی په وجه باندې Lease منسوخ کړے شوے دے، حکومت ته څه فائده راغلې ده او څه نقصان شوے دے؟ وضاحت پکښې نشته۔ د دې نه بله دریمه نیلامی انجینئر حکمت الله صاحب کړې ده، په 17 اپریل 2007ء، هغه په 95 کروړ شوې ده، اول په چار کروړ کیږی بیا په 95 لاکھ باندې کیږی، د دې نه حکومت ته څه فائده راغلې ده، څه دغه شوے دے؟ دغه ډیټیل پکښې نه دے Mention شوے۔ جناب سپیکر صاحب، څلورمه نیلامی په 11

جولائی 2012ء باندې د بخت روان په مبلغ یو کروړ او دوه لاکهه روپۍ باندې شوې ده، هغه بیا واپس کړې شوې ده، نو آیا د دې نه حکومت ته څه فائده راغلې ده؟ دغه ډیټیل په دیکښې نشته۔ زما منسټر صاحب ته دا درخواست دے چې دا څلور پیرې دا نیلامی شوې ده، اوس په پینځمه پیره په 10 کروړ باندې د لسو کالو پورې شوې ده، نو چې دا څلور پیرې چې دا نیلامی شوې ده نو په دیکښې حکومت ته څه فائده راغلې ده؟ آیا کوم کنټریکټران چې دی، د هغوی نه څه کال ډیپازټ ضبط کړے شوے دے، حکومت ته څومره پیسې راغلی دی، څه نه دی راغلی؟ دغه شان زما Similar question دے خو په Floor of the House لا نه دے راغلے۔ جناب سپیکر صاحب، د مینګورې د زمرودو د کان هغه کنټریکټ ختم شوے دے او هغه کنټریکټر اوس هم لګیا دے۔۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: منسټر صاحب، وقار خان ته ډیټیل ورکړئ۔

<u>معاون خصوصی برائے معدنیات</u>: بالکل، جناب سپیکر صاحب، زه بالکل دوئ ته چې څومره ډیټیل پکار وی خو ګوره دا دوئ چې کومه Value لیکلې ده، هم هغه د حکومت Value ده، د هغې طریقه کار دا دے، په کومه طریقه باندې چې هغوی په وړومبئ ورځ جمع کوی او دا بل کوئسچن چې وقار خان کوی۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: ډیټیل به ورکړی۔

<u>جناب وقار احمد خان</u>: منسټر صاحب له په دیکښې څه دغه که په دیکښې څه ګهپلې نه وی نو هغه خبره به ختمه شی او که ګهپلې وی نو د منسټر صاحب مخې ته به راشی کنه، دا خو د حکومت د فائدې خبره ده، دا د نقصان خبره خو نه ده، زه خو د دې حکومت د فائدې خبره کوم، د دې صوبې د فائدې خبره کوم، د نقصان خبره خو نه کوم۔

<u>معان خصوصی برائے معدنیات</u>: جناب سپیکر صاحب، زه بې جا ډیپارټمنټ نه Defend کوم، زه دا نه وایم چې دیکښې داسې څه خبره ده، زه په هغې یریږم، زما ډیپارټمنټ په هغې Clear نه دے، هغه خو ما دوئ ته اوویل چې کوم کوم Auction شوے دے هم هغه پیسې حکومت ته راغلی دی، اوس تاسو وایئ چې دومره وخت دا څنګه هم داسې پروت وو، د هغې تاسو اوګورئ چې کوم کس

Withdraw شوے دے او تلے دے، دا ټول ئے په ډیټیل سره وئیلی دی چې په ډیکبنې څه نشته دے-----

جناب مسند نشین: منسټر صاحب، ډیټیل ورکړئ، که بیا ضرورت شو نو بیا به کمیټئ ته لاړ شی۔

معاون خصوصی برائے معدنیات: بالکل چې څومره ډیټیل دوئ ته پکار وی، را دې شی، زه به ورله ورکړم۔

جناب مسند نشین: ټهیک شوه۔ کوئسچن نمبر 13320،جناب میر کلام صاحب۔

* 13320 _ جناب میر کلام خان: کیاوزیرآبکاری ومحاصل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع شمالی وزیرستان میں محکمہ ہذا میں سال 2015ء سے 2017ء تک مختلف آسامیوں پر تعیناتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ میں کل کتنے افراد کس قانون اور کن کے احکامات سے بھرتی ہوئے ہیں،ان تمام بھرتی شدہ افراد کی درخواستوں،شناختی کارڈ،ڈومیسائل، تعلیمی اسناد، بھرتی آرڈر، موجودہ پوسٹنگ آرڈر اور اخباری اشتہارات کے نقول بمعہ ان کے کیڈر،بنیادی سکیل اور سلیکشن کمیٹی کے ممبران کے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب خلیق الرحمان (مشیر برائے آبکاری و محاصل): (الف) ضلع شمالی وزیرستان میں محکمہ ہذا نے سال 2015ء سے 2017ء تک کسی قسم کی بھرتی عمل میں نہیں لائی ہے، لہذا دیگر تمام مطلوبہ تفصیلات نفی تصور کی جائیں۔

جناب میر کلام خان: تهینک یو، جناب سپیکر۔ زما کوئسچن خو بالکل په منفی کبنې راغلے دے، چې د هغې نه مطمئن نه شم نو نور به څه اووایم، مهربانی، مننه، زما جواب دا دے، دوئ وائی چې مونږ هیڅ هم نه دی کړی۔

جناب مسند نشین: کوئسچن نمبر 13409،جناب احمد کنڈی۔

* 13409 _ جناب احمد کنڈی: کیاوزیرآبکاری ومحاصل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے مختلف اضلاع کو ٹوبیکو سیس کی مد میں فنڈ ملتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبے کے جن جن اضلاع کو ٹوبیکو سیس کی مد میں جتنی رقم ملی ہے، ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) ٹوبیکو سیس کی مد میں ملنے والی رقم کہاں کہاں اور کتنی کتنی خرچ کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) خیبر پختونخوا میں تمباکو کی پیداوار کتنی ہے، نیز صوبائی اور وفاقی حکومت تمباکو کی مد میں سالانہ کتنے محصولات وصول کرتی ہے، تمام صوبائی اور وفاقی محصولات کے نام اور گزشتہ پانچ سالوں میں ان محصولات کی مد میں جمع ہونے والی رقم کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب خلیق الرحمان (مشیر برائے آبکاری و محاصل): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ صوبے کے مختلف اضلاع کو ٹوبیکو سیس کی مد میں فنڈ ملتا ہے۔

(ب) (i) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبے کے جن جن اضلاع کو ٹوبیکو سیس کی مد میں جتنی رقم ملی ہے، اس کی تفصیل محکمہ خزانہ خیبر پختونخوا سے حاصل کی جائے۔

(ii) ٹوبیکو سیس کی مد میں ملنے والی رقم اور خرچ کی تفصیل متعلقہ ضلع کے ڈپٹی کمشنر سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

(iii) خیبر پختونخوا اور وفاقی حکومت کی تمباکو پیداوار کی تفصیل پاکستان ٹوبیکو بورڈ طے کرتا ہے، جہاں سے تفصیل حاصل کی جاسکتی ہے، البتہ صوبائی محکمہ آبکاری و محاصل کی ٹوبیکو سیس کی مد میں محصولات گزشتہ پانچ سال کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	مالی سال	محصولات
1	2015-16	333.000ملین
2	2016-17	263.000ملین
3	2017-18	398.000ملین
4	2018-19	434.000ملین
5	2019-20	369.000ملین

جناب احمد کنڈی: سر، اس سوال میں Basically details تو Excise کے حوالے سے مل گئی ہیں، کافی تسلی بخش ہیں، میری اس میں صرف گزارش یہ ہے کہ ٹوبیکو جو کہ خیبر پختونخوا کا بڑا Important issue ہے، پہلے بھی کئی دفعہ میں گزارشات کر چکا ہوں، میری اس میں گزارش یہ ہے کہ جب ٹوبیکو سے

سگریٹ بنتے ہیں تو سگریٹ میں فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی اور سیلز ٹیکس فیڈرل کو Collect ہوتے ہیں، More than 120 Billion جو انہوں نے جواب دیا ہے، جس میں پاکستان ٹوبیکو بورڈ Involve ہے۔ منسٹر صاحب سے میری گزارش ہے، اگر ہم اس کو آئی پی سی میں بھیجیں، کیونکہ پاکستان ٹوبیکو کا جو بورڈ ہے، وہ سی سی آئی کا Mandate ہے، سی سی آئی کا Mandate آئی پی سی کے نیچے ہے، ہم اس کے لئے کوئی اچھی Proposal بنا سکیں گے، جس میں صوبے کے لئے بہتری ہوگی، یہ ٹوبیکو بڑا Important ہے، میری گزارش اس میں صرف یہی ہے۔

<u>حافظ عصام الدین</u>: جناب سپیکر صاحب، میرا بھی ایک ضمنی کوئسچن ہے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: اسی کوئسچن میں؟

<u>حافظ عصام الدین</u>: جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب سے میرا ایک سپلیمنٹری کوئسچن ہے کہ ایکسائز اور ٹیکسیشن میں جو کچھ کلاس فور آئی ہیں، اس سے پہلے بھی مختلف ملازمتوں کے کوٹہ بھرتی جو کہ ہر علاقے سے اس میں جو بے ضابطگیاں ہوئی ہیں، وہ سامنے آئی ہیں، اس میں بھی عرض ہے کہ ہر ڈسٹرکٹ میں اسی ڈسٹرکٹ کے لوگ لئے جائیں۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: حافظ صاحب، یہ کوئسچن اس سے Irrelevant ہے۔

<u>حافظ عصام الدین</u>: سر، یہ پچھلے کوئسچن سے متعلق تھا۔

<u>جناب مسند نشین</u>: یہ کوئسچن اس کے ساتھ نہیں ہے۔ جی منسٹر صاحب۔

<u>مشیر برائے آبکاری و محاصل</u>: جناب سپیکر صاحب، یہ احمد کنڈی صاحب نے جو کوئسچن کیا ہے، Basically یہ فنانس کا کوئسچن ہے لیکن ان کا جو کوئسچن ہے وہ بڑا Valid ہے۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: منسٹر صاحب کا مائیک On کر لیں۔

<u>مشیر برائے آبکاری و محاصل</u>: مجھے کم از کم اس پر اعتراض نہیں ہے، اگر یہ اس کو آئی پی سی میں بھیجنا چاہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جناب عبدالکریم صاحب۔

<u>جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت)</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، د تمباکو په باره کښې خو ما شاءالله چونکه پاکستان ټوبیکو کمپنی انډسټریل ایریا د سپیکر صاحب په حلقه کښې ده او کور سره ئې نزدې هم ده، څنګه چې کنډی

صاحب اووئیل، بالکل ٹھیک خبره ئے کړې ده، زمونږ دا دریم کال دے چې دا خبره هر کال Take up کوؤ او اوس چونکه ټوبیکو منسټری فوډ سیکیورټی ته حواله شوې ده، په دیکښې د نیشنل اسمبلئ سپیکر جناب اسد قیصر صاحب په نګرانئ کښې کمیټی جوړه ده، هغوی ئے Head کوی فخر امام صاحب ، هغې کښې زمونږه دغه سټینډ دے چې یو خو ټوبیکو چې دے دا فصل دے، دا Crop دے، دا د Crop حیثیت له چې راشی نو دا به ایګریکلچر ډیپارټمنټ ته راشی۔ دویم دا ده چې د پاکستان ټوبیکو بورډ چې دے، د دې فنکشن نه مونږ مطمئن نه یو، هغه د زمیندار په ځائې کارخانه دار Protect کوی، زما خیال دے چې نن پکښې قرارداد هم شته دے، مونږه ستاسو د Chair نه دا توقع ساتو چې تاسو به دا Ruling ورکړئ چې ټوبیکو بورډ بجائے د دې چې هغه د کارخانه دار تحفظ اوکړی، هغه یو Regulatory body ده، هغه به ټوبیکو Regulate کوی او چې کوم Growers دی، دا دوئ Facilitate کړی۔ Thank you.

<u>Mr. Chairman:</u> The motion before the House is that the Question No. 13409 may be referred to the Finance Committee? This is financial matter.

<u>جناب احمد کنڈی:</u> سر، یہ پاکستان ٹوبیکو بورڈ کے ساتھ Related ہے، میری گزارش تو یہ ہے کہ جو میری سمجھ ہے۔۔۔۔۔

<u>Mr. Chairman:</u> The motion before the House is that the Question No.13409 may be referred to the IPC Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Chairman:</u> The ‘Ayes’ have it. The Question No.13409 is referred to the IPC.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

13413 _ <u>جناب فیصل زیب:</u> کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ معدنیات ضلع شانگلہ میں 2018ء اور 2019ء میں درجہ چہارم / ڈرائیورز یا دیگر درجوں کے ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بھرتی شدہ ملازمین اخباری تشہیر کے عین مطابق میرٹ پر بھرتی کئے گئے ہیں؛

(ج) اگر (الف)اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو 2018ء اور 2019ء میں کل کتنے درجہ چہارم، ڈرائیورز یا دیگر درجوں میں ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں، تمام بھرتی شدہ افراد کے نام، شناختی کارڈز تعلیمی و دیگر درکار اسناد، بھرتی آرڈرز، اخباری تشہیر جمع کردہ، کل اسناد، تحریری ٹیسٹ اور سلیکشن کمیٹی کے ممبران کی تفصیل فراہم کریں، حال و مستقبل یعنی 21-2020ء میں مزید کتنے افراد کس بنیادی سکیل و کیڈرز میں کب بھرتی کئے جائیں گے ؟

<u>جناب محمد عارف (معاون خصوصی برائے معدنیات):</u> (الف) جی نہیں۔

(ب) محکمہ معدنیات ضلع شانگلہ میں 2018ء اور 2019ء میں درجہ چہارم / ڈرائیورز یا دیگر درجوں کے ملازمین بھرتی نہیں کئے گئے ہیں۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ محکمہ معدنیات ضلع شانگلہ میں 2018ء اور 2019ء میں درجہ چہارم / ڈرائیورز یا دیگر درجوں کے ملازمین بھرتی نہیں کئے گئے ہیں، تاہم اسسٹنٹ ڈائریکٹر منرل شانگلہ کے دفتر میں درجہ چہارم کی کل 07 عدد خالی آسامیوں پر مورخہ 02 دسمبر 2020ء کو ڈیپارٹمنٹل سلیکشن کمیٹی کے ذریعے تعیناتی کا عمل قواعد، قوانین اور میرٹ کے مطابق مکمل ہو چکا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1	منرل گارڈ (BPS-03)	چار عدد
2	نائب قاصد (BPS-3)	دو عدد
3	چوکیدار (BPS-03)	ایک عدد

اراکین کی رخصت

<u>جناب مسند نشین:</u> معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: تیمور سلیم جھگڑا آج کے لئے، محترمہ شگفتہ ملک آج کے لئے، محترمہ حمیرا خاتون آج کے لئے، محترمہ سمیرا شمس آج کے لئے، محترمہ بصیرت خان، ایم پی اے آج کے لئے، جناب محمود خان بٹنی آج کے لئے، جناب محمد ظہور آج کے لئے، جناب سردار حسین بابک آج کے لئے، جناب عاطف خان، ایم پی اے آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The leave is granted.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Chairman: Item No. 7. 'Call Attention Notices': Mr. Waqar Ahmad, MPA, to please move his call attention notice No. 2012, in the House.

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ حکومت نے ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے اساتذہ کے لئے جو E-transfer policy شروع کی ہے، ہو سکتا ہے کہ شہری علاقوں میں اس کے کچھ مثبت اثرات ہوں لیکن ہمارے صوبے کے بہت سارے علاقے جیسا کہ Hard and hardest areas پر مشتمل ہیں، ان میں یہ پالیسی قطعی طور پر ناکام ہے، اس پالیسی میں بظاہر جو خامیاں موجود ہیں، ان میں پہلی بات یہ ہے۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب وقار احمد خان: ان میں پہلی بات یہ ہے کہ ٹرانسفر پلان میں متعلقہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کا کوئی کردار نہیں ہے۔ دوسرا یہ کہ ٹرانسفر پلان میں متبادل انتظام کی فراہمی کا کوئی بھی خیال نہیں رکھا گیا ہے، مثال کے طور پر میرے حلقہ نیابت تحصیل کبل میں یونین کونسل ٹال میں جی ایچ ایس مانڑئ ایک سکول ہے جس میں کل 650 طلباء سبق پڑھتے ہیں، اس سکول میں پہلے سے اساتذہ کی کمی تھی اور E-transfer policy کے تحت اس سے تین اساتذہ مزید ٹرانسفر ہوئے، مجموعی طور پر نو (09) اساتذہ کی کمی پیدا ہوئی جو کہ ان بچوں کے لئے ایک سنگین مسئلہ ہے۔ ایک آفت Covid-19 کا ہے، دوسری آفت ہماری ناقص پالیسیوں پر عملدرآمد ہے جو کہ یقینی طور پر ہماری آنے والی نسل کی بہتر تعلیم و تربیت میں حائل ایک بڑی رکاوٹ ہے، جب تک اس پالیسی میں زمینی حقائق کا خیال نہیں رکھا جائے گا اس وقت تک اس پالیسی کے مثبت اثرات حاصل نہیں ہو سکیں گے۔

جناب سپیکر صاحب، دا E-transfer policy به بنه پالیسی وی خو زما ستاسو په توسط منسټر صاحب ته دا خواست دے چې کم از کم Hard areas چې دی یا هلته کښې کوم EDO ناست دے، ما د متعلقه EDO سره رابطه اوکړه نو هغه اووئیل چې په دیکښې زما څه Role نشته، دا د هغه ځائې نه ډائریکټ کیږی، نو زمونږه دغه کوم سکول چې دے دا ما د یو سکول مثال ورکړے دے چې

په هغې کښې 650 سټوډنټان سبق وائی، جناب سپیکر، په هغه سکول کښې د شپږو استاذانو کمے وو او درې ترینه په دغه بدل شو، ما متعلقه EDO سره رابطه اوکړه نو هغه اووئیل چې زما په دیکښې څه Role نشته، نو زما منسټر صاحب ته دا خواست دے چې کم از کم په دیکښې هغه متعلقه پرنسپل یا د هغه سکول نه چې کوم استاد کله ټرانسفر کیږی نو چې د هغې هغه پورا ریکارډ ځان ته رااوغواړی چې د هغې په Base باندې کیږی نو کم از کم هغه ماشومان خو به نه Suffer کیږی کنه۔ جناب سپیکر صاحب، اوس 650 ماشومان دی او نهه ټیچران هغې کښې کم دی نو هغه استاذان به څه چل کوی؟ پکار ده چې هغه ټرانسفر کیږی، د هغې نه مخکښې هغوی له متبادل نور ټیچران ورکړے شی۔ زما به جناب منسټر صاحب ته دا ریکویسټ وی چې مهربانی اوکړی او په دې پالیسئ دې د Hard areas د پاره نظرثانی اوکړی۔

<u>جناب مسند نشین:</u> جی منسټر صاحب۔

<u>جناب شہرام خان (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم):</u> جناب سپیکر، شکریه۔ وقار خان خبره اوکړه، یو خو د E-transfer پالیسئ د جوړیدو مقصد او چې دا پته وی، باقی پاتې د دوئ چې کومه خبره ده، هغه به زه دوئ سره کښینم ان شاءالله او د دوئ چې څه ایشو ده، Particular هغه به مونږه اوګورو، Obviously ټوله صوبه ده، هغې کښې May be د دوئ په حلقه کښې چې کوم ایشو ده، که دا Genuine وی او د هغې څه Special consideration کیږی، مونږ به ئے ضرور کوؤ خو E-transfer policy مونږ ځکه راوستلې وه چې روزانه استاذان د ایم پی اے ګانو او د ایم این اے ګانو د دفترو چکرې، زنانه، فی میل عاجزانې استاذانې به په دفترو ګرځیدلې, میل استاذان به ګرځیدل لګیا وو، ټرانسفر کیږی، ټرانسفر نه کیږی، کله ټرانسفر په سفارش اوشی، کله څه بل څه طریقه کار اختیار کړی، کله انصاف کیږی، کله نه کیږی، کله نه چې ما چارج واغستو، ما دوه درې میاشتې اوکتل نو زه هم دې نتیجې ته راغلم چې د دې کار نه د استاذانو ژوند په آرام کول پکار دی، نو چې هغوی په آرام کول پکار دی د هغې د پاره دوئ له داسې پالیسی پکار ده چې په کال کښې یو پیره، دوه پیرې ډیپارټمنټ پوستونه ایډورټائز کوی، استاذان میل، فی میل په کور کښې ناست هغې کښې د خپلې

خوښې Choice ګوری، Certain criteria ده، د هغې Criteria د لاندې هغوی Apply کوی او د هغې مطابق چې د چا حق وی، د هغوی آرډر کیږی، سفارش پکښې ختم شو، ګرځیدل ختم شو، زما سفارش پکښې As a Minister کار نه کوی او دا ډیره ښه خبره هم ده، کوم استاذ ټرانسفر غواړی، د هغه حق دے، پکار ده، که میل دے، که فی میل دے، چې هغه ته ملاؤ شی، بجائې د دې چې هغه سفارشونه کوی لګیا وی، الحمد لله په اول ځل یو داسې کار اوشو چې بالکل Transparent په میرټ او په ټائم باندې او بل دا ده چې د استاذانو په مینځ کښې ټرانسفر کوی، د هغې یو ځان له Repercussion وی، د استاذ په دویمه میاشت، په دریمه میاشت ټرانسفر کیږی، ماشوم هم Suffer کیږی جناب سپیکر،ایشوز پکښې راتلې شی، مونږ دا نه وایو چې په دیکښې به ایشوز نه وی، چونکه په اول ځل کښې به ایشوز دیکښې ضرور وی، که هغې کښې کوم ځائې کښې ایشو وی نو هغه مونږ برابروؤ هغه لګیا یو، مونږ باقاعده ګورو، هغې کښې چې نور شومره Improvement راځی، یو Certain چې کوم دے نو هغه د E-transfer پالیسئ د لاندې شو، نور چې کوم پاتې دی هغه هم راولو لګیا یو، E-transfer ته ئے راولو، کال کښې یو پیره یا دوه پیرې ټول ایجوکیشن ډیپارټمنټ کښې ټرانسفر کیږی، بجائې د دې چې هره ورځ ټرانسفر کیږی، ډیپارټمنټ هم Busy وی، استاذان هم عاجزانان په یو چکر کښې وی، د دې جهنجهټ نه ورله د خلاصئ د پاره کار کوؤ۔ باقی کوم ځائې کښې چې د ایم پی اے صاحب خبره ده، دوئ سره به ضرور کښینم، ټائم به ورله ورکړو، دوئ به مونږه رااوغواړو، د دوئ مسئلې به مونږ اوګورو، کوم ځائې کښې چې هغه ټهیک کول پکار دی، هغه به مونږه ټهیک کړو ان شا ءالله، Thank you۔

<u>*جناب مسند نشین:*</u> جی وقار خان۔

<u>*جناب وقار احمد خان:*</u> جناب سپیکر صاحب، د منسټر صاحب ډیره مهربانی، زما دا ریکویسټ دے چې کم از کم لکه د دوئ چې دا E-transfer policy ده، د دې زه خلاف نه یم، ښه خبره ده، Implementation چې اوشی خو زما دا ریکویسټ دے چې کوم Hard areas دی، پکار ده چې د هغه ځائې نه فرض کړه دوئ وائی چې په E-transfer پالیسئ باندې مونږه Transferring کوؤ نو څلور کسه، درې

کسه زما Already transfer شو، دا یو ازې زما یو قسمه دغه ئے کړے دے، د دې په رنړا کښې زما خواست دے چې زه به د هغوی سره کښېنم خو چې-----

<u>جناب مسند نشین:</u> بس تا سو ورسره کښېنئ۔

<u>جناب وقار احمد خان:</u> Hard areas چې دی، د دې دا مسئله لږه غوندې د دې نه مختلفه ده چې په دې باندې غور او شی۔

<u>Mr. Chairman:</u> Next, call attention notice No. 2090, Ms. Madiha Nisar, MPA, to please move her call attention notice No. 2090, in the House.

<u>محترمہ مدیحہ نثار:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں کال اٹینشن Move کرنے سے پہلے یہ بتاتی چلوں کہ میں نے یہ کال اٹینشن کوہاٹ یونیورسٹی آف میڈیکل سائنسز سے متعلق جمع کرایا تھا لیکن Answer جو مجھے آیا ہے وہ کوہاٹ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے بارے میں آیا ہے۔ میں اپنا کال اٹینشن Move کرتی ہوں، میں وزیر برائے محکمہ اعلیٰ تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ کوہاٹ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی سے منسلک گرلز ہاسٹل میں وارڈن، باورچی اور دیگر سٹاف مردانہ افراد پر مشتمل ہیں، دوسرا یہ کہ اس کا سٹاف بہت جلد تبدیل کر دیا جاتا ہے جو کہ طالبات کی سیکورٹی کے لئے اچھا نہیں ہے، یہ مستقبل میں کسی بھی ناخوشگوار واقعے کا سبب بن سکتا ہے، ان ہاسٹلز میں طالبات کو بنیادی سہولیات بھی میسر نہیں ہیں، پانی کی قلت، جنریٹر کا نہ ہونا اور ہاسٹل میں گنجائش سے زیادہ طالبات کی تعداد جیسے مسائل کا سامنا ہیں، لہٰذا ان تمام مسائل کا نوٹس لیکر ان کا تدارک کیا جائے۔

<u>Mr. Chairman:</u> Concerned Minister, Kamran Bangash, Shaukat Sahib.

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر برائے محنت وافرادی قوت):</u> سر، د مدیحه نثار سره زما خبره وختی شوې وه، سحر به منسټر صاحب را شی۔

<u>جناب مسند نشین:</u> Answer به تا سو کوئ؟ جی، میڈم عائشہ بانو کا مائیک On کریں۔

<u>محترمہ عائشہ بانو:</u> جی بہت شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ مدیحہ نثار صاحبہ کا جو بھی ایشو ہے، ہم لوگ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں Refer کر دیں گے، سٹینڈنگ کمیٹی میں ان شاء اللہ اس ایشو کو Solve کریں گے جو ان کے Concerns ہیں-----

جناب مسند نشین: جی میڈم۔

محترمہ عائشہ بانو: جی سپیکر صاحب، جو ان کے Concerns ہیں Already Department سے جواب آیا تھا لیکن وہ میرے خیال سے Mistyping ہوئی تھی ان کے Concerns پہ، ابھی دوبارہ سے انہوں نے پوچھا ہے، ہم لوگ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں Refer کر دیں گے، سٹینڈنگ کمیٹی میں اس کے اوپر ہم لوگ ڈسکشن کریں گے اور کوشش کریں گے کہ جو ان کے مسئلے ہیں، جو ان کی Queries ہیں وہ سٹینڈنگ کمیٹی میں Solve کر دیں۔

جناب مسند نشین: جی میڈم!

محترمہ مدیحہ نثار: اگر یہ سٹینڈنگ کمیٹی میں Refer ہو جائے تو یہ بہت اچھا ہو گا کیونکہ یہ جو کالج ہے، یہاں پر ان کے ہاسٹل میں میل سٹاف کی موجودگی ایسا ایشو ہے جس پر National Commission of Human Rights بھی اس کو، سپیکر صاحب! مجھے آپ کی توجہ چاہیئے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی جی۔

محترمہ مدیحہ نثار: یہ ایسا ایشو ہے کہ National Commission on Human Rights بھی اس پہ نوٹس لے چکا ہے اور اس کو دیکھ رہا ہے۔ تو میں یہ چاہوں گی کہ ہم اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں لے جائیں، وہاں اس پر ہم سیر حاصل بحث کر سکیں اور ان سٹوڈنٹس کا جو بھی ایشو ہے، وہ Solve ہو جائے۔ Thank you so much۔

Mr. Chairman: The motion before the House is that the call attention notice No. 2090 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried

Mr. Chairman: The ‘Ayes’ have it. Call attention No. 2090 is referred to the concerned Committee.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا سزائیں مجریہ 2021 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Chairman: Item No. 8. ‘Consideration of the Bill’: Continued, Clauses 1 to 18 have been already adopted. Amendment in Clause19 of the Bill: Ahmed Kundi, may please move his amendment in Clause 19 of the Bill.

Mr. Ahmad Kundi: Sir, I beg to move that in Clause 19, for the word "three", the word "five" may be substituted.

سر، Basically یہ کونسل بنانے جارہے ہیں جس کے لئے جو ممبرز لیں گے، یہ لوگ تین سالوں کے لئے کہہ رہے ہیں، میں کہتا ہوں کہ آپ لوگوں نے اتنا کام کیا ہے تو ان کو پانچ سال اگر ٹائم پریڈ دیا جائے تو کم از کم ان کو کچھ تھوڑا بہت Experience ہو چکا ہوگا، یہ بڑا Important Bill اور اچھا بل ہے۔

جناب مسند نشین: جی، منسٹر صاحب۔

وزیر برائے محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، بالکل صحیح کہہ رہے ہیں کہ تین سال کی بجائے اگر پانچ سال ہو جائے، چونکہ یہ سزا دینے والی کونسل ہوتی ہے، بالکل ٹھیک ہے، Experience بھی Gain کرلے گی اور پر Performance بھی ان کی آجائے گی۔

Mr. Chairman: The motion before the House is that amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Amendment stands part of the Bill. Now, the question before the House is that the amended Clause 19 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The amended Clause 19 stands part of the Bill. Clauses 20 to 22 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 20 to 22 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 20 to 22 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The amendment in Clauses 20 to 22 stand part of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in Clause 23 of the Bill.

Mr. Ahmad Kundi: Sir, I beg to move that in Clause 23, for the full stop occurring at the end, the phrase "and present its report in the Provincial Assembly." may be substituted.

سر، میں تو شوکت صاحب کا مشکور ہوں، جب بھی کوئی Constructive چیز لاتے ہیں، بلکہ ہاؤس میں کوئی بھی لاتا ہے تو یہ ہمیشہ ان سے Agree کرتے ہیں اور ہمیشہ ہر بل کے اوپر ایک Logic رکھتے ہیں، میری گزارش اس میں یہ ہے، دیکھیں، ابھی یہ ایک Trend چلنے لگا ہے، جیسے جیسے جمہوریت پاکستان میں مضبوط ہو رہی ہے تو این ایف سی کی جو رپورٹ ہے، وہ پراونشل اسمبلی میں پیش ہوتی ہے، نیشنل اسمبلی میں پیش ہوتی ہے، ہمارا KPPRA کی جو Documents ہیں، وہ نیشنل اسمبلی، Sorry، پراونشل اسمبلی میں Lay ہوتی ہیں، میری گزارش یہ ہے کہ ان رپورٹوں کو ڈھونڈنے میں ہم اپوزیشن والوں کو تھوڑی سی مشکلات ہوتی ہیں، ہاں اگر یہ پراونشل اسمبلی میں ٹیبل ہو تو بڑا اچھا بل ہے، ہمیں کم از کم ان لوگوں کی Performance judge کرنے میں آسانی ہوگی، جب یہ کونسل بنے گی، اگر یہ رپورٹ ہمیں ہر سال پراونشل اسمبلی کو دی جائے، شکریہ۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی منسٹر صاحب۔

<u>وزیر برائے محنت وافرادی قوت</u>: جناب سپیکر، بالکل یہ صحیح ہے، اس لئے میں بھی ان کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں کہ اس کے اندر ہر سال وہ سالانہ رپورٹ پیش کرے گا تو اور بھی بہتر ہے کہ اگر سالانہ رپورٹ بھی پیش کریں اور ساتھ اسمبلی میں بھی آئے تو میں ان کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں۔

<u>Mr. Chairman:</u> The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Chairman:</u> The 'Ayes' have it. Amendment stands part of the Bill. Now, the question before the House is that the amended Clause 23 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Chairman:</u> The 'Ayes' have it. The amended Clause 23 stands part of the Bill. Amendment in Clause 24 of the Bill: Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her amendment in Clause 24 of the Bill.

<u>Ms. Nighat Yasmeen Orakzai:</u> Thank you, Mr. Chairman. I beg to move that in Clause 24, after the word "rules", the words "within six months of the commencement of this Act" may be added.

سر، میں اس میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ ہمارا ماشاء اللہ اس اسمبلی نے تین سالوں میں باون (52) بلز پاس کئے ہیں اور باون (52) بلوں میں سے دس یا تیرہ جو بلز ہیں، ان کے Rules بن چکے ہیں۔ جناب سپیکر، میں نے بار بار یہ جو امنڈمنٹس ہیں، شوکت یوسفزئی صاحب! اگر آپ مجھے تھوڑا سا سن لیں تو مہربانی ہو گی، اچھا تیرہ بلز کے Rules بن چکے ہیں لیکن 29 بلز ابھی بھی کسی خفیہ خانے میں پڑے ہوئے ہیں جن کے Rules نہیں بنے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ایسا ہے کہ آپ ایک جہاز لے لیں، اس کو Runway پر کھڑا کر دیں، اس کو چلانے والا کوئی بھی نہ ہو تو وہ ویسے ہی وہ جہاز وہاں پر کھڑا رہتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں بلوں کے بارے میں یہ ضرور بات کروں گی کہ جو بل یہاں پر آتا ہے، اس کی اپنی افادیت ہوتی ہے، یہ بل پاس کرنے میں ہم اپنی امنڈمنٹس لاتے ہیں، اس لئے ہر بار جب میں امنڈمنٹ لاتی ہوں، میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دے دوں، وہ یہ کہ ڈیپارٹمنٹ اور منسٹر صاحب سوئے ہوتے ہیں، ایکٹ جب بن جاتا ہے تو بعد میں اس کے Rules بننے چاہیئں، مجھے سمجھ نہیں آتی کہ 29 بلز کے Rules ابھی تک کیوں نہیں بنے ہیں؟ دوسری بات سونے پر سہاگہ یہ ہے کہ ہماری جو جوڈیشل کمیٹی ہے، وہ عضو معطل کی طرح یہاں پر بالکل کام نہیں کر رہی کیونکہ اس کے بھی ابھی تک Rules نہیں بنے ہیں۔ جناب منسٹر صاحب، ذرا سا ٹھہر جائیں، میں اس کو ذرا اچھی طرح بیان کر لوں تو پھر آپ جواب دے دیں۔ جناب سپیکر صاحب، جیسا کہ Domestic Violence Bill میں میں نے جب امنڈمنٹ کی تو اس میں میں نے Twenty four slots عورتوں کے لئے نکالیں اور وہ کیا تھیں؟ ہر ڈسٹرکٹ میں اس کو وہ Chair کرے گی، ابھی تک اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوا۔ جناب سپیکر صاحب، اس کے علاوہ جو میں نے جوڈیشل کمیٹی کی بات کی، ابھی تک اس کے Rules نہیں بنے، میں چاہتی ہوں کہ میرے ساتھ منسٹر صاحب Agree کریں، پہلے بھی اسی پر Agree ہو چکے تھے، بس میں یہ اس لئے کرنا چاہتی ہوں تاکہ میڈیا کو بھی پتہ چلے کہ ہم کس بل پر اور کس امنڈمنٹ پر بات کر رہے ہیں۔

<u>Mr. Chairman:</u> Ji concerned Minister Sahib.

<u>وزیر برائے محنت و افرادی قوت:</u> جناب سپیکر، میں پہلے بھی اس سے اتفاق کر چکا ہوں اور دوبارہ بھی اتفاق کرتا ہوں، ہم تو چاہتے ہیں، انہوں نے Six months کہا تھا، میں نے تین مہینے کہا تھا، کل وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا ہے کہ ایک مہینے کے اندر ہو گا، میرے خیال سے میں Agree کرتا ہوں، کوئی ایشو نہیں ہے۔

Mr. Chairman: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The amendment stands part of the Bill. Now, the question before the House is that amended Clause 24 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The amended Clause 24 may stand part of the Bill. Schedule stands part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا سزائیں مجریہ 2021 کا پاس کیا جانا

Mr. Chairman: Item No. 9. The Minister for Parliamentary Affairs, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Sentencing Bill, 2021 may be passed.

Mr. Fazl e Shakoor Khan (Minister Law): I, on behalf of the Chief Minister, intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Sentencing Bill, 2021 may be passed.

Mr. Chairman: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Sentencing Bill, 2021 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

تحریک التواء نمبر 339 پر قاعدہ 73 کے تحت بحث

Mr. Chairman: Detailed discussion on 'Adjournment Motion' No - 339 under rule-73 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Ahmad Kundi MPA, to please start discussion on adjournment motion No. 339.

جناب احمد کنڈی: شکریہ جناب سپیکر، سب سے پہلے تو آپ کو اس سیٹ پر دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی اور ماحول جس طرح آپ نے آتے ہی تبدیل کیا، جو لوگ تھوڑے جذبات میں تھے، ان کو بھی آپ نے واپس اپنی سیٹوں پر بھیج دیا۔ (تالیاں) سر، اگر مجھے بتایا جائے کہ Treasury benches سے ہمیں

کون Respond کرے گاتاکہ پھر ہم اسی طریقے سے بات کریں، جناب سپیکر، کون Respond کرے گا؟ سب سے پہلے تو یہ بڑا اہم موضوع ہے، خاص کر ہماری مغربی سرحدوں کے اوپر جس طریقے سے امریکی انخلاء ہوا ہے، میرے خیال میں یہ اس صدی کا شاید سب سے بڑا Event ہوا، جس طریقے سے ہماری سرحدوں پر عالمی طاقتوں کا توازن تبدیل ہو رہا ہے، مجھے آج ہمارے قائد حضرت قائداعظم محمد علی جناح صاحب کے وہ الفاظ یاد آرہے ہیں، جب 1948ء میں لائف میگزین میں ان کا ایک Formal interview ہوا تو ان سے سوال کیا کہ ?What is the future of Pakistan، ان کا بڑا ہی مختصر اور بڑا دو Liner جواب تھا، یہ 1948ء کی بات ہے، میرے قائد کا Vision آپ دیکھیں، آج ستر (70) سال اس سوال کے ہو چکے ہیں لیکن آج بھی ان کا جواب Relevant ہے، انہوں نے کہا کہ Pakistan is pivot of the world، پاکستان دنیا کا محور ہے، Pakistan is pivot of the world on which the future position of the world revolves، جس کی سرحدوں کے اوپر Placed on the frontier on which future position of the world revolves، جس کی سرحدوں کے ارد گرد دنیا کا توازن تبدیل ہوتا ہو، دنیا کا مستقبل وہ ارد گرد گھومے گا، ہم نے دیکھا ہے، چاہے وہ Old cold war ہو، چاہے وہ New cold war ہو، ہمارے پڑوس میں دنیا کے مستقبل کے فیصلے ہو رہے ہیں، عالمی طاقتوں کے توازن کی تبدیلیاں ہو رہی ہیں لیکن ہم بد قسمتی سے شاید ان چیلنجز سے، ان Opportunities سے ہم وہ فائدہ نہیں اٹھا سکے جو ہمارے پڑوس میں یا ہماری سرحدوں کے ارد گرد گھومتے رہے، اس بات میں کوئی دو رائے نہیں ہیں، ہم افغانستان کو ایک پرامن افغانستان، ایک ذمہ دار افغانستان، ایک خود مختار افغانستان، سیاسی، سماجی اور معاشی مستحکم افغانستان دیکھنا چاہتے ہیں، آج بھی آپ دیکھ لیں، ہمارے وفاق سے کچھ غیر ذمہ دار لوگ ایسے بیانات دے رہے ہیں کہ جس سے شاید ہمیں مستقبل میں ان کے نتیجے بھگتنا پڑیں گے، ہماری گزارش یہ ہے کہ جو ہمارے وفاق سے کچھ غیر سنجیدہ لوگ ایسے بیانات دیتے ہیں کہ جس کی وجہ سے ہماری فارن پالیسی Effect ہوتی ہے، اس سے سب سے بڑا نقصان اس خیبر پختونخوا صوبے کو ہوگا۔ ہمارے یہ صوبائی وزیر جن کی مجرمانہ خاموشی جنہوں ابھی تک کوئی ایسا بیان نہیں دیا کہ ہماری کیا تیاری ہے؟ ان کی مجرمانہ خاموشی ہمیں وہ نتائج بھگتنے پر مجبور کریں گے۔ جناب سپیکر، اب ہم افغانستان کے پس منظر کی طرف آتے ہیں، تقریباً سو سال پہلے Dreamer of Pakistan حضرت علامہ اقبالؒ نے اپنے ایک مشہور "جاوید نامہ" کی کتاب میں

افغانستان کے اوپر ان کا جو Vision تھا، ان کا جو مطالعہ تھا، ان کے جو ارشادات تھے، وہ آج بھی ہمارے نصاب سے ہم سے چھپائے جاتے ہیں، ان منسٹروں سے میری گزارش ہو گی کہ اعلیٰ حضرت علامہ اقبالؒ کے جو ارشادات جو کہ خاص کر فارسی میں ہیں، اگر ان کو نصاب کا حصہ بنایا جائے تو ہمیں اس سے کافی Guideline مل سکتی ہے، "جاوید نامہ" میں بڑا Clear اور Categorical ان کے کچھ ارشادات ہیں، وہ کہتے:

آسیا یک پیکر آب و گل است

ملت افغان در آں پیکر دل است

از فساد او فساد آسیا

از گشاد او گشاد آسیا

تا دل آزاد است آزاد است تن

ورنہ کاہے در رہ باد است تن

جناب سپیکر، اس کا مفہوم یہ ہے، وہ کہتے ہیں، یہ ایشیاء ایک جسم کی مانند ہے اور افغانستان اس میں دل کی حیثیت رکھتا ہے، اگر دل زخمی ہو گا تو پورا ایشیاء زخمی ہو گا، وہ پوری Region کی بات کرتے ہیں، پوری ایشیاء کی بات کرتے ہیں، اگر ایشیاء زخمی ہو گا تو پوری دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ آگے کہتے ہیں، اگر ہمارا دل آزاد ہو گا۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر محترمہ چیئرپرسن، آسیہ اسد مسند صدارت پر متمکن ہوئیں)

(تالیاں)

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: شکریہ۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: آج میرے خیال میں مجھے لگ رہا ہے کہ حکومت نے Promotion day رکھا ہوا ہے، ہر بندے کو تھوڑا سا موقع مل رہا ہے۔۔۔۔

(تالیاں)

<u>جناب احمد کنڈی</u>: اچھی بات ہے، خاص کر ڈاکٹر صاحبہ ہمارے علاقے ڈیرہ اسماعیل خان سے تعلق رکھتی ہیں، میڈم، میں گزارش کر رہا تھا کہ حضرت علامہ اقبالؒ نے اپنے "جاوید نامہ" میں سو سال پہلے افغانستان کے حالات کے اوپر جو بات کی وہ آج بھی Relevant ہے، آج بھی وہی بات ہے، اگر افغانستان

میں فساد ہوگا تو پورے ایشیاء میں فساد ہوگا اور اگر پورے ایشیاء میں فساد ہوگا تو دنیا پرامن نہیں رہ سکتی، یہ بات 1932ء میں "جاوید نامہ" میں Publish ہوئی تھی، کم و بیش آپ دیکھ لیں، اس میں اسی نوے (80/90) سال ہو چکے ہیں، آج بھی وہ بات Relevant ہے، میری گزارش اس حکومت سے یہ ہوگی کہ ہمارے Dreamer of Pakistan جو تھے، عندلیب حجاز تھے، حکیم الامت تھے، شاعر مشرق تھے، انہوں نے افغانستان کے اوپر کافی مطالعہ کیا، کافی کتابیں لکھی ہیں، ہم سے چھپائی گئی ہیں، وہ باقاعدہ 1933ء میں نادر شاہ کے کہنے پر افغانستان کے وزٹ پر گئے، وہاں پر وہ تمام ان ہیروز کی قبروں پر گئے، ہمارے بھی ہیروز ہیں جو افغانستان کے لوگوں کے ہیروز ہیں، جناب سپیکر، ہمارے ہیروز مشترکہ ہیں، ہمارا مذہب مشترکہ ہے، ہمارا کلچر مشترکہ ہے، ہماری ثقافت مشترکہ ہے لیکن اس کے باوجود بھی ہم وہ تعلقات جو کہ سو سال پہلے ہمیں رکھنے چاہیئے تھے، وہ بنیادیں نہیں رکھ سکے، علامہ صاحب شہنشاہ بابر کی قبر پر گئے، ان کی ایک بڑی مشہور کتاب ہے، "پس چہ باید کرد اے اقوام شرق"، بابر کی قبر پر گئے، میں جناب سپیکر، لمبا چھوڑا نہیں، میں چھوٹا سا مختصر اًان کا بیان کرتا ہوں، وہ کہتے ہیں:

ہزار مرتبہ کابل نکوتر از دہلی است

Kabul is thousand times better than Delhi اس وقت Sub-continent تھا، اس وقت پاکستان معرض وجود میں نہیں آیا تھا۔

ہزار مرتبہ کابل نکوتر از دہلی است

کہ آں عجوزہ عروس ہزار داماد است

انہوں نے کہا ہے کہ کابل وہ دہلی سے ہزار مرتبہ بہتر ہے، اس کی بنیاد کیا تھی کیونکہ کابل نے، افغانستان نے ہمیشہ استعماری قوتوں کے خلاف مزاحمت کی ہے، ہمیشہ انہوں نے رکاوٹیں کھڑی کی ہیں، چاہے وہ Anglo Afghan war ہو، چاہے وہ Russian war ہو، چاہے وہ American war ہو، انہوں نے افغان قوم کے DNA کا بتایا، ان میں مزاحمت ہے جبکہ دہلی میں جب بھی استعماری قوتیں آتی تھیں تو دہلی ان کی دلہن بن جاتا تھا، ہزاروں مرتبہ اس طرح ہوا ہے کہ جو Aggressors آئے اور ہمارے Sub continent کے مختلف علاقوں پر انہوں نے قبضہ کیا، اس بنیاد پر میرے Dreamer of Pakistan نے کہا Kabul is thousand times better than Delhi جناب سپیکر، بہت ساری باتیں ہیں جو کہ مختصر وقت میں شاید Windup نہ ہو سکے، میں کہتا ہوں اس پر ہمیں ڈسکشن کرنی چاہیئے، یہ وہ

صوبہ ہے، یہ وہ Front line ہے جس کے نتائج ہمارے اوپر اثرانداز ہوتے ہیں، یہی وہ جگہ ہے جہاں پر ان کے واقعات اثرانداز ہوتے ہیں، ہمیں سنجیدگی کا مظاہرہ کرنا پڑے گا۔ جناب سپیکر، مسئلہ کہاں پر تھا؟ ہم نے چالیس پچاس سالوں سے افغانستان کو ہمیشہ Strategic depth کا نام دیا، ہم نے ہمیشہ Deep State کا نام دیا، میری گزارش یہ ہوگی کہ ہمیں اس Strategic depth سے Economic depth کی طرف جانا پڑے گا، Geostrategic سے ہمیں Geo-economic کی طرف جانا پڑے گا، اس کے لئے حل کیا ہے؟ میں صرف حکومت کو تین چار گزارشات پیش کرتا ہوں، دیکھیں، سنٹرل ایشیاء وہ Energy rich ہے جس میں گیس ہے، تیل ہے، ساؤتھ ایشیاء میں ہمارے پاس سمندر ہے، ہمیں اس سمندر سے انرجی چاہیئے، ہم دونوں کے مفادات مشترکہ ہیں، افغانستان سنٹرل ایشیاء اور ساؤتھ ایشیاء کے درمیان پل کا کردار ادا کرتا ہے، اگر پل مضبوط نہیں ہوگا تو سنٹرل ایشیاء اور ساؤتھ ایشیاء کا Link نہیں بنے گا، One belt, one road کا جو President Xi Jinping نے باقاعدہ اعلان کیا ہوا ہے کہ افغانستان میں امن کے بغیر وہ کامیاب نہیں ہو سکتے، دنیا کے لئے یہ ضروری ہے کہ پاکستان اور افغانستان میں امن ہو، سیاسی استحکام ہو، معاشی استحکام ہو اور خود مختاری ہو، یہ کس طرح ہوگا؟ یہ کون سے پراجیکٹس ہیں، ابھی Recently ہم نے CASA 1000 کیا، CASA سنٹرل ایشیا اور ساؤتھ ایشیا کے درمیان بجلی کا کنکشن ہے، یہ بجلی ترکمانستان سے افغانستان اور افغانستان سے پاکستان 1300 میگا واٹ آرہی ہے، ڈیڑھ بلین کا پراجیکٹ ہے، پاکستان کو فائدہ ہو گا، افغانستان کو Fifty million dollar transitional fee ملے گی، Economic stability آئے گی۔ اس کے علاوہ ہمارے پاس TUTAP ہے، (ترکمانستان، ازبکستان، تاجکستان، افغانستان اور پاکستان) یہ Energy projects ہیں، جس کے اوپر Sign ہو چکے ہیں، Ten billion dollar کا پراجیکٹ ہے، دونوں ملکوں کے درمیان Bonding کو بڑھائے گا۔ اس کے علاوہ TAPI جو صدر زرداری کے ٹائم میں یہ باقاعدہ Inaugurate ہو چکا تھا، یہ TAPI جو ہے، Ten billion dollar کا گیس پراجیکٹ ہے جس سے Thirty three billion cubic meter گیس آئے گی، یہ گیس کہاں سے آئے گی؟ یہ ترکمانستان، افغانستان، پاکستان اور انڈیا یہ ہماری Bonding اور یہ وہ Economic depth ہے، یہ وہ Economic policies ہیں، یہ وہ Geo-economics ہے جو ہمیں Strategic depth سے اس طرف لے کر جائے گی۔ جناب سپیکر، اس کے علاوہ ہمارے پاس کیا ہے؟ اس کے علاوہ ہمارے پاس

ریلوے لائن ہے، آپ دیکھ لیں کہ سنٹرل ایشین اسٹیٹس میں تمام جگہوں پر ریلوے نیٹ ورک موجود ہے، آج بھی آپ دیکھ لیں کہ تبریز تک، آج بھی آپ دیکھ لیں، تاجکستان کے دوشنبے تک لائنز موجود ہیں، اگر Link جہاں پر Missing ہے تو وہ مزار شریف سے کابل تک اور کابل سے لے کر پشاور تک Link جو ہے وہ Missing ہے، اگر یہ پراجیکٹس جو کہ پانچ بلین ڈالرز کے ہیں، یہ وہ پراجیکٹس ہیں جو سنٹرل ایشیاء اور ساؤتھ ایشیاء کے درمیان Links بڑھائیں گے جناب سپیکر، افغانستان کو پرامن کریں گے، پاکستان کی Economic stability میں کردار ادا کریں گے، میری گزارشات صرف یہی ہیں کہ ہماری گورنمنٹ کو ان پراجیکٹس کے اوپر توجہ دینی چاہیئے۔ پھر میں آخر میں یہی کہوں گا، Windup کروں گا کہ جو ہماری وفاقی حکومت کی طرف سے غیر ذمہ دارانہ بیانات نہیں آنے چاہیئں، یہ بہت Sensitive معاملہ ہے، ہمیں افغانستان کے ایشو پر دنیا کو Loop میں لینا ہے، میں آخر میں یہی کہوں گا کہ ہمیں خود مختار، ذمہ دار، پرامن افغانستان چاہیئے، ہمیں مشورہ نہیں دینا چاہیئے، کوئی کہتا ہے کہ طالبان کی حکومت ہو، کوئی کہتا ہے اشرف غنی کے ساتھ ہمارا پیار اور محبت ہے، کوئی کہتا ہے امر اللہ صالح ہمارا ہیرو ہے، جناب سپیکر، افغانستان کے لوگ ہمارے ہیروز ہیں، افغانستان کے لوگ Decide کریں گے کہ وہ کیا کرنا چاہتے ہیں، ہم نے کبھی ایران کو نہیں کہا کہ وہ شرعی نظام کیوں لگاتے ہیں، ہم نے ایران کو کبھی نہیں کہا کہ وہ Theocratic state کیوں ہے؟ ہم نے کبھی بھی چائنا کو یہ نہیں کہا کہ آپ کمیونزم کیوں لائے ہوئے ہیں؟ ہم نے کبھی بھی سعودی عرب کو یہ نہیں کہا کہ آپ نے Monarchy کیوں کی ہوئی ہے، ملوکیت کیوں لگائی ہوئی ہے؟ ہم کون ہیں کہ افغانستان کو کہتے ہیں کہ آپ Inclusive لائیں یا آپ یہ گورنمنٹ لائیں، ہمیں تو ایک پرامن، خود مختار اور ذمہ دار افغانستان چاہیئے، ہماری صرف اور صرف یہی گزارش ہے، ہاں میں آخر میں یہی کہوں گا کہ اس پر ایک ذمہ دار کمیٹی بنائی جائے۔ جناب سپیکر، یہ بہت اہم ایشو ہے، یہ دس پندرہ منٹ کا ایشو نہیں ہے، یہ ہمارا مستقبل ہے، یہ میں آج آپ کو لکھ کر دیتا ہوں کہ یہ اس صدی کا سب سے بڑا Event ہے، جو امریکی انخلاء ہوا ہے، یہ عالمی طاقتوں کا توازن اور یہ اس دنیا کا نقشہ تبدیل کرے گا۔ شکریہ۔

<u>Madam Chairperson</u>: Thank you.

<u>محترمہ عائشہ بانو</u>: میڈم چیئرپرسن، مجھے ایک منٹ کا ٹائم دے دیں۔۔۔۔۔

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: ڈسکشن ہو جائے اس کے بعد پھر میں آپ کو چانس دیتی ہوں۔ جی عائشہ بانو، پلیز۔

محترمہ عائشہ بانو: بہت شکریہ جناب سپیکر صاحبہ، میرے خیال سے آج ہماری اسمبلی Actually اصل معنوں میں Inclusive Assembly ہے کہ ایک Female کو آج اس Chair پر دیکھ کے ہم سب کو میرے خیال سے بہت خوشی ہو رہی ہے، بڑے عرصے کے بعد میرے خیال سے خواتین ڈیبیٹ میں Participate کرتی ہیں، اسمبلی ایجنڈا لے کر آتی ہیں، سندھ اسمبلی کو ہم دیکھتے ہیں، نیشنل اسمبلی میں بھی دیکھتے ہیں لیکن آج یہاں پر ایک Female کو اور ہماری اپنی ایک Colleague کو اور ہماری Female friend کو کرسی پر دیکھ کے ہمارا خون بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔۔۔۔

Madam. Chairperson: Thank you.

محترمہ عائشہ بانو: تمام اسمبلی اسٹاف کو Really appreciate کرتی ہوں کہ جنہوں نے آج ہمیں یہ خوبصورت Sight دکھائی، اسمبلی کے سٹاف کا ہم بہت شکریہ ادا کرتے ہیں، بہت شکریہ۔

Madam. Chairperson: Janab Salahuddin Sahib, discussion, please.

جناب صلاح الدین: چیئر پرسن صاحبه، ستاسو ډیره ډیره مننه چې په ډیر اهم موضوع باندې ماله هم د خبرو کولو موقع راکړه، زمونږه Colleague کنډی صاحب پرې ډیر ډیټیل سره خبرې اوکړې، Repetition طرفته به نه ځم خو دا ایشو دومره اهم ده چې څه پرې باندې ضرور وئیل پکار دی، خپل Out put ورکول پکار دی۔ ډیره د بدقسمتئ خبره ده چې افغانستان د تیرې سینچرئ راهسې، د تیرو دوه سوه کالو راهسې یو Mirage، یو Illusion وو د بهر ملکونو د پاره، د بهر قومونو د پاره چې هغوی به راشی، دلته به خپل تسلط قائم کړی او هغوی به دلته همیشه وی خو دغسې اونه شو، په 1839 کښې فرنګیان British راغلل، هغوی خپله زور آزمائی اوکړه او څنګه د دې علاقې نه بیا واپس شو، بهادرو افغانانو څنګه اوزغلول، په هغې باندې زه نه ځم خو دلته چې کوم نقصان د افغانانو اوشو، هغه پښتنوته اوشو، هغه دې علاقې ته اوشو او هغوی ولې دا غوښتل، هغوی هغه وخت راغلی وو، Soviet influence ئے راایسارول غوښتل او بیا ګورئ په 1979 کښې بیا د دغه Soviet، هغوی د کیپټل ازم او American influence دلته کښې راایسارولو د پاره بیا پخپله Enter شو، هغه غلطی ئے اوکړه کومه چې فرنګیانو کړې وه او هغوی راغلل او بیا د هغوی څه چل اوشو؟ لس کاله جنګ و جدل، ظلم زیاتی نه پس هغوی بیا واپس لاړل، زه که په دې

موقع باندې باچا خان بابا یاد نه کړم نو دا به زیاتے وی چې هغوی د نن نه څلویښت کاله وړاندې وئیلی وو چې دا د کیپټل ازم او د کمیونیزم تر مینځه مقابله ده، مونږ ته په دېکښې Enter کیدل نه دی پکار، مونږ له د چا Favour نه دې پکار، مونږ ته دا نه دی وئیل پکار چې مونږ دوئ سره یو یا مونږ دوئ سره یو، دا د افغانانو خبره ده، د هغوی ملک دے، پرېږدئ چې هغوی په خپل ملک باندې پخپله Decide کړی چې هغوی ته څه پکار دی۔

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: صلاح الدین صاحب،Now you stick to the issue اور History تو کافی لوگوں نے بتادی، توآپ ذرا سا اس موضوع پر Stick رہیں۔

<u>جناب صلاح الدین</u>: جناب سپیکر، خدائے گو که چرې دامونږه پرېږدو نو دا Interlinked دی، بیا به هغه فائده او نه شی،دا خو مونږ دغسې Link کړی دی، دا صرف د دې د پاره دا وئیل غواړم چې که مونږه د تاریخ نه چرته څه ایزدکړه اونکړه زمونږه دې قوم،دې علاقې، دې Region د دنیا د تاریخ نه ایزدکړه اونکړه لکه چې څنګه چې مخکښنی حکومتونه، مخکښنی پاتې شوې دی، هغوی فیل شوې وو، دغسې بیا چې اوس په US led Invaders allies د NATO Forces راغلل، هغوی هم ناکام شول او نقصان د چا اوشو؟ هغه د دې Region اوشو، هغه د پاکستان اوشو، هغه د افغانستان اوشو او هغه د پښتنو اوشو، اوس هم، دا خبره زه څکه کوم او په دې زور ځکه ورکوم چې که څلویښت کاله وړاندې د باچا خان بابا په خبره باندې عمل کړے شوے وے نو دلته کښې به، زه چې کله په افغانستان کښې د امن خبره کوم، زه چې هلته امن غواړم نو Basically زه په پیښور کښې امن غواړم، زه په خپله علاقه کښې امن غواړم، زه په دې صوبه کښې امن غواړم او زه په پاکستان کښې امن غواړم-----

<u>Madam. Chairperson</u>: Thank you.

<u>جناب صلاح الدین</u>: خبره خو مې لا ختمه کړې نه ده-----

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: نور ډیر خلق دی کنه۔

You know, the list is long, so you cut it short please, because we have to give time to everyone.

جناب صلاح الدین: Windup کوم ئے، پکار دا ده چې دا بهرنی ملکونه، بهرنی ایجنسیانې، دا افغانان یو Sovereign country اوګڼړی او د هغه نه خپل لاسونه بهر اوباسی او هغوی له دې موقع ورکړے شی چې هغوی د خپل ملک د پاره څه خوښوی، دا صرف د هغوی د پاره نه بلکه مونږه هلته امن د خپل ځان د پاره، د خپل Region پاکستان د پاره او د پښتنو د پاره غواړو۔ ډیره ډیره مننه، مهربانی۔

محترمه چیئرپرسن: تھینک یو۔ جی، ملک بادشاہ صالح۔

ملک بادشاہ صالح: تهینک یو، میډم سپیکر صاحبه۔ زه به تاسو ته یو درخواست کوم چې دا کومه مسئله نن په دې اسمبلئ کښې چې پرې ډسکشن روان دے، دا به ختموئ نه، بلکه دا به جاری ساتئ چې ټول ایم پی ایز په دې کښې حصه واخلی، دا خو د صوبائی اسمبلئ Mandate هم نه دے خو دا خبره دلته اوس راغلې ده نو پکار ده چې په دې باندې ټول ایم پی ایز خبره اوکړی، ولې چې د دې نه ډائریکټ مونږ متاثره یو او ډائریکټ د دې ښه او بد اثر په مونږ باندې، په دې صوبه باندې پریوځی، په ټول ملک او په ټوله خطه باندې پریوځی۔ محترمه سپیکر صاحبه، چې مونږه ماشومان وو او په سکولونو کښې وو، په اووم کښې یا په شپږم کښې مونږه سبق وئیلو چې دا مسئله د هغه وخت نه شروع ده او په د یکښې نسلونه پیدا شو، هلکان پکښې ځوانان شو، بوډاګان شو او دا مسئله د دغه وخت نه راروانه ده او تاریخ هم د هراویږی چې په دې لار څوک داسې تلی دی، هغه چرته کامیابی نه ده موندلې، هغه ځائې نه که څوک راغلی دی نو هغوی دا خطه اغستې ده او Subcontinent باندې هغوی حکومت هم کړے دے، دنیا ته دا معلومه ده، بیا مونږ مختلف وختونو کښې، الحمد للّٰه د افغانستان خاورې ته دا اعزاز حاصل دے چې څومره د دنیا Super powers راغلل او هلته ئے د افغانستان په پښتنو باندې حملې اوکړې، هغه دنیا ته ثابته شوه چې هغه Super powers پاتې نه شو، روس خو ټکړې ټکړې شو، برطانیه سره چې کوم حشر په هغه وخت کښې شوے وو، هغه هم ټولو لیدلے دے او اوس چې دا امریکه په کوم تادئی سره او په کوم بے عزتئ سره د دې خطې نه اووتله او الحمد للّٰه اسلام له اللّٰه ګټه ورکړه۔ بیا په

دې باندې د روس د وتلو نه پس چې مختلف Warlords وو يا د هغوی په مينځ کښې دا کومې مسئلې چې افغانستان ئے ډير تباهئ طرفته مخامخ کړے وو، بيا د طالبانو اولنے حکومت راغلو چې هغه هم تاسو اوليدلو، هغې کښې خاص کر ملاکنډ ډويژن کوم چې PATA وو، دا ډير زيات متاثره شو، هغه د جنگ په حالت کښې وو، هر وخت جنگ وو او په هغې کښې په هغه وخت بيا دا چل هم اوشو چې د هغې نه څه ډاکوانو فائدې هم واغستلې، څه داسې خلقو هم فائدې واغستلې چې هغه به وئيل زه طالب يم، ټيليفون به ئے سړی ته اوکړو چې ماله دومره روپئ راکړه او که نه راکوې نو زه به تا وژنم، هغه خو حالت جنگ وو، د هغې نه دا فائده هم هغه ډاکوانو، بد معاشانو خلقو واغستله، د طالب نوم ئے په ځان کيښودلو، هغه هم دنيا ته معلومه ده چې الله پرې بيا بل يو قوم مسلط کړو چې هغه راغلو او شل کاله هغوی ئے د هغې نه اوزغلول، هغوی ئے در په در کړل، هغوی ګرفتار شول، ډير خلق شهيدان هم شو خو بيا اوس بل دور د طالبانو راغلو چې مونږه اوس اوليدو چې هغوی د فتح مکه هغه کوم اصول چې وو، هغه ياد ئے تازه کړو، د عام معافئ اعلان ئے اوکړو۔ بيا زه د افغانستان اشرف غنی ته هم سلام پيش کوم، د افغانستان هغه تين لاکه فوج، هغه جرنيلانو ته سلام پيش کوم چې هغوی بغير د مزاحمت نه چې د هغې هيڅ څه مزاحمت هغوی او نکړو، خپله اسلحه ئے وارتوله او په دې خبره باندې ټول پوهه شو چې يره د جنگ نه نور څه نه جوړيږی، خاص کر زه د خپل پاکستان ګورنمنټ ته او زمونږ کومې ادارې دی، هغوی ته هم سلام پيش کوم چې په کومه بے دردئ سره دوئ RAW او Mossad د دې افغانستان نه اوزغلول نو مونږ دوئ ته سيلوټ پيش کوؤ، هغوی هغه د هندوستان هغه 16 ارب ډالر کوم چې Invest شوی وو، هغه ئے برباد کړل او هغه کوم څه چې وو، هغه اقتدار چې وو، هغه هم په ښه طريقه باندې نورو خلقو ته ټرانسفر شو۔ جناب سپيکر، که دوئ سو فيصد شريعت نافذ کړو نو

په دين کښې"لا اکراه فی الدين" ترجمه_ په دين کښې جبر نشته_ مخکښې دور چې کوم وو، هغه د نورو قومونو په لاس کښې وو، هغوی به سکولونه الوزول، کوم چې د ټولو نه الله زيات حکم په قرآن کښې کړے دے، د هغې خلاف هغوی زمونږه سکولونه ورانول، هغوی زمونږه مدرسې برباده کړې، هغوی زمونږه

جماعتونو کښې دهماکې کولې، اوس دور بدل دے، اوس Original څه کهاته داسې راغله چې ما مخکښې اووئیل چې یره د فتح مکه هغه یاد تازه شو، که دوئ صحیح شریعت نافذ کړو، سو فیصد په دېکښې امن قائم شو نو ټوله دنیا به د دوئ تقلید کوی، ټوله دنیا به په امن وی، دا به تسلیموی چې واقعی په افغانستان کښې چې کوم خلق راغلل، دوئ ته دا موقع ده، په دې وخت کښې چې دوئ څه کول غواړی هغه کولې شی، که دوئ د خپل بنیادی اسلام نه روګردانی اوکړه، واؤړیدل یا بل څه طریقه کار ئے شروع کړو، که هغوی جبر شروع کړو نو بیا به پرې الله څه بل قوم مسلط کړی، هغه حکومت به ورله ختم کړی۔ زه خو حکومت پاکستان ته هم دا درخواست کوم چې د هر څه نه بالا تر تاسو سمدستی د افغانستان حکومت تسلیم کړئ، زه ټولې دنیا ته هم درخواست کوم چې څومره وینه دلته تویې شوه، څومره بچی یتیمانان شو، څومره بیبیانې پکښې کنډې شوې، څومره خاندانونه ختم شو، مهربانی اوکړئ ټوله دنیا دې دا تسلیم کړی، د دوئ سره دې امداد اوکړی۔ هلته چې کوم څه وران شوی دی، هلته د خوراک قلت دے، د ادویاتو قلت دے، مونږه ته قرآن څه وائی، مونږ ته چې اسلام څه وائی نو په هغې دې سو فیصد دوئ عمل اوکړی۔ دا په دنیا کښې یو واحد اسلامی ملک راروان دے، ان شاءالله که دوئ په شریعت باندې پوره روان شو، نافذ ئے کړو او په دې باندې ئے عمل اوکړو نو ټوله دنیا به ئے تقلید کوی، ټوله دنیا به د دوئ مثال هم ورکوی، عالم اسلام کوم چې د احادیثو نه ثابته ده، د خراسان نه به داسې یو خلق راپاځی او دا به راځی او په دنیا کښې به دین خوروی، که دا هغه خلق وی، دا هغه وی، په دې باندې عمل که اوشو نو شاید چې زمونږ هغه احادیث چې د رسول الله صلی الله علیه وسلم دی، شاید چې د هغې تکمیل هم اوشی، دوئ که دا اونکړل نو دا بیا خدائے پاک ته ګرانه نه ده، هغه به دوئ هم ختم کړی۔

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: بادشاہ صالح صاحب، پلیز۔

<u>ملک بادشاہ صالح</u>: بی بی، په دیکښې به تاته رکاوټ نه جوړیږي، ته ګوره دا څه وړه خبره نه ده، ته په دېکښې چاته مه وایه چې څوک څومره څه وئیلې شی یا خبرې کولې شی، ولې چې د دې یو تاریخ دے، په دیکښې زمونږه خاندانونه تباه شو،

کوم دا Ex-FATA and PATA چې ده، دا دواړه که تاسو اوګورئ، په دیکښې ټول فساد چې مونږ ته جوړ دے نو هم د دې مسئلې نه دے، زه ټولې دنیا ته اپیل کوم چې دا تسلیم کړئ، دوئ له امداد ورکړئ او د افغانستان حکومت ته هم اپیل کوم چې مهربانی اوکړی سو فیصد شریعت په دې خاوره باندې نافذ کړئ چې دنیا ته دا اوس معلومه شی چې اسلام د امن شے دے، اسلام د محبت نوم دے، حالانکه هلته علم، د علم الله زیات حکم کړے دے، اوس په علم باندې هلته پابندیانې هم ختمې شوې دی، ټولې دنیا ته مونږ اپیل کوؤ چې څومره وینې توې شوې او اوس دې خلقو سره امداد اوکړئ، د دوئ حمایت اوکړئ، دا تسلیم کړئ، ان شاءالله، د دې نه پس که دوئ نه زیاتے اوشو، دا بیا د الله پاک فیصله ده چې دا به ختم کړی، دا ثابته شوې هم ده۔ ډیره مهربانی، ډیره شکریه۔

محترمہ چیئرپرسن: تھینک یو۔ جناب میر کلام۔

جناب میر کلام خان: ډیره مننه میډم سپیکر، چې ماته دې موقع راکړه۔ د ټولو نه اول خو زه دا وایم چې دلته دا څو ورځو نه زمونږ د Merged districts ایم پی ایز سره چې دا کوم حالات تیر شو، دلته کوم مجلسونه اوشو یا د اسمبلئ کوم ماحول تیر شو، په هغې باندې د زړه نه مونږ خفا یو، داسې پکار نه ده، دلته ډیره ذمه واره خبره کیږی، دلته ډیره په اصولو خبره کیږی، دلته داسې خبره کول پکار دی چې په دې صوبه کښې هغه خبره خلقو ته بهر کولې شو۔ دا څو ورځې دلته چې کوم ماحول تیر شو، د هغې زه مذمت کوم۔ اوس زه راځم، دا نن چې کوم زمونږه موضوع ده، په دیکښې د ټولو نه اول بادشاه صالح صاحب چې کومه خبره اوکړه یا کنډی صاحب چې مخکښې کومې خبرې اوکړې، سپیشل د دې یوې خبرې زه بالکل ملګرتیا کوم چې د شریعت د خبرې ډیر لوئې ټینګار اوشو، دوئ په دې خبرې اوکړې خو زه دا وایم چې دلته په دې ملک کښې هم شریعت پکار دے، د بل په کور کښې شریعت غواړو او دلته کښې شریعت نه غواړو، دا په پښتنو کښې بیا بله خبره جوړیږی، زه هغه خبره نه کول غواړم، پکار ده چې مونږ د بل د پاره څه خوښول غواړو چې هغه د ځان د پاره هم خوښ کړو۔ په دې ځائې کښې خلق ناست دی، که د هندوستان په حواله سره خبره کیږی، جناب سپیکر، هلته یو پنجابے، هلته د پنجاب مرکزی یو منسټر، زه ئے نوم نه اخلم، هغه وئیل

چې مونږ د هندوستان سره جنګ نه غواړو ځکه چې په دیکښې دیخوا هم د پنجاب د پنجابیانو تاوان کیږی او په هغه غاړه هم د پنجابیانو تاوان کیږی، په هغه غاړه په افغانستان کښې د پښتنو تاوان نه کیږی او په دې غاړه هم د پښتو تاوان نه کیږی؟ مونږ هلته شریعت غواړو او دلته ئې نه غواړو، مونږه هلته په حکومت کښې طالب غواړو، دلته ئې نه غواړو، پکار دا ده چې د ځان د پاره مونږ څه خوښوؤ نو د بل د پاره هم پکار ده چې مونږ هغه خبره خوښه کړو. دویمه خبره په افغانستان کښې زمونږ کډوال دی، زما د حلقې د شمالی وزیرستان په 2014ء کښې چې ضرب عضب آپریشن اوشو، د هغې نه زمونږ کډوال هلته تلی دی، د حکومت په ریکارډ باندې شپږ زره کورنئ هلته اوسیږی، پکار ده چې حکومت هغوی ته لارې ورکړی او هغه خلق دلته واپس راولی، په خپل وطن کښې چې آباد شی. بله خبره د وزیرستان امن چې دے، دا د افغانستان د دې ټولو حالاتو سره تړلے شوے دے، په وزیرستان باندې ضرب عضب آپریشن اوشو، د هغې نه پس د پاکستان ریاست مونږ ته دا اووئیل چې تاسو خپلو کورونو ته واپس لاړ شئ، ستاسو علاقه Clear ده. جناب سپیکر، زمونږ د آپریشن نه پس په کلیئر علاقه کښې د څلور سوه او یولسو کسانو Target killing واقعات شوی دی، پکار دا ده چې د دې حالاتو سره مونږ دې ته هم اوګورو چې زمونږ په خطه باندې د هغې حالاتو کوم اثر راروان دے؟ *(مداخلت)* منسټر صاحب، تاسو به په اخره کښې خبرې اوکړئ، زه دوه منټ کښې خبره ختموم، په اخره کښې زه دا خبره کول غواړم چې هلته په افغانستان کښې تخت لاهور لګیا دے د خپلې مرضئ خلق راولی، بادشاهی جوړوی، دلته په خپل ملک کښې منتخب نمائنده ګان په جیل کښې اچولی دی، علی وزیر یو کال کیږی چې د کراچئ په جیل کښې پروت دے او هلته د کابل په جمهوریت زمونږ ډیر کار بند دے، دلته په خپل ملک او خپلو خلقو باندې مونږ کار نه لرو، په دې ملک کښې د شروع ورځو نه د پښتنو افغانانو سره چې کوم ظلم شوے دے، کوم زیاتے شوے دے، تاریخی طور باندې چې په دې خطه باندې انګریزان راغلی وو، د هغوی خلاف مونږ جنګونه کړی دی، مونږ قربانیانئ ورکړې دی، د دې وطن آزادی ئې اغستې ده خو چې څوک د انګریزانو نوکران وو، څوک چې د انګریزانو ملګری

وو، هغه خلقو ته بيا واک او اختيار په لاس کښې ورکړے شوے دے او هغه خلق چې د آزادئ جنګ ئے کړے وو، د دې وطن د خپلواکئ جنګ ئے کړے وو، هغه خلقو سره داسې سلوک اوشو چې نن هم زمونږ د خلقو سره هغه سلوک روان دے چې هغه په دنيا کښې پکار نه دے۔ مونږ ته په افغانستان کښې مداخلت نه دے پکار، مونږ مداخلت اوکړو، مونږ له پکار ده چې په افغانستان کښې کوم د افغانستان خلق دی، هغوی پخپله کومه بادشاهی جوړوی، په کوم طرز ئے جوړوی، په کوم رنګ ئے جوړوی، پکار دا ده چې مونږ د هغه خلقو د رائے احترام اوکړو او زمونږ د وطن خلق دې د هغې نه لرې اوګرځی۔ دلته به ځينی خلق اوس د خپلې نوکرئ پخولو د پاره غلطې خبرې هم اوکړی، الزامونه به هم اولګوی خو زه دا په ښکاره وايم چې د دې ملک خلق هلته سنجيده نه دی، زمونږ مستقبل ورسره تړلے دے۔ ډيره مهربانی، ډيره مننه۔

محترمہ چیئر پرسن: تھینک یو۔ جناب عنایت اللہ۔

جناب محمد اقبال خان: میڈم، مجھے ٹائم دیں کہ تھوڑا Explain کر لوں۔

محترمہ چیئر پرسن: اقبال صاحب، میں آپ کو آخر میں ٹائم دے دوں گی، ان ساروں کے نام پہلے آئے ہیں، Then I will give you the turn، اس کے بعد میں آپ کو باری دیتی ہوں۔

جناب محمد اقبال خان: میڈم، بس میں دو منٹ میں Explain کرتا ہوں۔۔۔۔

محترمہ چیئر پرسن: اچھا، اقبال صاحب کا مائیک On کر دیں۔

جناب محمد اقبال خان: بس عنایت اللہ صاحب، کر لیں۔

محترمہ چیئر پرسن: اچھا جی، عنایت اللہ صاحب، چلیں۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ میڈم سپیکر، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، میں کنڈی صاحب کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے ایک انتہائی اہم ایشو کے اوپر ایڈجرنمنٹ موشن پیش کی ہے، کسی ساتھی نے کہا کہ Relevant نہیں ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ Relevant ہے، یہ خیبر پختونخوا اور افغانستان کے ساتھ Connected ہے، جب افغانستان کے اندر بیرونی ممالک کی فورسز موجود تھیں تو اس کا سارا جو Negative fallout تھا اس کو خیبر پختونخوا برداشت کر رہا تھا۔ سب سے پہلے ہم افغانستان کے لوگوں کو مبارک باد پیش کرنا چاہتے ہیں، میرا خیال ہے کہ تیسری مرتبہ انہوں نے ایک Imperialist force

کو شکست دی ہے، انہوں نے تین Imperialist forces افغانستان سے نکال دی ہیں۔ اس وقت Indigenous لوگ، Independent لوگ افغانستان کے اوپر حکومت کر رہے ہیں، سچی بات یہ ہے کہ افغانستان بیرونی اثر سے مکمل طور پر آزاد اور صاف ہے، میں سمجھتا ہوں کہ جو لوگ پاکستان کے ڈائریکٹر جنرل (آئی ایس آئی) کی تصویر افغانستان کے اندر دیکھ کر اس پر اعتراض کرتے ہیں تو مجھے تکلیف ہوتی ہے کہ اس سے پہلے جب سی آئی اے کے چیف ادھر جاتے ہیں تو ان کو وہ نظر نہیں آیا تھا، بھائی پاکستان افغانستان کے ساتھ 2600 کلومیٹر بارڈر شیئر کرتا ہے، ہمارے Religious رشتے ہیں، ہمارے خاندانی رشتے ہیں، Divided families ہیں، ہمارے کلچرل رشتے ہیں، ہم کیسے ان سے لاتعلق رہ سکتے ہیں؟ اگر امریکہ ساتوں سمندر پار سے یہاں آکر اپنے مفادات کی بات کر سکتا ہے، ہندوستان بارڈر نہ رکھتے ہوئے بھی وہاں مفادات کی بات کر سکتا ہے تو وہ کون لوگ ہیں جو ہمیں کہتے ہیں کہ آپ وہاں بات نہ کریں؟ میڈم سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ افغانستان اس وقت آزاد ہے، ہمیں افغانستان کی آزادی کا احترام کرنا چاہیئے، میں سمجھتا ہوں کہ افغانستان کے اندر یہ ان کا پورا حق ہے کہ وہ جس قسم کا نظام چاہتے ہیں، یہ ان کا حق ہے، ہمیں یہاں سے ان کو Dictate کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میڈم، ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ افغانستان کے اندر Division ہو گی، Polarization ہو گی، افغانی قوم تقسیم ہو گی تو پاکستان کے اندر بھی Polarization ہو گی، اس لئے ہمیں افغانستان کے اندر Division اور Polarization کو کم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے، ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں افغانستان کو ان حالات کے اندر Support کرنا چاہیئے، ہمارے پاس Endless opportunities آ رہی ہیں، افغانستان اور پاکستان کے اندر امن ہو گا، جو میرے بھائی نے اقبال کے شعر کا حوالہ دیا ہے، فارسی کا شعر کہ:

آسیا یک پیکر آب و گل است

ملت افغان در آں پیکر دل است

از فساد او فساد آسیا

از کشاد او کشاد آسیا

وہاں امن ہو گا تو پورے ایشیاء کے اندر امن ہو گا، وہاں فساد ہو گا تو پورے ایشیاء کے اندر فساد ہو گا، یہ بات ثابت ہو چکی ہے، علامہ اقبال کی یہ بات ثابت ہو چکی ہے، پاکستان کے لئے Endless opportunities ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ طالبان نے Responsible behave کیا ہے،

Initially responsible behave کیا ہے، ہم Expect کرتے ہیں کہ وہ Future کے اندر بھی بڑے دل کا مظاہرہ کریں گے، وہ Generosity کا مظاہرہ کریں گے، وہ سارے لوگوں کو اپنے ساتھ Accommodate کر کے چلیں گے، یہ ہے ان کا اختیار، ہم کون ہوتے ہیں ان کو Dictate کرنے والے؟ لیکن اس میں ایک آزاد، خود مختار افغانستان کے لئے Future ہے، یہ ان کا Future ہے۔ میڈم سپیکر، میں سمجھتا ہوں، Connectivity جو ہمارے اور افغانستان کے اندر جو Corridors ہیں، پچیس، چھبیس، ستائیس راستے ہیں، اس سے بھی زیادہ راستے بن سکتے ہیں، یہ وہ راستے ہیں کہ جن پر اگر ہم Economic corridors develop کریں تو اس پورے Region کے اندر خوشحالی آسکتی ہے۔ میں نے اپنی پارٹی کو 2018ء کے الیکشن سے پہلے ایک پیپر بنا کے دیا تھا، اس میں میں نے KPEC کے نام سے ایک آئیڈیا Upload کیا تھا، Khyber Pakhtunkhwa Economic Corridor، میں سمجھتا ہوں کہ وہ آئیڈیا اب میں پی ٹی آئی کے دوستوں سے بھی سن رہا ہوں، ہماری صوبائی حکومت کو بھی اس پر کام کرنا چاہیئے، Seriously اس پر کام کرنا چاہیئے تاکہ ہماری جو Connectivity ہے وہ ان کے ساتھ بڑھے، یہاں میڈیکل ٹورازم کے Opportunities ہیں، وہاں سے یہاں پر سٹوڈنٹس آسکتے ہیں، ہمارے کنڈی بھائی نے بات کی ہے، اب یہ جو Geo economic depth ہے، ہمیں اس کی بات کرنی چاہیئے، Geo strategic کی بجائے ہمیں Geo economic depth کی بات کرنی چاہیئے، میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ان چیزوں کے اوپر Focus کرنا چاہیئے۔ میں دو چیزوں پر اپنی بات Conclude کرتا ہوں، ظاہر ہے اس پر ایوان میں بہت زیادہ بات ہوئی ہے، اب مغرب کی نماز کا وقت بھی ہونے والا ہے، میں دو باتوں پر Conclude کرتا ہوں، ایک یہ کہ جو ادھر افغانی بھائی ہمارے پاس موجود ہیں یا وہاں سے مجبور ہو کر آتے ہیں، ہماری پولیس کو، ہمارے ملک کی Law enforcement agencies کو ان کے ساتھ Humanly treat کرنا چاہیئے، وہ ہمارے مسلمان، پٹھان بھائی ہیں، انسان بھی ہیں، ہمیں انسانیت، اسلام اور دین کے رشتوں کے ناطے ان کے ساتھ Humanly treat کرنا چاہیئے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہو بھی رہا ہے لیکن ہمارا رویہ اس سے بہتر ہونا چاہیئے۔ دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو Divided families ہیں، یعنی ہمارے بارڈر کے اس پر اور اس پار قبیلے رہتے ہیں، رشتوں والے رہتے ہیں خاندان Divided ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم کرتارپور کوریڈور بناتے ہیں تو ہمیں اپنے پٹھان بھائیوں کو بھی Connect کرنے کے لئے کوریڈور بنانے چاہیئے ہمیں ان کو

Facilitate کرنا چاہیئے، ہمیں ان Families کو Facilitate کرنا چاہیئے، میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ اس Situation میں جب UNO کے ادارے Predict کر رہے ہیں کہ جو Uncertain situation ہے جہاں اس میں Famine اور قحط کا خطرہ ہے، ہمیں بھرپور طریقے سے ان کو Support کرنا چاہیئے، ہم انٹرنیشنل کمیونٹی سے ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ وہ ان کے Assets کو Unfreeze کرے، ان کے ساتھ Engage ہو، Constructively engage ہو، اگر افغانستان مستحکم ہو تو پوری دنیا کے اندر امن آ جائے، پاکستان کے اندر امن آ جائے، میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کو Lead لینا چاہیئے، وہاں کی جو حکومت Announce ہوئی ہے، اس کو تسلیم کرنا چاہیئے۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> تھینک یو۔ اقبال صاحب چلے گئے ہیں، اختیار ولی صاحب۔

<u>Mr. Ikhtiar Wali:</u> Thank you, Mr. Speaker-----

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> سر، ذرا Short رکھیں کیونکہ کافی لوگوں نے بات کرنی ہے، پھر مغرب کا ٹائم بھی ہے۔

<u>جناب اختیار ولی:</u> میڈم، Short کتنا ہوتا ہے؟-----

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> Short short ہوتا ہے۔

<u>جناب اختیار ولی:</u> میڈم، کوشش کروں گا-----

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> آپ کو اگر پتہ ہے کہ Short کیا ہوتا ہے تو آپ بتا دیں؟

<u>جناب اختیار ولی:</u> نہیں، میں جب بھی بولتا ہوں تو ہمیشہ کھل کر بولتا ہوں اور پوری بات کرتا ہوں۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> ہاں سر، کیونکہ وہی بات ہے، بار بار Repeat ہو رہی ہے کیونکہ اور بھی بہت سے نام ہیں تو You have short, please

<u>جناب اختیار ولی:</u> لیکن جہاں جہاں پر آپ کو لگے، آج آپ نئی کرسی پر بیٹھی ہیں، سب سے پہلے تو آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں، اللہ کرے کہ آپ کو گاہے بگاہے اسی طرح ہم دیکھتے رہیں۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> شکریہ۔

<u>جناب اختیار ولی:</u> میڈم سپیکر، افغانستان کا مسئلہ اس کو ہمیں صرف لسانی بنیادوں پر نہیں لینا چاہیئے، بارڈر کے اس پار بھی پٹھان ہیں اور بارڈر کے اس پار بھی پٹھان ہیں، میرے پڑوس افغانستان میں کوئی اردو بولنے والا ہوتا ہے تو کیا میں ان کے لئے امن نہیں مانگتا، کیا میری خواہش نہ ہوتی کہ وہاں پر بھی امن ہو؟ افغانستان ہمارا پڑوسی ہے اور پڑوسی کے بارے میں ہم نے بڑے بزرگوں سے یہی سنا ہے کہ آپ اپنی گاڑی

بدل سکتے ہیں، آپ اپنے یونیفارم کو بدل سکتے ہیں، آپ اپنی جائیداد بدل سکتے ہیں، آپ اپنا بہت کچھ Change کر سکتے ہیں، But you can't change your neighbour، آپ اپنے پڑوس اور ہمسایہ کو نہیں بدل سکتے، افغانستان کے لئے ہمیشہ پاکستان کی نیک خواہشات اور نیک تمنائیں رہی ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اپنی Policies review کرنی چاہئیں، گورنمنٹ کو سوچنا چاہیئے، چالیس پچاس سال گزر گئے اس افغانستان میں امن نہیں آرہا، وہاں کے لوگوں کو ہم نے یہاں سنبھالا، پناہ دی، روزگار دیا، ان کو رکھا، کھلایا اور پلایا، اس جنگ میں بھی کود ے، اس جنگ کا ہمیں خمیازہ بھی بھگتنا پڑا، ہماری یہاں پر افواج پاکستان نے، پولیس نے، فرنٹیئر کانسٹیبلری، ہماری ایف سی، ان سب نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے، افغانستان کے امن میں ہمارا خون شامل ہے، اس میں پاکستان کا خون شامل ہے، اس لئے ہمارے پاس افغانستان میں امن چاہنے کے علاوہ کوئی دوسرا Option، کوئی دوسری Choice ہے ہی نہیں لیکن اس کو لسانی بنیادوں پر کبھی بھی نہیں کہنا چاہیئے۔ میرے بھائی نے جس طرح کہا کہ پنجابیوں نے کہا کہ انڈیا میں ہم امن اس لئے چاہتے ہیں کہ وہاں بھی پنجابی، اس طرف بھی پنجابی، No, peace has no boundary، امن کی کوئی سرحد نہیں ہوتی، امن جہاں بھی ہو ہم اس کی قدر کرتے ہیں، ہم اس کو سراہتے ہیں۔ میڈم سپیکر، یہ جو دورویہ موٹروے کراچی، ملتان، لاہور اور اسلام آباد سے ہوتے ہوئے یہاں آیا ہے، اس موٹروے کو نواز شریف کے دور میں سنٹرل ایشیاء تک اس کو Touch کر لینا تھا۔۔۔۔

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: سر، آپ To the point رہیں۔

<u>جناب اختیار ولی</u>: میں To the point ہوں، میڈم سپیکر، آپ نے نواز شریف کا نام سنا تو آپ کو میرے خیال میں برا لگا ہو گا لیکن یہ بات سچ ہے۔۔۔۔

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: نہیں نہیں، لیکن آپ To the point رہیں۔

<u>جناب اختیار ولی</u>: میں To the point ہوں، دیکھیں، اگر میری بات Irrelevant ہو تو پھر آپ بتائیے گا کہ جب افغانستان میں امن ہو گا تو پاکستان ترقی کرے گا، ہماری معیشت ترقی کرے گی، افغان بھی معاشی طور پر مضبوط ہوں گے، پوری دنیا کے لوگ آئیں گے، اب وہاں پر جمہوریت ہو یا شریعت ہو، مجھے اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے، یہ افغانستان کا اپنا اندرونی مسئلہ ہے، وہ جس طرح طے کرتے ہیں، وہ جمہوریت میں خوش ہیں، ہم ان کے ساتھ خوش ہیں، وہ شریعت میں خوش ہیں، ہم اس کے ساتھ خوش ہیں، یہ ان

کا اندرونی مسئلہ ہے لیکن ان کے امن کے ساتھ پاکستان کا امن باندھا ہے، یہ موٹروے One belt ہے، جب یہ جائے گا تو ساؤتھ ایشیاء کی ایک رسد ہو گی سنٹرل ایشیاء تک، Approach بنے گی، اس چیز کی بڑی ضرورت ہے۔ میڈم سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ افغانستان کا امن سب سے پہلے ہونا چاہیئے، وہاں پر شریعت، آمریت یا جمہوریت، یہ چیزیں بعد کی ہیں۔اب میں آخری بات کر کے Conclude کرتا ہوں کہ میں گورنمنٹ آف پاکستان سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ اپنی Policies کو Review کرے۔ میڈم سپیکر، تقریباً مہینے سے زیادہ گزر گیا ہے، ابھی تک ہمیں پتہ نہیں چلا کہ حکومت کی پالیسی کیا ہے؟ ہم افغانستان کی حکومت کے ساتھ ہیں یا نہیں؟ ان کے بارے میں آپ کی پالیسی کیا ہے؟ وہاں سے لوگ آئیں گے تو یہاں پر امن قائم رکھنے کے لئے ہمارے انتظامات کیا ہیں؟ حکومت اپنی پالیسی کو Review کرے کیونکہ ڈھائی تین مہینے پہلے افغانستان کی اسمبلی میں ایک ممبر نے On the Floor کھڑے ہو کر، آپ نے میڈم سپیکر، سنا ہو گا کہ وہاں پر ایک ممبر نے پارلیمنٹ میں پاکستان کے خلاف جو ہرزہ سرائی کی تھی، پوری قوم اس کی گواہ ہے، اس طرح کی باتیں اگر ہمارے خلاف، ہم اتنی قربانیاں دینے کے باوجود ہمارے خلاف وہاں کے لوگوں کے یہ جذبات ہیں، We should review over policies، آج میں اسمبلی کے فلور پر کھڑے ہو کر افغانستان کے عوام کو یہاں سے سفید جھنڈا دکھا کر ہم ان کو امن، محبت، پیار، بھائی چارے اور رواداری کا پیغام پیش کرتے ہیں۔ شکریہ۔

<u>جناب چیئرپرسن</u>: شکریہ۔ نثار مہمند خان۔

<u>جناب نثار احمد</u>: شکریه میډم، تاسو چې ماله په دې اهم موضوع باندې موقع را کړه۔ دلته د افغانستان په حواله باندې او خاص کر خصوصی افغانستان کښې د شریعت په حواله باندې یا هلته په اسلامی نظام باندې ډیرې ښکلې خبرې او شوې خو زه د هغه ټولو ملګرو نه دا تپوس کوم، د دې حکومت نه دا غوښتنه کوم چې په افغانستان کښې د دې نه مخکښې هلته یو منتخب حکومت وو، هغه منتخب حکومت لرې کړے شو، مونږ دلته جمهوریت غواړو، د پیغمبر علیه السلام حدیث شریف دے چې مومن مسلمان هغه دے چې څه ځان له خوښوی هغه به بل مسلمان له هم خوښوی، ډیر افسوس چې مونږ دعویٰ د مسلمانئ کوؤ، مونږ ځان ته مسلمانان وایو، ځان له جمهوریت غواړو، هلته شریعت غواړو او د دې سره په افغانستان کښې چې کوم زمونږ، د ایکس فاټا په حواله به زه خبره اوکړم، زمونږ

د خلقو هلته رشتې دی، زمونږ د خلقو هلته جائیدادونه دی، په دې موجوده صورتحال کښې څنګه چې اختیار ولی بهائی اووئیل چې تاسو پالیسی نه ده واضحه کړې، دا د هغه وخت نه چې کله نه د افغانستان د جمهوری حکومت سپورټ شوے دے، تر اوسه پورې دا پالیسی نه ده واضحه، زمونږ د خلقو هلته چې کومې رشته داریٔ دی، کوم بیماران دی، هغه په تکلیف باندې دی، بلکه کومو کسانو ته چې زمونږ حکومت پاکستان ویزا ورکوی نو بیا ورته یو بل شرط کیږ دی چې د دې نه وروستو به تاسو Interior Ministry ته یو خط لیږئ، هغه خط به بیا ایف آئی اے ته هم ځی او هغه به زمونږ دلته د آئی جی (ایف سی) بالا حصار ته هم راځی، د هغې نه پس به د هغه خلقو Entry کیږی، نو چې کله ویزا ورکړئ، دا خو د دنیا قانون دے، بیا باید هلته مریضان دی، دا د انسانیت تقاضه ده چې په سؤنو، په زرګونو خلق راغلی دی او په بارډر باندې ناست دی، هغوی ته مونږ دیخوا د راتلو اجازت نه ورکوؤ۔ میډم سپکر، دا ډیره د افسوس خبره ده، پکار دا ده چې هغوی ته مونږ د راتلو اجازت ورکړو او د دې سره زمونږه هلته سټوډنټس وو، هغه نن چې دے بے یار و مدد ګار دی، هغه په تکلیف کښې دی، پکار ده چې هغوی د پاره زمونږ په دې حالاتو کښې حکومت دلته د هغوی د سکول د کلا س، د هغوی د تدریس غم کړے وے او هغه خپل خلق ئے دلته په حفاظت راوستلے وے، د هغوی دلته کورنئ دی، خاندانونه دی، د هغوی بچی په دغه حالاتو کښې هلته پاتې دی، د هغوی چې کومې یونیورسټیانې دی، د هغې حالات هغوی ته نه دی معلوم، هغوی ته د خپل تدریس طریقه کار نه دے معلوم، څنګه چې دلته میر کلام بهائی هم دا خبره اوکړه چې هلته ستا اے ډ ی پیز دی، ستا د ملک خلق دی، پکار ده چې هغه خلق هم په عزت سره دلته راوستلے شی۔ میډم سپیکر، یو تپوس بل هم کوؤ چې کوم خلق تاسو راوستل او دلته مو په هوټلونو کښې واچول نو آیا حکومت به دې عوامو ته دا اووائی چې دا راغلی خلق به دلته ترڅو پورې میلمانه وی؟ پکار ده چې د دوئ د پاره دا خبره نن واضحه شی، زمونږ منسټر صاحب به دا جواب راکوی چې هغه راغلی خلق چې تاسو په لاهور او په اسلام آباد کښې میلمانه کړل، دا خلق به تر څومره پورې دلته پراته وی؟ زه په اخره کښې بیا دې خبرې له زور ورکوم چې د پیغمبر

عليه السلام په هغه حديث به مونږ مسلمانان عقيده لرو او په دې به يقين ساتو، نو چې څه ځان له غواړو بيا پکار ده چې هلته هغوی له هم اوغواړو، که هلته مونږ د شريعت منتخب حکومت غواړو نو پکار ده چې دلته هم د هغه شان شريعت آواز اوکړو، دلته هم شريعت راولو ځکه چې تاسو هم مسلمانان يئ او که تاسو د مسلمانئ نه انکار کوئ بيا دا خبره واضحه، په ډاګه اوکړئ چې مونږ به هغه نه غواړو، دا به غواړو۔ ډيره مننه، تهينک يو۔

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: شکریہ۔

<u>جناب بلاول آفریدی</u>: میڈم سپیکر!

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: بلاول آفریدی۔

<u>جناب بلاول آفریدی</u>: پہلے تو میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔

<u>Madam. Chairperson</u>: Thank you, Bilawal.

<u>جناب بلاول آفریدی</u>: آج جس Topic پر بات چلی ہے، بڑا Important Topic ہے، اس معاشرے کیلئے اور ہمارے ملک کیلئے بڑا Important ہے، اگر دیکھا جائے تو ہم Western countries, Europe کی بات کرتے ہیں، یورپ کی کامیابی کا راز کیا ہے؟ وہاں پر Natural resources کچھ بھی نہیں ہیں جن کا وہاں سے Source of income یعنی ریونیو ہو، پاکستان اور افغانستان کی Geographically یہ قدرت کا کام ہے، ہم پر رحم ہے کہ ہم ان ملکوں سے تعلق رکھتے ہیں، ان کی جو Relationship ہے یہ بڑا Important ہے، یہ صرف نہ پاکستان کے لئے اور نہ افغانستان کے لئے، بلکہ یہ پورے ایشیاء کے لئے بڑا Important ہے۔ اگر افغانستان میں امن ہوگا تو پاکستان میں بھی امن ہوگا، یہ ایک حقیقت ہے، میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ہمیں Foreign policy پر کام کرنا ہوگا، Foreign policy پر اگر ہم نیک نیتی سے کام کریں گے تو یہ خطہ بہت جلد ترقی یافتہ ممالک میں آسکتا ہے، چاہے وہ افغانستان ہو یا پاکستان ہو، میں یہ لازمی کہوں گا کہ Foreign policy کے ساتھ ساتھ جو افغانستان میں پشتون کمیونٹی رہتی ہے، پاکستان میں بھی پشتون کمیونٹی رہتی ہے، دونوں ممالک میں Stack ہے، پاکستان کی پشتون کمیونٹی کا Stack افغانستان میں ہے اور افغانستان پشتونوں کا Stack پاکستان میں ہے، یہ بڑا Important ہے کیونکہ یہاں پر ہمارا کلچر، ہماری جو روایات ہیں، وہ بالکل Same ہیں، ہم کیوں ایک دوسرے سے اختلاف رکھیں، ہمیں افغانستان کے ساتھ ایک اچھا تعلق رکھنا چاہیئے

کیونکہ افغانستان کا Asian countries میں بڑا اہم Role ہے، پچھلے کئی سالوں سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ افغانستان میں کبھی Russian war آ جاتی ہے، کبھی US war آ جاتی ہے، کبھی نائن الیون والی آ جاتی ہے، آج وہاں پر طالبان حکمرانی کر رہے ہیں، یہ زیادتی ہے، اس کی ہم مذمت کرتے ہیں کیونکہ وہاں پر جمہوریت ہونی چاہیئے، جمہوریت کی حکومت ہونی چاہیئے کیونکہ ہم افغانستان میں ترقی دیکھنا چاہتے ہیں، افغانستان میں ترقی ہوگی تو پاکستان میں ترقی ہوگی، اگر آپ دیکھیں تو میں خیبر ڈسٹرکٹ سے الیکشن لڑ کر آیا ہوں، الحمدللہ عوام نے مجھے Mandate دیا ہے، میں اگر اپنے حلقے کی بات کروں تو میرے کزن شفیق شیر جو کہ وہاں سے الیکشن لڑ کر آیا ہے، PK-105 تحصیل لنڈی کوتل، اب اس کا بارڈر طورخم ہے، ہم Practically سب چیزوں کو دیکھ رہے ہیں، یہ چیز بڑا Important ہے کیونکہ اب جو حالات بنتے جا رہے ہیں اور بن رہے ہیں، اس سے ہمارے حلقے کے لوگ بھی Suffer ہو رہے ہیں، افغانستان کے لوگ بھی Suffer ہو رہے ہیں۔ میڈم سپیکر، ہمیں یہ بات طے کرنی ہوگی کہ ہم ایک دوسرے سے اچھے تعلق رکھیں، وہاں پر بھی جمہوریت لائیں، جس طرح پاکستان میں جمہوریت ہے اس طرح جمہوریت ہم افغانستان میں بھی چاہتے ہیں کیونکہ ان بارڈرز سے، چاہے وہ غلام خان کا بارڈر ہو، چاہے وہ طورخم کا بارڈر ہو، چاہے باقی بارڈرز ہوں، ان سے جو ریونیو ہم Generate کریں گے، اگر یہ سنٹرل ایشیاء کے One belt one road پر کام کیا جائے۔ میڈم سپیکر، ہمارے پاس ریلوے کی Already سب کچھ Feasibility ساری وہ چیزیں پڑی ہوئی ہیں، ہمیں تھوڑی سی محنت کرنا ہوگی، محنت کے ساتھ ساتھ ہمیں تھوڑا سا دل بھی بڑا کرنا ہوگا، اگر اس سنٹرل ایشیاء کو ہم آباد کرتے ہیں، اس سے فائدہ پاکستان کو ہوگا، پاکستان کے عوام کو ہوگا، اس سے پاکستان ہی ایشین ٹائیگر بن سکتا ہے اور جس کا خواب ہم دیکھ رہے ہیں، ان شاء اللہ وہ دن دور نہیں کہ پاکستان ایشین ٹائیگر بنے گا، اس کے لئے ہمیں کام کرنا ہوگا، ہم اپنے ٹریڈ کو مضبوط کریں، ٹریڈ پر ہمیں کام کرنا ہوگا۔۔۔۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> ایک دو منٹ میں تھوڑا Short کریں، تھینک یو۔

<u>جناب بلاول آفریدی:</u> چلیں میں Short کرتا ہوں، ہمیں ٹریڈ پر کام کرنا ہوگا تاکہ ہمارا Revenue generate ہو، جب Revenue generate ہوگا تو ہماری Un-employment ختم ہوگی، روزگار آئے گا، ہمارے نوجوان روزگار پر آئیں گے، ایک کاروباری Mind set بن جائے گا، وہاں بزنس کمیونٹی آ جائے گی، یہاں پر Investment کرے گی، Foreign investors آئیں گے تو فائدہ

کس کو ہوگا؟اس ملک کو ہوگا، ملک کے عوام کو ہوگا۔آخر میں میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ ٹائم Short ہے، توآخر میں میں سب کا شکر گزار ہوں تھینک یو۔

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: تھینک یو۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: میڈم سپیکر!

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: جی، نعیمہ کشور۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ، سب سے پہلے میں آپ کو Chair سنبھالنے پہ مبارکباد دوں گی، میرے خیال میں آپ کے لئے ایک خوشگوار جھونکا ہے، First time ایک خاتون کو بھی اسمبلی Chair کرنے کا موقع ملا ہے-----

<u>Madam Chairperson</u>: Thank you.

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: میں آپ کو مبارکباد دوں گی، میرے خیال میں ایک اہم ایشو ہے۔یہاں پر بات کی گئی کہ یہ ہماری صوبے کے Purview میں نہیں آتا، میرے خیال میں ہمارے صوبے کے لئے افغانستان کی صورتحال بہت اہم ہے کیونکہ جس طرح ہم کہتے ہیں کہ ہمارا صوبہ Front line ہے، پچھلے دہائیوں سے سب سے زیادہ Affect بھی ہوا ہے، ہمارا صوبہ Affect ہوا ہے، اگر افغانستان میں امن خراب ہوگا تو سب سے زیادہ صورتحال خراب ہوگی تو پہلا Effect ہمارے صوبے پر آتا ہے، پھر دوسرے ممالک پر آتا ہے، جس طرح بار بار بات کی گئی کہ اگر افغانستان میں امن ہوگا تو پاکستان میں امن ہوگا، پاکستان میں امن ہوگا تو ایشیاء میں امن ہوگا، پوری دنیا میں امن ہوگا، میرے خیال میں بہت زیادہ ضروری ہے کہ پاکستان میں امن ہو، یہاں پر میری نیشنل پارٹی کے ہمارے ایک آنریبل ممبر نے بات کی کہ ادھر کی منتخب حکومت کو گھر بھیج دیا گیا، میرے خیال میں وہ منتخب حکومت نہیں تھی، ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ وہ ایک کٹھ پتلی حکومت تھی، اس کٹھ پتلی حکومت کو Launch کیا گیا تھا، آج سے بیس سال پہلے جب نائن الیون ہوا تھا، ان کو اس بات کا علم ہونا چاہیئے، اگر وہ حکومت تھی، ان کی حکومت کا جو سربراہ تھا، انہوں نے خود ان کو مان کے قطر میں ان کے ساتھ مذاکرات کئے تھے، ان کو ہٹایا نہیں گیا، وہ خود ملک چھوڑ کر گیا ہے، ذرا ان کو بھی پتہ ہونا چاہیئے کہ وہ ان کی منتخب حکومت نہیں تھی، ان کے علم میں یہ چیز ہونی چاہیئے۔دوسری بات یہ ہے، میرے خیال میں بہت زیادہ ضروری ہے کہ اب افغانستان کی جو صورتحال ہے، اس پر ہمارے ملک کو بھی ذرا سوچ سمجھ کر اپنی Foreign policy کو دیکھ کر آگے بڑھنا چاہیئے،

چونکہ جس طرح بار بار بات کی گئی کہ ہمارے ملک پر اس کا بہت زیادہ Effect ہوگا، دیکھیں، جب یہ ایسا نہیں ہے کہ صرف افغانستان کی صورتحال کا صرف ایشیاء پر Effect ہوتا ہے، یہ جنگ جو طالبان نے جیتی ہے یا جو ایک مسلم ملک نے جیتی ہے، امریکہ کی بیس سالوں سے اربوں ڈالر اور ٹیکنالوجی کے استعمال کے باوجود طالبان نے لڑکر امریکہ کو شکست دی ہے، اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ امریکہ کا جو Super power کا وہ خواب تھا وہ چکنا چور ہو گیا۔ دوسری اہم چیز، اس سے ثابت ہو گیا کہ مغرب اپنا مغربی کلچر ادھر ایشیاء تک لانا چاہتا تھا، اس کا جو مغربی ایجنڈا تھا، اس کو شکست ہوئی، مغرب اپنا جمہوری کلچر اور اپنی مرضی ادھر Launch کرنا چاہتا تھا، اس کو بھی شکست ہوئی، میرے خیال میں وہ جو اپنی مرضی کی جمہوریت یہاں پر لانا چاہتے تھے، اب ان کو اس سے پیچھے ہٹنا چاہیئے، امریکہ نے تقریباً 49-1948ء میں NATO بنایا تھا، وہ سویت یونین کے خلاف اس لئے بنایا تھا کہ اس کا شیرازہ بکھر جائے، جب انہوں نے NATO بنایا، اس وقت روس ٹوٹ گیا، جب ان کا اجلاس ہوا، انہوں نے کہا کہ اب چونکہ روس ٹوٹ گیا، ہم نے مل کر جو کئی ممالک کی نیٹو افواج بنائی ہیں، اب ہمیں اس فوج کو ختم کرنا چاہیئے، یہ کہہ کر NATO کو اس لئے ختم نہیں کیا گیا کیونکہ ابھی مسلمان بھی باقی ہیں اور ابھی اسلام بھی باقی ہے، اس کا کیا مطلب ہے کہ NATO کی فوج جو بنائی گئی تھی، وہ اسلام کے خلاف اور مسلمانوں کے خلاف بنائی گئی تھی، اس کو برقرار رکھا گیا۔۔۔۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> نعیمہ بی بی، ٹائم تھوڑا ہے۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> نہیں، ٹائم تھوڑا نہیں ہے کیونکہ یہ تحریک التواء ہے۔۔۔۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> کیونکہ پھر نماز کا ٹائم ہو رہا ہے اور پھر منسٹر صاحب نے Respond بھی کرنا ہے۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> دو گھنٹے کا ٹائم ہے، میرے خیال میں ابھی ایک گھنٹہ ہوا ہے، ایک گھنٹہ رہتا ہے، میرے خیال میں ٹائم تھوڑا نہیں ہے، تحریک التواء ہے، میں تھوڑا سا، تقریباً پندرہ منٹ لوں گی، زیادہ نہیں لوں گی، دس منٹ لوں گی۔۔۔۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> نہیں، پندرہ منٹ بہت زیادہ ہیں، دو منٹ پلیز۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> دس منٹ لوں گی، چلیں Short کرتی ہوں۔۔۔۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> پلیز، دو منٹ سے زیادہ نہیں۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> دو منٹ تو خیر نہ کریں۔۔۔۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> دیکھیں، سب نے جانا ہے، ہال سارا خالی ہو رہا ہے، آپ ذرا جلدی کریں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: اگر ہم وہ نہیں کریں گے تو Short ہو جائے گا، اچھا چلیں Short کرتی ہوں۔ میرے خیال میں NATO اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بنایا گیا تھا، میرے خیال میں NATO کی اس شکست کو یاد رکھنی چاہیئے۔ دوسری جو اہم چیز ہے، اگر آپ دیکھیں تو ان بیس سالوں میں انڈیا نے جو ادھر پیسہ استعمال کیا، آج انڈیا کا جو حال ہے، وہ بھی دیکھنے کے لائق ہے، میرے خیال میں پاکستان اس لئے اس کو اپنی جیت سمجھ رہا ہے، اس کو وہ لے رہا ہے، انڈیا اس خطے کو، افغانستان کو یا ادھر جو کٹھ پتلی حکومت تھی اس کو پاکستان کے خلاف Use کر رہا تھا، انہوں نے ہمارے خلاف اربوں ڈالر استعمال کئے، آج وہ تلملا رہا ہے، آج آپ اس کے میڈیا کا حال دیکھیں کہ پاکستان کے خلاف جو بیانات آ رہے ہیں۔ آخر میں میں آپ کو چند چیزوں کی طرف اشارہ دوں گی، میرے خیال میں اب طالبان کی جو حکومت آئی ہے، ہمیں اس پر ایک اچھا Response دینا چاہیئے، چونکہ طالبان کی حکومت نے ایک Positive response دیا ہے، ایک اچھی گورنمنٹ بنائی ہے، انہوں نے سی پیک پر جو اس خطے کی ترقی کے لئے ہے، One road, one belt کے لئے یا جو خواتین کے لئے ان کا اس پر اچھے Response کا ایجنڈا آیا ہے، میرے خیال میں تمام ممالک کو اس پر Positive response لینا چاہیئے۔ دوسری اہم چیز جو میں اس طرف توجہ دلانا چاہتی ہوں، ابھی جو آئی ایم ایف نے، ورلڈ بینک نے یا جو مغربی ممالک نے ان کے فنڈز منجمد کئے ہیں، میرے خیال میں ان کو Release کرنا چاہیئے، انسانی حقوق کا تقاضا ہے کیونکہ وہ ایک جنگ زدہ علاقہ ہے، کئی سالوں سے ادھر جنگ ہو چکی ہے، ابھی انہوں نے میرے خیال میں بغیر جنگ کے ملک فتح کیا ہے، میرے خیال میں تمام جو انسانی حقوق کے ادارے ہیں، ان کے فنڈز Release کرنے چاہئیں، ان کی مدد کرنی چاہیئے، پاکستان، چائنا اور دوسرے جو دوست ممالک ہیں، ان کو طالبان گورنمنٹ کی مدد کرنی چاہیئے، ان کی Help کرنی چاہیئے، ان کو تھوڑا ٹائم دینا چاہیئے کہ وہ اپنی حکومت کو اچھے طریقے سے Build کریں، آگے بڑھ سکیں کیونکہ اگر جنگ زدہ علاقے سے وہ نکل کر ایک Super power کو وہ شکست دے کر آگے آئے ہیں تو ان کی مدد کرنی چاہیئے۔

محترمہ چیئرپرسن: شکریہ، نعیمہ صاحبہ۔ شفیق شیر صاحب، Please, keep it short کیونکہ You know پھر منسٹر صاحب نے جواب بھی دینا ہے، میں امید کرتی ہوں کہ آپ کی Speech تھوڑی چھوٹی ہوگی، Short ہوگی، تھینک یو۔

جناب شفیق آفریدی: تھینک یو۔ پہلے تو میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور بھی عزت دے۔۔۔۔۔

محترمہ چیئر پرسن: شکریہ۔

جناب شفیق آفریدی: میڈم سپیکر صاحبہ، جس طرح آپ کو پتہ ہے کہ میری Constituency میں طورخم بارڈر آتا ہے، جس Constituency سے میرا تعلق ہے اس میں طورخم بارڈر آتا ہے، آپ کو پتہ ہے، میں نے ان چیزوں کو بہت نزدیک سے دیکھا ہے، ان لوگوں کو آنے جانے میں اتنی تکالیف پیش آرہی ہیں، اگر میں آپ کو Example دے دوں کہ وہاں پر جو ہمارا ویزہ سسٹم ہے، ہمارے Foreign policy makers کو یہ چاہیئے کہ ہم ان کو Facilitate کریں کیونکہ بعض ایسی چیزیں ہیں، اگر آپ Patients کو دیکھیں، اگر آپ میتوں کو دیکھیں کہ جو یہاں سے وہاں اور وہاں سے یہاں پر آتی ہیں تو وہ لوگ مجھ سے Direct approach کرتے ہیں، آپ یقین جانیئے کہ وہاں پر اتنی تکالیف ہیں، وہاں پر ہمارے اتنے زیادہ ایشوز آرہے ہیں کہ میں آپ کو بتا نہیں سکتا۔ میڈم سپیکر صاحبہ، میں سب سے پہلے سی ایم محمود خان صاحب کا بہت شکر گزار ہوں کہ انہوں نے پشاور طورخم اکنامک کوریڈور کی ایک سکیم Approve کی ہوئی ہے، اس سے ہمیں اور افغانستان کا جو Business point of view ہے اس کو آگے بڑھانے میں ہمیں بہت زیادہ Advantage ملے گا۔ آپ دیکھیں کہ یہ ہمارا جو Route ہے، یہ پہلے افغانستان کو Touch کرتا ہے، پھر سنٹرل ایشیاء کو Touch کرتا ہے، جس طرح 2015ء سے پہلے ہمارا پاکستان TIR کا ممبر نہیں تھا، جس کو Transport International Route کہا جاتا ہے، جب ہمارے ملی مشر الحاج شاہ جی گل صاحب اور وہاں کے جو ہمارے Stakeholders ہیں، ان کی کوششوں سے پاکستان TIR کا ممبر ہو گیا۔ میڈم سپیکر صاحبہ، جس طرح میرے Colleague نے کہا کہ افغانستان میں جب امن آئے گا تو ظاہری بات ہے کہ پاکستان میں بھی امن ہو گا، ہماری بعض ایسی چیزیں ہیں، میں اپنے Stakeholders اور ہماری جتنے بھی سیکورٹی ادارے ہیں، ان کو میں ایک Message دینا چاہتا ہوں کہ آپ مہربانی کریں کہ جو وہاں کے لوگ ہیں ان کو آپ Facilitate کریں، وہاں ویزہ کے Point of view سے بہت زیادہ ایشوز آرہے ہیں کہ وہ Patients وغیرہ جو بہت زیادہ تکلیف میں ہوتے ہیں، میں آپ کو بتاؤں کہ بعض ایسے Patients ہیں کہ ان کو Heart problem ہوتا ہے، ان کو کینسر ہوتا ہے، ان کو یہاں پر آنے میں بہت زیادہ دشواری پیش آتی ہے۔ میڈم سپیکر، میں یہ التماس کرتا

ہوں کہ ہم ان کو Facilitate کریں، اس کے علاوہ ہمیں چاہیئے کہ طالبان حکومت کی ہم حمایت کریں، وہ اس لئے کہ ہماری Traditions اور ان کی Traditions میں بہت زیادہ Similarities آرہی ہیں اور ہیں بھی، اس وجہ سے یہاں کے لوگوں کی بہت زیادہ رشتہ داریاں وغیرہ وہاں پر بھی ہیں، وہاں کے لوگوں کی رشتہ داریاں یہاں پر بالخصوص لنڈی کوتل ایریا میں ہیں، ہمارے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم ان کو Facilitate کریں۔ میں آپ کو ایک Example دینا چاہتا ہوں کہ ہماری طرف سے فیڈرل گورنمنٹ کو ایک Proposal بھیجی گئی ہے، ایک ماڈل مارکیٹ کی، اس میں ہم نے۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: شفیق شیر صاحب۔

جناب شفیق آفریدی: بس صرف ایک منٹ میں۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: اصولاً مجھے آپ کو سب سے زیادہ ٹائم دینا چاہیئے تھا کیونکہ آپ سب سے قریب ہیں But sorry because time کی کمی ہے، آپ تھوڑا سا Short cut کر لیں، تھینک یو۔

جناب شفیق آفریدی: ٹھیک ہے، صرف ایک منٹ میں ختم کرتا ہوں، ہم نے فیڈرل گورنمنٹ کو ایک Proposal بھیجی ہے، ہم نے ان کو یہ بتایا ہے کہ وہاں پر ایک ماڈل مارکیٹ بنائی جائے جس میں پاکستانی پراڈکٹس افغانستان والوں کے لئے اور افغانستان کی پراڈکٹس ہم پاکستانیوں کے لئے Advantageable بن سکیں، اس مد میں ہم نے یہ Proposal بھی ان کے ساتھ Share کی ہوئی ہے۔ اسی طرح ٹرین اگر آپ دیکھیں تو ہمارا یہ بھی پروگرام ہے، میں سی ایم صاحب کا بھی بہت زیادہ شکر گزار ہوں کہ اس پر ہم نے مختلف میٹنگز بھی کی ہیں کہ ہمارے جتنے بھی ٹرانزٹ کارگو ہیں، ان کو ان شاء اللہ ہم By road اور By train facilitate کریں گے۔ اگر آپ دیکھیں Internationally، جتنے بھی ہمارے مغربی ممالک ہیں، انہوں نے صرف بارڈر پر Focus رکھا ہوا ہے، انہوں نے ایک Source of income کی شکل اختیار کیا ہوا ہے کہ وہ اس چیز کو اور بھی آگے بڑھائیں۔ میں آخر میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے افغان بھائی ہیں، ہم ان شاء اللہ ان کی وہاں پر دن رات ہر طرح کی Support کریں گے، ان کی مدد کریں گے، جو Facilities ان کو چاہیئے ہونگی وہ ہم اپنی حکومت کے ساتھ ان کو Facilitate کریں گے۔ میڈم، آپ کا بہت زیادہ شکریہ۔

محترمہ چیئرپرسن: تھینک یو۔ میں ڈاکٹر امجد سے ریکویسٹ کروں گی کہ وہ Respond کریں۔

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ، بہت اہم موضوع ہے لیکن میرے خیال میں مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہاں صرف ہماری حکومتی بنچز کے لوگ بیٹھے ہیں، اپوزیشن بنچز سے صرف اختیار ولی صاحب اور شفیق شیر بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔۔

(شور)

وزیر ہاؤسنگ: میں ان کو Appreciate کرتا ہوں لیکن جس نے یہ ایڈ جرنمنٹ موشن پیش کی ہوئی ہے تو وہ خود بھی بیٹھا نہیں، انہوں نے ڈیٹیل سے اپنی سپیچز کیں لیکن میرے خیال میں ان کو اس ایڈ جرنمنٹ موشن کی اتنی اہمیت نہیں تھی، اگر ان کو ہوتی تو وہ اس کے جوابات سنتے، مجھے بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے اور یہ ہمیشہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ اپنی پروجیکشن اور فوٹو سیشن کے لئے سپیچز کرتے ہیں اور پھر جب ہم جواب دیتے ہیں تو یہ لوگ موجود نہیں ہوتے، آپ اپوزیشن کو دیکھ لیں، ان کی ساری بنچز خالی ہیں۔ میڈم سپیکر صاحبہ، جس طرح سب نے اس پر بات کی، کچھ اراکین نے تو کھل کے افغانستان کے سٹوڈنٹس کی جو نئی حکومت آئی ہے، اس کی کھل کر حمایت کی اور حمایت بھی کرنی چاہیئے، اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ افغانستان کا اندرونی مسئلہ ہے، افغانستان کے عوام جو چاہتے ہیں، چاہے وہ شریعت نظام کی حمایت کریں، چاہے وہ جمہوریت کی کریں، چاہے وہ آمریت کی کریں، یہ ان کا اختیار ہے کہ وہ کس کو لے کر آئیں اور کس کو وہ Support کریں، ہمارے لئے افغانستان بھی بہت اہم ہے کیونکہ ہمارا پڑوسی ملک ہے، ہمارا ان کے ساتھ اسلام کا رشتہ ہے، پڑوس کا بھی رشتہ ہے، ایک اسلامی ملک ہے اور پھر ہمارے صوبے کا ان کے ساتھ پختونوں کا بھی رشتہ ہے، ہم ایک قوم ہیں لیکن ہمارے لئے اور ہمارے پاکستانیوں کے لئے سب سے جو مقدم ہے، وہ ہمارا ملک پاکستان ہے، ہمارے لئے اپنے ملک کا استحکام، اپنے ملک کی سلامتی اور اپنے ملک میں خوشحالی اور ترقی سب سے زیادہ مقدم ہے، پاکستان جب بھی کوئی فیصلہ کرے گا، جس طرح پاکستانی گورنمنٹ افغانستان کی موجودہ حکومت کو Support کر رہے ہیں، یہ پاکستان کے لئے بہت اہمیت کا حامل ہے، سب کو پتہ ہے کہ جب یہ انخلاء ہوا، یہ تاریخ کا سب سے بڑا انخلاء ہے، میرے خیال میں یہ بہت شارٹ ٹائم میں ہوا، میرے کچھ بھائیوں نے کہا کہ وہاں کی منتخب حکومت کو ہٹایا گیا، یہاں پر کسی نے کہا کہ ان کے لئے آواز نہیں اٹھائی، یہ پہلے میں نے کہا کہ یہ ان کا اندرونی مسئلہ ہے لیکن اگر وہ منتخب حکومت ہوتی تو پہلے تو وہ بھاگ نہ جاتے کیونکہ اس سے ایک یا دو دن پہلے سوشل میڈیا پر اشرف غنی صاحب کا ایک کلپ چلا کہ اس نے کہا کہ میں مر جاؤں گا لیکن افغانستان اور اپنے عوام کو نہیں چھوڑوں گا، پھر آپ نے دیکھا، رات کی

تاریکی میں چلے گئے، ساری دنیا پر بریکنگ نیوز آ گئی کہ اشرف غنی صاحب ملک سے فرار ہو گئے۔ اس کے بعد آپ سب کو پتہ ہے کہ جب سٹوڈنٹس نے یہ شروع کیا تو ان کی فتوحات اتنی جلدی جلدی ہو گئیں کہ میرے خیال میں دس دن یا چھ، سات دن میں وہ کابل تک پہنچے اور کابل کو، جو یہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ منتخب حکومت تھی، اس منتخب حکومت نے خود کابل چھوڑ کر چلے گئے۔ میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ پچھلے جو افغانستان میں طالبان یا سٹوڈنٹس کی حکومت آئی تھی، پہلی حکومت میں اور اس حکومت میں واضح Difference ہے، اس حکومت میں آپ نے دیکھا تھا کہ وہاں پر اس طرح کی آزادی نہیں تھی جس طرح انہوں نے آج یہاں پر آ کر افغانستان Takeover کیا اور افغانستان کی جو فتح ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس طرح فتح مکہ کیا تھا، انہوں نے وہاں پر آ کر ان چیزوں کو Implement کیا، سب سے پہلے انہوں نے کہا کہ تمام لوگوں کے لئے عام معافی کا اعلان ہے۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ جتنے بھی سرکاری ملازمین ہیں، جو پہلی حکومتوں یعنی سرکاری عہدوں پر فائز تھے، وہ بالکل آ سکتے ہیں، ہماری حکومت کے قوانین کے نیچے وہ اپنی نوکری اور اپنی ملازمت کر سکتے ہیں۔ میرے خیال میں انہوں نے جو Takeover کیا اور جو ٹائم ان کو لگا، کچھ لگ بھگ دس پندرہ دن ان کو لگے تھے، میڈم سپیکر، اس میں ایسا کوئی بڑا ناخوشگوار واقعہ نہیں آیا جس کو انسانی حقوق کی تنظیمیں نوٹ کر لیتیں یا اس پر واویلا مچاتیں۔ میرے خیال میں جس طرح وہ آئے اور جس طرح انہوں نے سارے افغانستان کو فتح کیا، جس طرح انہوں نے عام معافی کا اعلان کیا، جس طرح انہوں نے لوگوں کو کہا کہ آپ یہاں پر رہیں۔ اب بات رہی پاکستان کی، میں نے پہلے کہا کہ ہمارے لئے اپنا ملک مقدم ہے، ٹھیک ہے افغانستان ہمارا پڑوسی اسلامی ملک ہے، ہمارے پختون بھائی ہیں، اگر میرے گھر میں تحفظ ہو، میرے گھر میں سلامتی ہو تو ہمارے لئے وہی چیز اچھی ہے، پاکستان اور افغانستان کی جو Strategic position ہے، جس طرح ہمارے اراکین نے باتیں کیں، یہ باتیں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں کہ اگر افغانستان میں امن ہو گا تو پورے ایشیاء میں امن ہو گا، ساتھ پورے دنیا میں امن ہو گا، میرے خیال میں میرے قائد عمران خان عالمی فورمز پر تقریباً آج سے تیس سال پہلے وہ بار بار یہ کہتے رہے، آج بالکل سب کے سامنے ہے، سوشل میڈیا پر ان کی Clips چلتی ہیں کہ انہوں نے کہا تھا کہ یہ ہماری جنگ نہیں ہے، یہ پرائی جنگ ہے، ہمارے صحن میں ہو رہی ہے، یعنی انہوں نے ایک لفظ استعمال کیا تھا کہ ہمارے گھر میں ہو رہی ہے، یہ ان کی بات سچ ثابت ہو گئی، آپ نے دیکھا کہ چالیس سال یا بیالیس سال پہلے 1979ء میں سوویت یونین یہاں پر آ گیا، جس طرح میرے کچھ

Colleagues نے بہت اچھی جو اپوزیشن بنچوں پر بیٹھے ہیں، انہوں نے بڑی زبردست Suggestions بھی دیں، انہوں نے بڑی زبردست باتیں بھی کیں، میں ان کو Appreciate کرتا ہوں کیونکہ آج پاکستان کے لئے اور وقت کا تقاضا بھی ہے کہ ہم اس حکومت کو تسلیم بھی کریں اور Support بھی کریں، اگر عوام اس حکومت کے خلاف ہوتے تو ہم عوام کا Resistance دیکھتے، آپ نے دیکھا کہ لوگوں نے اس کو Welcome کہا، لوگوں نے بالکل کوئی Resist نہیں کیا، ابھی بھی لوگ وہاں پر امن سے رہ رہے ہیں، اس تحریک التواء کا Main point یہی تھا کہ کنڈی صاحب نے کہا کہ وہاں سے مہاجرین آئیں گے، ہمارے اوپر بوجھ پڑے گا، ہمیں اس کو برداشت کرنا پڑے گا، اس سے ہماری اکنامک پوزیشن کمزور ہو گی لیکن میرے خیال میں پاکستان کی گورنمنٹ نے، پاکستان کی ایجنسیوں نے، سیکورٹی فورسز نے، سب سے پہلے تو وہاں پر دو تین سال میں جو باڑ لگائی، تقریباً آپ کو پتہ ہے کہ ہمارا اور افغانستان کا کوئی چوبیس یا پچیس سو کلومیٹر کا ایک بارڈر ہے، سب سے پہلے انہوں نے یہی کیا، اس کے ساتھ انہوں نے یہ چیزیں ساری پہلے سے کی ہوئی تھیں، ہمارے اوپر وہ بوجھ ابھی تک نہیں آیا، اگر وہ بوجھ ابھی آتا ہے، جب انخلاء ہوتا ہے، جب وہاں پر قحط کی شکل اختیار کر لی جاتی ہے یا وہاں پر اس طرح کی صورتحال ہوتی ہے، لوگ ان لوگوں کو Accept نہیں کرتے، پھر لوگوں کا انخلاء ہوتا ہے، میرے خیال میں ٹھیک ہے یہ ہوتا رہتا ہے کہ کچھ لوگ بارڈر کے اس پار بھی ہوں گے، ان کو ویزے بھی دینے چاہیئے، ان کو یہاں پر لے کر آنا چاہیئے، جہاں پر ان کے اپنے گھر ہیں یا ان کے رشتہ دار ہیں، یہ تو ایک Mechanism کے Through ان شاء اللہ ہو گا، ان کو ویزے بھی ملیں گے، جس طرح پہلے ملتے تھے، وہ بارڈر پر بھی آئیں گے۔ میرے خیال سے عنایت اللہ صاحب نے دو تین تجاویز دیں جو بڑی اچھی تجاویز ہیں، انہوں نے کہا کہ جو Economic corridor ہے اس کو کھولنا چاہیئے، بالکل یہ پاکستان کے مفاد میں ہے کہ ان کے ساتھ ہمارے اچھے Relations ہوں، ان کے ساتھ ہمارا اچھا تعلق ہو، یہ سب نے کہا، اس پر سب متفق بھی ہیں کہ اگر افغانستان میں امن ہو گا تو پاکستان میں بھی امن ہو گا، یہ بالکل Understood ہے۔ میڈم سپیکر صاحبہ، ابھی آپ دیکھ لیں کہ جو پچھلی حکومتیں تھیں یا بیس سال سے جو حکومتیں چلی آ رہی ہیں، میرے ایک بھائی نے کہا کہ وہاں پر یہ ہو رہا اور وہ ہو رہا، میں ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں نے یہ نعرہ لگایا تھا کہ "لر او بر" یعنی وہ اور یہ ایک ہے، ہم ابھی اسمبلی کے فلور پر واضح کہہ دینا چاہتے ہیں کہ افغانستان افغانستان ہے، پاکستان پاکستان ہے، ہم سب پاکستانی ہیں، ہم پاکستان کے رہنے والے ہیں، ہم پاکستان میں

پیدا ہوئے ہیں۔ (تالیاں) پاکستان پر Compromise نہیں ہے، اگر کوئی بندہ یہ کہتا ہے کہ لر او ر بر ، ہم ایک ہیں تو ان کو چاہیئے کہ وہ پھر وہاں پر چلے جاتے، ان کی Support میں وہ کتنے سالوں سے لگے ہوئے ہیں کہ ان کو Support کرنا چاہیئے۔ میڈم سپیکر، پاکستان میں رہتے ہوئے یہ کرنا چاہیئے، وہ لوگ پاکستان کی اسمبلیوں میں آتے ہیں، پاکستان میں وہ کاروبار کرتے ہیں لیکن جب بات آتی ہے، مجھے اس وقت صلاح الدین ایوبی کا ایک قول یاد آرہا ہے کہ دشمنوں سے پہلے اپنے اندر جو منافقین ہیں، ان کے سر کاٹ دینے چاہیئے، اگر ہمارے اندر پاکستان کے خلاف ایسے منافقین لوگ ہیں جن کا نظریہ پاکستان کے خلاف ہے، میرے خیال میں ان کو یہاں نہیں ہونا چاہیئے، ان کو پھر وہاں پر جانا چاہیئے۔ میڈم سپیکر صاحبہ، کچھ لوگوں کے نظریات میں اس طرح کا غلط Concept ہے، یہ ٹھیک ہے کہ ہم دونوں اسلامی طور پر ایک ہیں، ہم ایک پختون قوم ہیں لیکن ان کا ملک اور ہمارا ملک الگ الگ ہے، ہم اس ملک میں رہ رہے ہیں، ہم اس ملک میں کھا اور پی رہے ہیں، ہم اس ملک میں مزے کر رہے ہیں، یہ بالکل غلط ہے، ہم اس کو Condemn کرتے ہیں۔ میڈم سپیکر صاحبہ، اس کے علاوہ ہمارے کچھ لوگوں نے کچھ تجاویز دی ہیں، جس طرح اختیار ولی صاحب نے کہا کہ یہ جو موٹروے جارہا تھا اس کو وہاں پر پہنچنا چاہیئے تھا، بالکل ہم بھی چاہتے ہیں کہ وہاں پر جائے، ہمیں بھی کوئی اس طرح نہیں کہ ہم ایک اچھی بات کی مخالفت کریں لیکن سب کو پتہ ہے کہ آج سے ایک مہینہ پہلے وہاں کی حکومت اور پاکستان کی حکومت کے تعلقات کیسے تھے؟ اس میں یہ ممکن ہی نہیں تھا، اب الحمد للہ اگر وہ پاکستان حکومت کی اس طرح Support کریں، کیونکہ ہمارے بارڈرز محفوظ نہیں تھے، آج بھی میرے گاؤں میں ایک جنازہ اٹھا ہے، ایک کیپٹن کا میرے خیال میں اکیس بیس سال کے لڑکے کا، یہ کس وجہ سے اٹھا ہے، یعنی وہاں پر امن نہیں تھا، وہاں پر پاکستان مخالف حکومت تھی، وہاں پر ساری پالیسی پاکستان کے خلاف تھی، انڈیا جو آج شور مچارہا ہے، نعیمہ کشور صاحبہ نے بہت اچھی مثال دی کہ آج انڈیا کو مرچیں لگی ہوئی ہیں۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

وزیر ہاؤسنگ: میڈم سپیکر صاحبہ، میں Conclude کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اس پر بہت بحث ہوئی، اذان بھی ہوئی، لوگوں نے بھی جانا ہے لیکن میری گورنمنٹ کا خاص کر خان صاحب کا جو Vision ہے، ہم بالکل اس پر Committed ہیں کہ افغانستان میں امن ہو گا تو پاکستان میں بھی لوگ خوشحال زندگی گزاریں گے، اسی وجہ سے آپ کو پتہ ہے کہ میں نے نعیمہ کشور صاحبہ کی وہ ایک بات کہی کہ آج جو انڈیا میں

مرچیں لگی ہوئی ہیں کیونکہ طالبان حکومت سے جو پہلی حکومت تھی وہ Pro-India حکومت تھی کیونکہ وہاں سے جتنی بھی دراندازی یا جو کچھ بھی پاکستان میں ہو رہا تھا، وہ پاکستان کو Destabilize کرنے کے لئے تھا، آج ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیئے کیونکہ کم از کم وہ سلسلہ ابھی تک نہیں ہوا، میرے خیال میں ہم امن کے داعی ہیں، میرا لیڈر خان صاحب بھی امن کے داعی ہیں، وہ بھی چاہتے ہیں کہ پورے خطے میں امن ہو، انہوں نے اس وجہ سے آپ کو پتہ ہے کہ جو سکھوں کے لئے انہوں نے کرتارپور کی راہداری کھولی ہے، ان شاء اللہ یہاں پر بھی ہم اس طرح کے Corridor کھولیں گے، سی پیک کو بھی افغانستان تک بڑھائیں گے، افغانستان کے ساتھ ہم اچھے روابط رکھیں گے، جتنے بھی اس میں Flaws آتے ہیں، جتنی بھی Deficiencies آتی ہیں، ہم نے ان لوگوں کی باتیں بھی نوٹ کی ہیں اور جو بھی اچھی اچھی Suggestions آتی ہیں تو ہم اس کو اپنی فیڈرل گورنمنٹ تک پہنچائیں گے کیونکہ ہمارا صوبہ افغانستان سے Connected صوبہ ہے، یعنی ان کے ساتھ لگا ہوا صوبہ ہے، ہمیں جتنا پتہ ہے تو وہاں کے لوگوں کو اتنا زیادہ پتہ نہیں ہے، یہاں کی Suggestions اگر وہاں پر چلی گئیں تو ان شاء اللہ جو ہماری خارجہ پالیسی ہے، اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم افغانستان کے ساتھ اچھا تعلق بھی رکھیں گے، اس کو Support بھی کریں گے کیونکہ وہاں پر ابھی آپ سب کو پتہ ہے کہ قحط کی صورت بن رہی ہے، عالمی اداروں خاص کر ورلڈ بینک کو، آئی ایم ایف کو ہم خارجہ طور پر کوشش کریں گے کہ ان کو Motivate کریں کیونکہ انسانیت کا مسئلہ ہے، یہ نہ مسلمانوں کا مسئلہ ہے نہ پختونوں کا مسئلہ ہے، نہ افغانستان کا مسئلہ ہے، کم از کم ان کو چاہیئے، خاص کر انسانی حقوق کی تنظیموں کو بھی چاہیئے کہ وہاں پر آئیں، ان لوگوں کو بے یار و مددگار نہ چھوڑیں کیونکہ اگر اس طرح قحط سے ایک اور انخلاء شروع ہو جائے، ادویات کے نہ ملنے سے، اناج کے نہ ملنے سے، میرے خیال میں یہ ایک اور Blunder ہوگا جو پاکستان کے لئے خطرناک ہوگا، ان شاء اللہ ہم ان سب Suggestions کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں۔ شکریہ۔

Madam. Chairperson: Thank you, ji. The sitting is adjourned till 10:00 am, Friday, 17th September, 2021.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 17 ستمبر 2021ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)